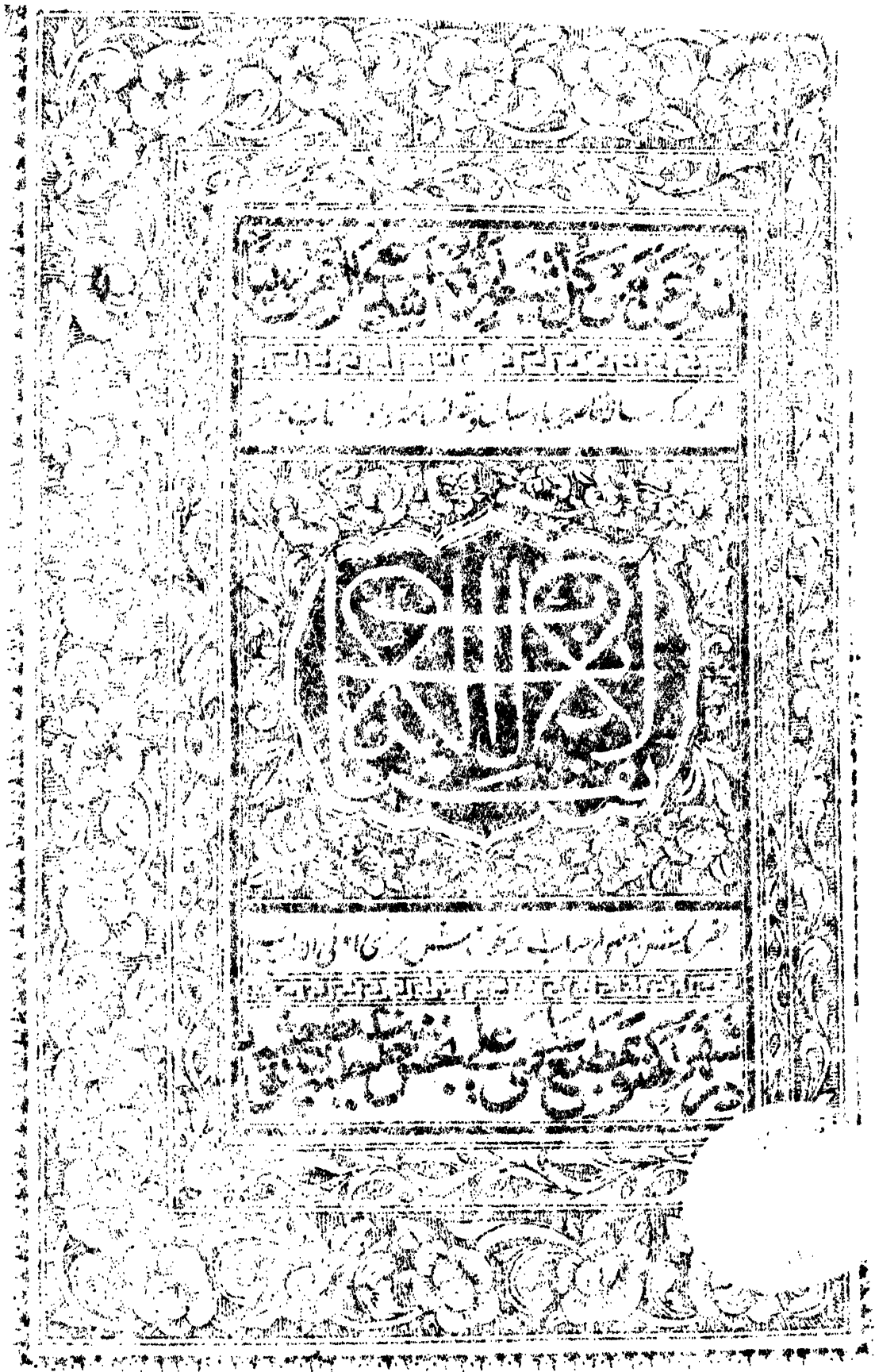


85277



ایک یہ کہ لواط صغریٰ فضلا عن الکبریٰ اہلسنت کی نزدیک حرام مطلق ہی اور مالک کی حکایت بصیغہ تریض ہی بصیغہ
 صحیح و مستم الکلام فیہ انشاء اللہ علی سبیل التوضیح دوسری یہ کہ امامیہ کی طور پر گاہی حرام کا اطلاق مکروہ پر ہی آتا ہے
 تیسری یہ کہ مجموع اقول شیخہ چار میں چہ تقدیر میں ہی ہو یا ہوا کہ مسئلہ مذکورہ میں جا قول میں ایک حرام و ہوا الا ضعف
 بل الا سقظہ و مکروہ تعقید شدت و غلط و ہوا الا قرب باجرام تیسرا مکروہ فی الجود ہوا الا شبہ باحلال جوتہا حلال و ہوا الا قوی
 بل الا حوط ابہتسار ہوتا ہے کہ ملازمان کی لفظ حرام ہی کی یاد اودھی متقابل حلال اگر است مطلقہ ثانی منافی تقریب ہوا مطیکہ شبہ
 بحلال ہی اور اول اگرچہ نسبت تقریب کی لیکن اول بلکہ ثانی محاسبطل حصہ ہی ہوا مطیکہ بر تقدیر ثانی اختلاف حدثیت کو پہنچتا
 اور بر تقدیر اول تریغ کی جانب ہوتی ہوتا ہے ان حکام میں نو تقدیر ثانی حرمت ملازمین اور طہارت ظاہرین کی وجہ ان ملازمین
 اگر اس میں ان قاطع پر کوئی قاطع بر مان ہم پہنچی قطع نظر حفظ حرمت طہارت اہلسنت پر کمال منت ہو کہ چو کرگان ہم جنگ
 وارندہ ہم ہر دو در میان کو سپندیم ہر دو نو تقدیر اول پر مخالفت جمہور اور مناصقت حدیث مشہورہ کہ ہر اہل بیت ہمارے برابر
 و زور ہی ناگزیر اور تقلید شیخ و سید اور دیگر بزرگان بد کہ مجتہدیت میں علاوہ حالانکہ جناب محمد و جملہ کرب اعمی برادر مستوفی ملازمان
 عالی نسبت بوضتہ الاحکام میں باین عبارت افادہ فرما رہی ہیں کہ مجتہد را تقلید مجتہدی دیگر نہیں سدھیا گان او دنیا بلکہ
 موافقت اہلسنت کہ بشہادت کتب شیعہ اس فعل کی حرمت پر صریح چار و ناچار گریبان گیر ہوگی باوجودیکہ اوسے روضہ نامیہ
 میں خبر یا تو منقول ہی کہ خدا بما خالف السامۃ و جع ما وافقہم و معہذا اخبار عیین کہ اصحاب میں کی آخ انجانی ہیں او
 تلمانی کیونکہ ہوگی کہ وہ کہتی ہیں کہ جو شیعہ کہ وطی و بر کا منکر ہی بد بر ہی اور سننی نزد یا امام کذاب کی اولاد فاعتربا و یا اولی الایمان
 ان ہذا الشی عجاب خوب موزون ہمسای او سکا قد بالا ہو گیا عالم بالا نک پنا بول بالا ہو گیا بقال المجتہد لم غرول
 و جماعتی از قدما ی عظامی صحابہ و تابعین و علمای اہلسنت و جماعت آثر احلال مباح چند شہادتہ اند بدون تصریح بکر است اکثر
 از انہما تحرش قابل شدہ اند پس طعن ایشان بر شیعیان در حقیقت طعن بر خود ایشان است و محمول الیہما قول ترتیب
 عبارت کا حسن و مقتضی تھا کہ بعد قول اکثر مذہب جماعت کا مذکور فرماتی تا ترتیب نتیجہ بلفظ پس طعن ایشان انہم تو ضیح قال
 بوجہ اقرب اصوب ترتیب پاتی خیر ایسی کلام بی ربط پر کمان تک خیال کیوں خطیہ ہی کہ مجود تمام تقریب کی لیل کی موضع میں
 اکثر کا لفظ وضع ہوا تا عوام اہلسنت دام مخالفت میں آئیں کہ بعض نزدیک فعل حرم مباح ہی ہی کا صرح بہ حالانکہ تقریب
 تمام ہی دو طور سے ایک کہ حکم صہل اصول کے لاکر حکم الکحل مقصود بیان بعض صہل نہیں ہیں موضوع ہر قضیہ کا سلم لغو
 اور موضوع شہاد دوسری یہ کہ یہ اباحت بنا بر نہ ہوا اہلسنت مسلمات نہیں فقط ملازمان فی بزور فہم فاسد وہم کا سد اثبات
 پہنچا یا لکما سیاتی مع ان کہ نباتات فرع النبت مالانکہ ساثر اہلسنت قدیم و جدیداً اس فعل کی حرمت کی قابل ہیں کیا سمعت
 من اسان الخالفین والآن فاشمع من بیان المؤمن قال عن من قائل لسا لک حرث لک فواتوا حرثکم انی شر علیہ
 وقد معاہد انفسکم واتقوا اللہ واعلموا انکم ملا فوہ و بشر المؤمنین تمہاری عورتیں کہتی ہیں تمہاری بی بی

امامیہ میں اس
 روایت علی بن ابی طالب
 سے خلاصہ اہلسنت
 اور اس روایت علی
 علی بن ابی طالب سے
 اہلسنت جو اس

تخم ڈالی سی غلبید اہوتا ہی فرج میں نطفہ ڈالی سی لڑکا پیدا ہوتا ہی سو ڈا اپنی کہیتی یعنی فرج میں جس طرح پر جا ہو کثرتی خواہ کثرتی خواہ لیتی خواہ رو کیجا شب خواہ پشت کی طرف اور آگ کی تدبیر کرو یعنی اس کی میں نیت چاہی اولاد کی اور ڈرتی رہو اللہ سے اس کی امر اور نہی میں اور جان کہو کہ نگو او سی ملنا ہی جزای اعمال اور سزای افعال کیو اسطی اور خوشخبری سنا ایمان انکو جو کس کے اس آیت کی قید ونسی صاف ہویدا ہی کہ سوای وطی فی القبل وطی فی الدبر کی اصلاحات نہیں اور رو فضیحائی کی بہرہی طی فی اللہ تجویز کرتی ہیں حرث کو ہوں میں ہو سٹیکہ دبر موضع فرث ہی موضع حرث نہیں شان نزول آیت کی اپنی مدعا پر دلیل ہی فی اللہ عن جابر قال كانت لی صھت تقول اذا اتی ال رجل من خلفی فی قبلہا ثم حملت جاء الولد ا حول فنزلت نساء کم حرث لکم ف اتوا حرثکم انی شئتم انشاء عجبۃ واشباغیر مجبیتہ ذلک فی صمام واحد یعنی جابر نے کہا کہ یہ ہو وکما کرتی تھی کہ جسنی مباشرت کی فرج میں پہنچی سی اور عورت کو حمل رہا تو لڑکا احوال پیدا ہوگا اسکی رد میں یہ آیت نازل ہوا کہ تمہارا عورتیں تمہاری کہیتی ہیں اپنی کہیتی ہیں اور جس طرح چاہو خواہ مجبیتہ خواہ غیر مجبیتہ پر صمام واحد میں امام نووی نے مسلم کی شرح میں فرمایا کہ مجبیتہ بضم سیم فتح جیم و کسر باہم و صحت مشدہ و یای تخانیہ یعنی کیو پہلی وجہا اور صمام کبر صمد و صمد یعنی یعنی سورخ پسر صمام واحد یعنی سورخ واحد ہی اور مراد اوستی قبل ہی و عنہ کانت لک انصار تاتی نساء ہام مضاجعۃ و کانت قریش یسرح سرحاً کثیراً فنزوج رجل من قریش امرأۃ من انصار ف اولاد ان یتیمھا فقالت کما لکما تفعل ف خبر بذلك النبی صفا نزل اللہ نساء کم حرث لکم ف اتوا حرثکم انی شئتم قایما وقاعد او مضطجعا بعد ان یکون فی صمام واحد یعنی اوستی جابری روایت ہی کہ انصار کا معمول تھا کہ جمع کوٹ کرتی تھی اور قریش سرح سے ایسے ایسے وصول میں ہی کہ سرح بجای حملہ بطی المرأۃ مستقیمتھی تھا یعنی چت ناگا کسی تشریحی ایک انصار سے نکاح کیا جا پڑا تھا عادت ہو چٹیش آئی انصار کے کہا یوں نہیں ہماری طور پر پیش آیت قصہ حضرت پارس بن نچانسا کہم الآیہ نازل ہوا کہ تمہاری عورتیں تمہاری کہیتی ہیں آوا اپنی کہیتی ہیں جس طرح چاہو کثرتی خواہ کثرتی خواہ چت بشرطیکہ صمام واحد کو وعن ابن عباس قال اتی اناس من بنی حنیملی رسول اللہ ف سألوه عن اشیاء فقال لصلعم رجل انی احب النساء واحب ان اتی اہل انی مجبیتہ تری فی ذلک فانزل اللہ فی سورۃ البقرۃ بیان ما سألوا عنہ وانزل ما سأل عنہ الرجل نساء کم حرث لکم ف اتوا حرثکم انی شئتم فقال رسول اللہ صا آتھا مقبلۃ ومدبرۃ اذا کان ذلک فی الفرج یعنی ابن عباس نے فرمایا کہ لو لوگ اپنی بی بی کے حضور میں حاضر ہوئی بہت باتیں پوچھیں اور میں ایک شخص نے فرمایا کہ رسول اللہ میں عورتوں کو نکو بیار کرنا ہوں اور مجبیتہ اپنی بی بی کے جمع کرنا ہوں آپ کیا فرماتی ہیں پس حق تعالیٰ نے سورہ بقرہ میں اون لوگوں کی سوال کو کجا جواب نازل فرمایا اور اس شخص کی تہمیز کر دینا کہم الآیہ نی نزول آیا پھر حضرت نے بتایا کہ اپنی عورت سے کجگو جمع مقبلۃ اور مدبرۃ درست بشرطیکہ فرج ہی میں ہی و اخرج عبد بن حمید عن الحسن قال قلت لیلھو للسلین انکم تاتون نساء کم کما تاتی الیہا یم بعضہا بعضاً وتبرکون فانزل اللہ نساء کم الیہ ولا یاس ان یغضب الرجل لمرأۃ کیف شاء اذا اتاھا فی الفرج یعنی حسن فرماتی ہیں کہ

یہودوں نے مسلمانوں کو کہا کہ تم جماع کرتی ہو عورتوں سے یہاں تک کہ سیرج باہر آئے یعنی اونکو زیر سیدہ یعنی ہر چہ حق تعالیٰ نے نازل فرمایا
 نساکم الایہ یعنی مضایقہ نہیں کہ جماع کرو جس طرح چاہو فرج میں یہ چیزیں نزل آئی ہیں جنسی امتیاز النساء فی الادیار کے
 حرمت یقیناً ثابت ہوتی ہی بلکہ انہیں شان نزول کی مطابق احادیث نامیہ بروایت ائمہ اربعہ وغیرہ اولیٰ سانیہ میں موجود
 فی الدرد المشورہ اخرج فی مسند ابی حنیفہ عن خصمۃ ام المؤمنین ان امراءۃ اتہنھا فقالت ان زوجی
 یا یتنی عجیبہ ومستقبلة فکرہتہ فیلذک الذی فقال لا بأس اذا کانت صامۃ واحدا یعنی امام ابو حنیفہ نے
 اپنی مسند میں ام المؤمنین خصمۃ سے اخرج کیا کہ ایک خدمت میں ایک عورت عرض کرنی لگی کہ میرا شوہر مجھے مستقبلاً
 کرتا ہی جگو ناگوار ہوتا ہی یہ خبر حضرت کو پہنچی فرمایا کیا مضایقہ اگر صام واحد ہی واخرج الشافعی فی الاکم من طریق خیمہ
 ابن ثابت ان ساء یا لاسال رسول اللہ ص عن اتیار النساء فی ادبارہن فقال اصلح لاول قال لا بأس فلما
 قلی دعی فقال کیف قلت ان دبرہا فی قبلہا فنعم ام من دبرہا فی دبرہا فلان اللہ لا یستحیی من الحق
 لانا اتوا النساء فی ادبارہن یعنی امام شافعی نے کتاب ام میں خزیلہ بن ثابت کی طور پر اخرج کیا کہ ایک سائل نے حضرت سے
 سہی پوچھا اتیان النساء فی ادبارہن کا مسئلہ فرمایا اصلح ہی یا فرمایا لا بأس جب وہ یہ سئل چلا آئی او سکو بلا یا اور فرمایا کہ کیونکر کہا تو
 ایاتیمان جانب برسی قبل میں تو شیک ہی یا دبرسی دبر میں تو نہیں اندر شرم نہیں کرتا بیان حق میں خراج عورتوں سے جماع وہ
 میں کرو واخرج احمد بن حنبل عن علی بن زید عن الذبی قال ان اللہ لا یستحیی من الحق لانا اتوا النساء فی
 استئامن امام احمد نے طلق ابن زید سے اخرج کیا کہ حضرت نے فرمایا اندر شرم نہیں کرتا بیان حق میں جماع کرو عورتوں کی
 سر میں واخرج ابن عدی فی الکامل عن ابن مسعود عن فضال قال قال رسول اللہ صلعم لانا اتوا النساء فی اعجاز
 ابن عدی نے کمال میں ابن مسعود سے اخرج کیا کہ حضرت نے فرمایا عورتوں سے جماع کرو اور انکی چوڑیوں میں اور احادیث و آثار
 زاہرہ اسباب میں بہت وارد ہیں فی الدرد المشورہ اخرج ابن وہب ابن عدی عن عقبۃ ابن عامر ان رسول اللہ
 قال یلعن من اتی النساء فی محاسنہن عقبۃ ابن عامر نے کہا کہ حضرت نے فرمایا او پر لعنت ہی جو عورتوں کی مقصد میں جماع
 کرتا ہی اخرج ابن ابی شیبۃ والدرذدی وحسنہ والنسائی وابن حبان عن ابن عباس قال قال رسول اللہ
 اللہ الی رجل انی جلا او امراءۃ فی دبرہا ابن عباس کہتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا انظر حرت سہی او سکو نہیں دیکھتا جو مرد
 یازن کی دبر میں جماع کرتا ہی واخرج ابو داؤد والطیالسی واحمد والبیہقی فی مسندہ عن عمر اشعیم عن ابیہ
 عن جده ان النبی قال الذی یاتی فی دبرہا ہی اللواطۃ الصغری عمر بن شعیب اپنی بی بی سے وہ اپنی دادا سے روایت
 کرتا ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو عورت کی دبر میں جماع کرتا ہی وہی لواط صغری ہی واخرج ابن عدی عن ابی ہریرۃ عن النبی
 قال من اتی شیبۃ من الرجال والنساء فی الادیار فقد کفر ابو ہریرہ روایت کرتی ہیں کہ فرمایا حضرت نے جنسی مرد یا
 عورتوں کی دبر میں جماع کیا بیشک کافر ہووا واخرج عبدالرزاق والبیہقی فی الشعب عن حکم بن عثمان عن ابن الخطاب رضی اللہ
 عنہ

یہودوں نے مسلمانوں کو کہا کہ تم جماع کرتی ہو عورتوں سے یہاں تک کہ سیرج باہر آئے یعنی اونکو زیر سیدہ یعنی ہر چہ حق تعالیٰ نے نازل فرمایا
 نساکم الایہ یعنی مضایقہ نہیں کہ جماع کرو جس طرح چاہو فرج میں یہ چیزیں نزل آئی ہیں جنسی امتیاز النساء فی الادیار کے
 حرمت یقیناً ثابت ہوتی ہی بلکہ انہیں شان نزول کی مطابق احادیث نامیہ بروایت ائمہ اربعہ وغیرہ اولیٰ سانیہ میں موجود

یہودوں نے مسلمانوں کو کہا کہ تم جماع کرتی ہو عورتوں سے یہاں تک کہ سیرج باہر آئے یعنی اونکو زیر سیدہ یعنی ہر چہ حق تعالیٰ نے نازل فرمایا
 نساکم الایہ یعنی مضایقہ نہیں کہ جماع کرو جس طرح چاہو فرج میں یہ چیزیں نزل آئی ہیں جنسی امتیاز النساء فی الادیار کے
 حرمت یقیناً ثابت ہوتی ہی بلکہ انہیں شان نزول کی مطابق احادیث نامیہ بروایت ائمہ اربعہ وغیرہ اولیٰ سانیہ میں موجود

رجلا فی مثل ذلک مکرر سی روایت ہی کہ حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو اس مقدمہ میں مارا تھا و اخراج عبد بن حدید عن قتادۃ قال سئل طائوس عن ابی تان النساء فی ادبارهن فقال ذلک کفر ما بدافع لوط الا ذلک اتوا النساء فی ادبارهن و اتوا الرجال یعنی طائوس سی ادبار کا مسئلہ پوچھا فرمایا کفر ہی قوم لوط کی ابتداء ہی تھی کہ جو تو کنی و بر من جماع کرتی رفتہ رفتہ مرد و موی مبتلا ہوئی اور محمدؐ تین اور فقہائے اہلسنت یکرا اور کیزبان میں کہ فیعل سر تا پا حرام ہونے شرح مسلم میں کہ لاجل لوطی فی الدبر من شیء من الاذھیین ولا غیرہم من الحیوان بحال من الاحوال یعنی لوطی فی الدبر حلال نہیں کسی حال میں انسان کی ساتھ نہ حیوان کی ساتھ مستوی شرح موطا میں لکھا کہ اما لا یتان فی الدبر فحرام فمن فعلہ جاهلا بخصیئہ فی عنہ فان عاد عزذ یعنی لوطی فی الدبر حرام ہی جو کوئی نادانستہ مبتلا ہوگا او سکوا باز کہینگی نایگا تو تغیر رنگی اور ہر ایہ میں ہی کہ من اتی امراتہ فی الموضع المکروہ او عمل عمل قوم لوط فلا حد علیہ عندا یحقیقہ یعنی و قال لہو کالنا یحد و فی الجامع الصغیر یوجع فی السجج حتی یتوق یعنی جو عورت کی موضع مکروہ یعنی دبر میں طے کرے یا قوم لوط کا عمل بجالاوی امام ابو حنیفہ کی نزدیک و سپر حد نہیں تغیر یا نیگا اور صاحبین کے نزدیک ناکہ طرح محدود ہوگا اور جامع صغیر میں ہی کہ او سکوا ہر تک قید کہینگی کہ تو بکری یہ ہیں احادیث اور آثار اور اقوال صحیحہ پر پھر پھر اور صحابہ اور تابعین اور فقہاء اور محدثین کے کہ مادہ حلت لوطی فی الادبار کو استیصال کر رہی ہیں اور قضیہ باحت کو انفصال باہل انصاف حق بزبان لائیں کہ ملازماج الاکسر نہ سی فرماتی ہیں کہ قدما اور طہای اہلسنت اس فعل حرام کو حلال اور سباح جانتی ہیں بوجہ گویم بر و توجہ ایچکا حال ہی اور طہای سنو پکا شیعوں پر بحال من بعد جاپنی عیب پوشیکو اہلسنت کہ بانگرم جوشی کری فرط عناد اور حسد اور لداوسی خالی نہیں **۱** ولد الزناست حاسدہ تمام کہ طالع مرث ولد الزنا گنس آد چوستارہ یانی **۲** قال المجتہد المعزول توضیح یہ مقول تفصیل ابن اجمال آنگہ از جملہ قائلین بجزا ان عبد اللہ بن عمرؓ کہ غلیفہ زادہ سنیاں مجتہد نہ ہوا ایشان بود و نافع مولای او نیز شریک و کشتہ و کمال **۳** حقیقت قول ابن عمر اور شرکت نافع کی آگلی معلوم ہوگی پر تقدیر بیان سابق ہی ہے کہ بشہادت استبصار و دیگر کتب تفاسیر و اخبار امام زادہ شیعہ اور اعلام سادہ فطیعیہ بی پردہ نقیہ اور عجاوب زودیر میں فغانی فاعل اور قائل تھی اب اپنی عیب پوشیکو یہ ہرزہ فروشی کرنا سو اسکی کہ اسخت اور دنات میں اور و نکو شرکت کجی تا بسبب **۴** اندر شیطن اور شنیج سی بیختر اور بیباک ہو چئی اور کیا کہنی **۵** ہر دو عالم قیمت خود گفتمہ بنوخ بالاکن کہ ارزانی ہنوزہ سبحان اصطلاحات اہلسنت پر خوب قوف ہی انکی کسی کتاب میں لکھا ہی کہ عبد اللہ بن عمر مجتہد نہ ہوا اہلسنت میں اہلسنت مجتہد نہ اندر اربعہ کو جانتی ہیں عبد اللہ کو سوسطی کسی اہلسنت کو عبد اللہی نہیں کہتی بلکہ حنفی اور مالکی یا شافعی اور حنبلی کہتی ہیں کیونکہ بعد ان اربعہ اجتہاد فی الذہب کے شرط کہ عمدہ اور نہیں علم علوم قرآنیہ بعد حفظ الفاظ اور تحفظ اخبار مختلفہ اور توسل بروح پر فتوح جناب نبوی صلی علیہ وسلم الی یومنا ہذا منفقو دکما ہو مسموع و شہود لہذا اہل تحقیق ملازمان مدعی اجتہاد کو بھی مجتہد حقیقہ نہیں جانتی اسواسطیکہ حفظ قرآن درکنار صحف فاطمہ ہی تو نہیں یاد اور اخبار مختلفہ کی جگہ یہ فتوحات ہشتائیں اور

شیطان الطاق فراموش اور توسل روح نبوی کی عوض میں سب اور جعفر کذاب کی روح سی توسل غیر حاصل اگر بدون ان اور کسی
اجتماع صحیح ہوتا تو کجنا ب شادت مآب خیر العظما جناب فخر الصلا کہ ملازمان کی نسبت بدرجہما فضل اور کمالات میں آراء
روزگار میں اور معنہ ازوار و دیندار میں منصب کی امتی اور آخری تھی فیہوس کہ زمانہ نارسائی پر ہی آزار ہی اور جناب صحیح
فقرو فائدہ میں ایام گذار سے ایمان پر بہ شربت زکات کندست قوت انا ہمد از خون بگری می ہنم ہست تازی شدہ مجروح
بزیر پالان شطوق زمین ہمد در گرون خرمی ہنم بہر حال ملازمان الا کو اس تقدیر پر مجتہد تھی کہ سنا چاہی جینی اندر ہی کو بصیر
انچہ کہ مجھ فاضل ہیک مگی کو سید ہی جمل کا مقتضی ہی کہ جیسی عبد اللہ بن عمر کو مجتہد مذہب کے سنت بتائیں جسکا
ولادی واقع ہوئی ویسا ہی او کو اور نافع میں فعل کی قول کی نسبت میں خطای اجتہادی پیش آئی حالانکہ عبد اللہ بن عمر
منہجہ عبادہ شمشیرین تنہا بلکہ عبد اللہ بن سعید اور عبد اللہ بن عباس میں تفسیر میں جناب امیر المؤمنین متفق اللفظ میں
فیل حرام ہی جیسا شہ مذکور ہوا اگر اوس تقدیر پر اطمینان نہیں تو ان میں بزرگوں کی ارشادات اور بیان واقعی نافع علی اکثر
کوش گذار ہوئی میں فی اللہ المنفق اخرج سعید بن منصور و عبد بن حمید الدار معی البیہقی عن النعمان
الحرمی قال جاء رجل الى عبد بن سعید فقال اهل کیف شیت قال فقلت انی شئت قال فقلت انی شئت قال فقلت انی شئت قال فقلت انی شئت
رسول فقال انه يريد ان ياتى بها في مقعدك فقال محاسن النساء عليك حرام يعني ابو قتاد حرمي في كما قال ابن
عبد اللہ بن سعید کی خدمت میں کہنی لگا کہ میں اپنی عورت سی جماع کرنا ہوں جس طرح سی چاہتا ہوں فرمایا ہنہ کہ جس کی
چاہتا ہوں فرمایا اچھا کہ جس کا نہیں چاہتا ہوں فرمایا خوب کہ جس کی نہیں چاہتا ہوں فرمایا بگاڑا اور اگر تازی فرمایا عورت کی
دیر حرام ہی و اخرج ابن جریر وابن ایحان عن سعید بن جبیر قال بينا انا و جاهد جالس عند ابن عباس
اذ اتاه رجل فقال لا تشفيني من آية المحيض قال بلى فاقراء لیسئلوك عن المحيض الى قوله فاتوهن
من حيث امركم الله قال ابن عباس من حيث جاء الدم من ثم امرت ان تاتي فقال كيف بلاية نساء كمر
حرف لکم قال ای یحک فی اللد بر من حرف لو کان ما تقول جفا لکان المحيض منسج اذا شغلت من جملنا
جئت في ههنا ولكن اني شئت من الليل والنهار يعني سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ میں اور مجاہد ابن عباس اس
یہاں تاکہ ایک شخص انکو آپسی کہنی لگا کہ آیا یہ محض سی چکھو غنائم نہیں فرمایا کیوں نہیں پھر فرمایا ایا کو ویسئلونک عن المحيض
من حيث امرکم اللہ تک اور فرمایا کہ مراد من حيث امرکم اللہ سی موضع خون چکھو کہ جگہ سی موضع میں آئی تاکہ حکم ہی اوس شخص نے کہا اگر ہی
بات ہی تو نہ کہ حرف لکم کی کیا معنی فرمایا ای نادان کہ میں بر میں ہی حرف بتو نامی اگر تیرا قول سچا ہو تو بیشک آئی محض منسج ہوتا
کیونکہ جتنی ہی او پر موندہ پیر اور دہر توجہ ہوا بلکہ انی شئت کی تعبیر سی مراد ہی کہ جہاں چاہو خواہ دیکھو خواہ رات کو و اخرج عبد
ابن حمید عن حکم قال جاء رجل الى ابن عباس فقال كنت اتي اهل في دبرها و سمعت قول الله نساء كمر
فاتوا سكران اني شئت فظننت ان ذلك حلال فقال يا لکع انما قول اني شئت فائمة وقاعد و مقبل و مود

مردکی ہی بدنامی ضحاک ہونے پر قال مجتہد مفسر علی بن ابراہیم علامہ جلال الدین سیوطی کہ از خطای صدای اہلسنت
 و جماعت است در تفسیر در مشورہ شش و چوبل آمد اقول علامہ جلال الدین سیوطی کی عظمت اور صلاح خداوندی
 کثرت تصانیف سے مسلم فریقین ہی اگرچہ اکثر احادیث اور آثار اور روایات منقولہ تفسیر پر ذرا محبت کی شرط ہے اور آیت
 تائیدین علم معلوم فی موعن کو صاحب التلخیص اللمای خصوصاً اس تفسیر کی نسبت سیوطی اس تفسیر کا نام در مشورہ مقرر ہوا ہے
 در مشورہ لیکن یہ تفسیر مولف کی جنات کا قانع نہیں ہو سکتی کہ بنا برافادات علامہ دہلوی رتبع الصدور و فتح البیان
 فتوحہ معلوم ہوتا ہے کہ مقصود ان بزرگوں کا یہ تھا کہ سردست تفسیر اس التزام سی مجموعہ اور مولف ہو جاوی بہر وقت
 فرصت صحیح سقیم ہی امتیاز پاوی جیسا جامع صغیر منتخب جامع کہ یہ کاحال ہی لیکن موت کی حالت سی یہ آرزو دل کی
 دل ہی میں ہی ہے **۵** و ما کل ما تمیئنی المرید کہ تجری الراجح بالاشتہای السفین اور حدیث تاتی احادیث اور آثار اور روایات
 آئندہ عالی السنت کے مخالف نہیں چنانچہ اپنی موقع میں ہوں جو کائنات یا جاہل کا اور علامہ ان کی خطا فہمی کا تدارک کیا جا سکا
 بفضل اگر ہر مقدمہ میں علامہ سابق الذکر کا مذہب دریافت کرنا منظور ہی تو تفسیر جلالین کا مطالعہ ضرور کہ اتفاق علی اس
 کتاب میں ہوا ہی اقوال مختارہ اور روایات صحیحہ اور کی گنجائش نہیں باجماع دفع شبہات ملازمان کی الہی یہ کلیہ خصوصاً خاطر فریب کی
 علامہ موصوفت فی تفسیر در مشورہ میں کہ یہ نہ سنا کہ حث لکم الایہ کی تحت میں کی قول فریانی پہلی قول میں ہوا حدیث اور آثار
 کہ اوکی الفاظ میں اہمام کا نام نہیں صحیح السنت کی سویدہ اس میں ہوں قول کی روایات کو ملازمان فی یکفلم قلم انما کیا کہ
 کہ انہ کا ایراد منافی تفسیر ہوتا اور دوسری قول میں ہوں روایات اور آثار کو ذکر فرمایا کہ اوکی الفاظ میں علامہ ہر ایک
 ملازمان فی بنا براتما تقریب اور اہتمام تغذیہ عوام ہی عقل کی حدیثوں پر التفانی اور آپ کو مصداق نومرین حسن کفر جنس بنا
۶ ظاہر میں گس طبع کو تہیہ ہی باتین ہا بلن میں ہی ہر ایک کا زبور کا عالم لیکن احمد سد کہ بعد معرفت محاورہ اور وقت
 روزمرہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ قولین کی روایات متحد المال اور السنت کی سویدہ مقال میں قفیل اجمال اور تحلیل اس اشکال
 یہ ہی کہ محشرین محققین محاورہ شناس کی نزدیک الفاظ روایات قول ثانی میں بعض حافظہ حرمت اور بعض تمام ہر ایک مفسر
 اور اکثر مجموعہ میں ہوں معنی اس تغزل ہی چشمہ بچہ لہجہ لیسلم سنا بالتمام اور قطع نظر اس کی کہ یہ اصطلاح ہی ولایت ہے
 الاصطلاح جو یہ اصطلاح نہیں بلکہ ضمیمہ شواہد ہر ایک ہی شکار کتی ہیں کہ الایہ الظلایۃ نزالت فی النحر والظلالیۃ فی الایس اور ادا ہی
 نزالت فی حرۃ النحر و نزالت فی حرۃ المیسری اور یہ مجازہ لسان اور ہر زمان میں شایع الورد ہی شکار کتی ہیں کہ یہ نسخہ
 بنا کر کا ہی اور یہ تعویذ نظر کا اور اسی تحصیل نہیں بلکہ از الہی یعنی یہ نسخہ از الہی بنا کی الہی اور یہ تعویذ وضع نظر سیوطی ہی ہے
 من سئل ہا در فی معنی من سئل ہا در فی قول قرآن مستعمل قال استعالی فاتوا من من حیث امر کہ اللہ واذا انودی بالصلوۃ
 معنی شامحہ اور اس معنی کا انکار مفسرین شیعہ کو بھی نہیں ہوں کہ یہ نسخہ تفسیر ہم نے اور ثانی مستعمل حدیث چنانچہ یہ
 طبری ہی مجموعہ ہوتا ہے کہ عبد اللہ ابن عمر کی محاورہ میں شہسبہ اور دوسروں کی محاورہ میں ہوں ہمیشہ فی معنی میں

علامہ جلال الدین سیوطی کی عظمت اور صلاح خداوندی کثرت تصانیف سے مسلم فریقین ہی اگرچہ اکثر احادیث اور آثار اور روایات منقولہ تفسیر پر ذرا محبت کی شرط ہے اور آیت تائیدین علم معلوم فی موعن کو صاحب التلخیص اللمای خصوصاً اس تفسیر کی نسبت سیوطی اس تفسیر کا نام در مشورہ مقرر ہوا ہے در مشورہ لیکن یہ تفسیر مولف کی جنات کا قانع نہیں ہو سکتی کہ بنا برافادات علامہ دہلوی رتبع الصدور و فتح البیان فتوحہ معلوم ہوتا ہے کہ مقصود ان بزرگوں کا یہ تھا کہ سردست تفسیر اس التزام سی مجموعہ اور مولف ہو جاوی بہر وقت فرصت صحیح سقیم ہی امتیاز پاوی جیسا جامع صغیر منتخب جامع کہ یہ کاحال ہی لیکن موت کی حالت سی یہ آرزو دل کی دل ہی میں ہی ہے **۵** و ما کل ما تمیئنی المرید کہ تجری الراجح بالاشتہای السفین اور حدیث تاتی احادیث اور آثار اور روایات آئندہ عالی السنت کے مخالف نہیں چنانچہ اپنی موقع میں ہوں جو کائنات یا جاہل کا اور علامہ ان کی خطا فہمی کا تدارک کیا جا سکا بفضل اگر ہر مقدمہ میں علامہ سابق الذکر کا مذہب دریافت کرنا منظور ہی تو تفسیر جلالین کا مطالعہ ضرور کہ اتفاق علی اس کتاب میں ہوا ہی اقوال مختارہ اور روایات صحیحہ اور کی گنجائش نہیں باجماع دفع شبہات ملازمان کی الہی یہ کلیہ خصوصاً خاطر فریب کی علامہ موصوفت فی تفسیر در مشورہ میں کہ یہ نہ سنا کہ حث لکم الایہ کی تحت میں کی قول فریانی پہلی قول میں ہوا حدیث اور آثار کہ اوکی الفاظ میں اہمام کا نام نہیں صحیح السنت کی سویدہ اس میں ہوں قول کی روایات کو ملازمان فی یکفلم قلم انما کیا کہ کہ انہ کا ایراد منافی تفسیر ہوتا اور دوسری قول میں ہوں روایات اور آثار کو ذکر فرمایا کہ اوکی الفاظ میں علامہ ہر ایک ملازمان فی بنا براتما تقریب اور اہتمام تغذیہ عوام ہی عقل کی حدیثوں پر التفانی اور آپ کو مصداق نومرین حسن کفر جنس بنا **۶** ظاہر میں گس طبع کو تہیہ ہی باتین ہا بلن میں ہی ہر ایک کا زبور کا عالم لیکن احمد سد کہ بعد معرفت محاورہ اور وقت روزمرہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ قولین کی روایات متحد المال اور السنت کی سویدہ مقال میں قفیل اجمال اور تحلیل اس اشکال یہ ہی کہ محشرین محققین محاورہ شناس کی نزدیک الفاظ روایات قول ثانی میں بعض حافظہ حرمت اور بعض تمام ہر ایک مفسر اور اکثر مجموعہ میں ہوں معنی اس تغزل ہی چشمہ بچہ لہجہ لیسلم سنا بالتمام اور قطع نظر اس کی کہ یہ اصطلاح ہی ولایت ہے الاصطلاح جو یہ اصطلاح نہیں بلکہ ضمیمہ شواہد ہر ایک ہی شکار کتی ہیں کہ الایہ الظلایۃ نزالت فی النحر والظلالیۃ فی الایس اور ادا ہی نزالت فی حرۃ النحر و نزالت فی حرۃ المیسری اور یہ مجازہ لسان اور ہر زمان میں شایع الورد ہی شکار کتی ہیں کہ یہ نسخہ بنا کر کا ہی اور یہ تعویذ نظر کا اور اسی تحصیل نہیں بلکہ از الہی یعنی یہ نسخہ از الہی بنا کی الہی اور یہ تعویذ وضع نظر سیوطی ہی ہے من سئل ہا در فی معنی من سئل ہا در فی قول قرآن مستعمل قال استعالی فاتوا من من حیث امر کہ اللہ واذا انودی بالصلوۃ معنی شامحہ اور اس معنی کا انکار مفسرین شیعہ کو بھی نہیں ہوں کہ یہ نسخہ تفسیر ہم نے اور ثانی مستعمل حدیث چنانچہ یہ طبری ہی مجموعہ ہوتا ہے کہ عبد اللہ ابن عمر کی محاورہ میں شہسبہ اور دوسروں کی محاورہ میں ہوں ہمیشہ فی معنی میں

کسی انصاری فیہ صریح نزل ہوا اور پھر یہ آیا کیا نافع کو شک فی لیا ابن عمری متعبانہ متفسر کیا من دبرہ فی قبلیہ اصحاب اہل
من دبرہ فی قبلیہ معنی آیا وہ انصار دبر کی راغب میں آیا فرمایا لانا فی دبرہ یعنی قبل من نہیں دبر ہی میں آیا پس اس بیان سے
تجزیہ فعل کی نسبت باہن عمر اور نزل آئے گا اور پھر باوجودیکہ اکابر مفسرین اس شان نزل کو ضعیف بتا رہے ہیں اور حافظ
ابن کثیر نے انکو لایصح فرمایا ہے میں کہان ثابت ہی بلکہ موانع مردیات جمہور کہ حد شہرت کو پہنچے ہیں یہ ایک اس فعل کی منع برائے ہے
ملا زمان فی ظاہر جو میں بیان سی صلت اور تجویز ابن عمر استنباط کی یوں بھی کہ نافع فی جواب عمری سوال کیا کہ قلت امر دین ہا
فی قبلیہ استغابی اور ابن عمری جواب یہ کہ لا کلا فی دبرہا فتویٰ ہی اور نہ بھی کہ اصابتہ انصاری قول ہے
واقع ہو یعنی تغیر عبارت سائل کی یہ ہی کہ اصابت من دبرہا فی قبلیہ اور تغیر عبارت نول کی یہ ہی کہ لا اصابت
دبرہا یہ ہی حال کی فہم و فرات اور محکم کیست کا تو دوطوبی و ما وقت یارہ فکر کر کس بقدر ہمت اوست
قال المحدث المعروف بسند دیکھ از ابن ابی ذئب از نافع از ابن عمر آورده قال وقع رجل علی امرأتہ فی دبرہا نزل
اللہ نساء کمرہت لکم اکلیہ قال نقلت من ابی ذئب ما نقلت انت فی هذا قال ما اقول فیہ بعد هذا
وہا بسند دیگر از نافع آورده قال فرأی ابن عمر هذه السورة فصرخ هذا کلا کلا فقال تلدی فیما نزلت هذه کلا کلا
قلت لا قال فی رجال کانوا یأتون النساء فی اداء ہن بمحل البعد اقول محصل ان دونور و او تو مکانایت وضع
اور آشکارا بلکہ کاشمرفی نصف النہاری اسواسطیکہ پہلی روایت میں جب ابوی فی ابن ابی ذئب پوچھا کہ ابن عمری تو
مواقعت دبر کی حرمت میں اس آئی کی نزل کہ فرمایا اسواسطیکہ فی اوکلی صحاورہ میں بعضی میں تو اس مقدمہ میں کیا آیت ہے
یا فیصلیری نزدیک حال ہی با حرام کہا ما اقول فیہ بعد ہذا یعنی میں یہ تصدیق اور نزل صریح کی ہوتی ہوئی کیا کہ میں اجتہاد
توفیق کی مقابل میں حرام ہی ملازمان کی ہستلال میں جب یہ روایت اور یہ طرح روایت ثابت کام آئی کہ ان دونوں میں
فی بعضی من نہوتا بلکہ برتقدیر عدم ارادہ اس افادہ کی بھی تقریب ملازمان تا تمام ہی اسواسطیکہ یہ دونوں روایت
مرویات جمہور اور ابن عمر اور نافع کی مخالف اور بدستور بعض روایات سابقہ مبہم اور محتمل ہی بلکہ یک پیری معتد
قضیہ سلسلہ متداول کہ اذا اجابا الاحتمال بطل الاستلال شاید یا خاطر اجتہاد ما تریضا ۵ سورہ بایح و زانی
گندی ہوا اس بنایک گنتی سی جوانی کی برہی کیا کیچہ قال المحبت المعروف اللطیف نافع و محمول البعد اقول حقیقت
یہ لطیف ضارہ ہی بلکہ لطیف ہی نہیں نافع نہ ضارہ اسواسطیکہ طاعصمت لہ شرح خلاصتہ بحساب میں افادہ ذلتی
کہ اللطیفۃ فی اللغما یوجب النشاط یعنی حکم سی ایسا کلام طہور پادی کہ مخاطب مگر سرور میں آوی جیسا
کسوڑھ کی مخرج مشترک پیدا کر لی کہ عین الی کسر و کو باہم ضرب کیجی ۲۵۲۰ مطلوب ہا تہ آوی جیسی
جناب رضوی نے فرمایا کہ حد ایام سبع یعنی کو عدد ایام سال یعنی ۳۶۰ میں ضرب کیجی ہی مطلوب حاصل ہوگا
یا جیسے معلم میں مقول ہی کہ ایک ہوا ناہو ہونی جناب مدوح سی پوچھا کہ تمہارا قرآن کیوں نہ صحیح ہی صاحب کتب

یعنی فرمایا ان میں
کے لیے ہے اور
ادبی اس کے لیے
اللہ تعالیٰ نے
بائشیں کی گنتی کی
بھی اس کے لیے
۱۳

۵
کہ ان میں
تقریب
اور
نہا اور
میں اور
واری

جناب عثمان و اما د سید النس و جان ہر لطف شیر نذران سی تو سوای شرم اور آرزو ام آخر وقوع میں نہیں آیا نہ اونکی کلیمین سے
بند ہی نہ اونکی بی بی کا کسینی حمل ساقط کیا نہ اونکی بی بی کو کوئی چین لگی یا ان حکم نقل کفر نفا شد باعتراف صحاح القیون
و غیر ویساری امور معاذ اللہ نسبت جناب سدا صدیقین ثبوت ہیں کہ کشتان کشتان حسن بکلو آپکو بعیت کی سوطی لائی قنفذ در کا
جناب ہر ابرہہ قدر صد مہ پہنچا یا کہ بحث اسقاط حاصل محسن ہوا جناب کلثوم بفضیلتہ کہ حضرت عمر کی نکاح میں آئیں تاکہ اول
فرج غصبنا علی مانی الاستغاثہ و ذاک فرج غصبنا علی مانی الکلینی اوس مطرہ کی حق میں راہ فی امام صادق سے
روایت کی باوجود اس تک حرمت اور بی ناموسی کی جناب اشجع الاشجعین امیر المومنین کی عرق حمیت اور رگ غیرت کا نش
میں آنے اور غاصبین کا عطیہ اور ادرار مقررہ کہنا اور تقسیم غنایم اور فحی میں شریک ہونا اور نماز پنجگانہ میں ہر وقت ہر روز
اور جمعہ اور عید و میں ہر وقت اور ہر سال انکی اقتدار کرنا اور باوصف ان ارض اللہ و اسعة فتمتہا جردا فیہما ہجرت کو نہر منہا و علی
بنا لقیاس کس چیز پر محمول اور مقول ہوگا تقیہ نام مقول ان مواقع میں تو سر اسر بموقع اور فضول ہی آفرین شہید کہ ملا ابن شیر خدا
قرۃ العین ہر اسبطہ صطفیہ صلو کہ باوجود تلف مال و جان اور ذلت اور رسوائی خاندان کہ در صورت تقیہ اسکا خلاف متوقع
اور متیقن تھا تقیہ کی اوت میں آنی آبرو کی بھی ادا کی چوت کہا می حیا اور غیرت کی یہ معنی ہیں نہ وہ امور لایعنی اگر لایعنی
یہ مذکور واقعی ہی ماثور ہوتی خصوصاً اجرائی غصب جناب کلثوم تو بھی مقتضای محبت ناموس کل یہ تھا کہ سوا ہی اسکا کہ
زبان پر نہ آتا چہ جای عدا علامت بلوی قدس سرہ تھے زمین افادہ فرماتی ہیں کہ میں نے چشم خود دیکھا کہ ہنگام ہنگامہ افغوشہ
قدس با طرب پر انبیاء اکثر بازار یونکی ہون بیٹیان بی ناموس اور مورد حسرت و ہوس ہونیان میں بعد مقتضای غیرت
و ناموس کہی انکی زبان پر حرف بی ناموسی کا نہیں آیا یہاں اس فعل حمیت کے نسبت بفضہ طاہرہ جناب رسالت کی طرف
بلکہ بانضمام عضو مستور الاسم و اسمی بار بار علی مرالدہ مورد کرا الاحصار زبان زد اخبار اور شہراری لا حول لا قوۃ الا باللہ
ولنعم قایل ع دوستی بخرد خود دشمنیست بہر حال کف اللسان چاہی خدا کی سوطی ایسی بات موندہ پر نہ لائی خواجہ خواجہ
خدا کو ماسد فی المشرق المنا رب اگر کہیں سن پائینگی تمامی شیعہ اور تشیعین کے نسبت عموماً و خصوصاً سنت عمری بجا لائینگی
اس قسم غصب کے برأت ہم پہنچائینگی اور مضمون اس شعر کا بی اندیشہ ہا لشا ہنگام لینگلی کہ کو دا کوئی یون گہر میں سے
و ہم سی ہوگا کہ جو کام ہوا ہستی کہ تم سی ہوگا کہ و باجگہ اس تقریر استحیائی سی واضح ہو کہ تعریفیں بھیجی عثمانی تک اس سفایت
اور نادانی ہی باعتراف شیعہ جسکی جانب مووی ہوتی ہی اوسیکو مبارک ہی اور یہ بھی امر اثبات کو پہنچا کہ حضرت عمر صلی
نہ جناب کلثوم مغموب اول اسوا سٹیکہ کتاب تنزیہ الانبیاء میں شریف مرتضیٰ باہنگ بلند مذکر رہا ہی کہ ان عمر کا یہ مظهر
للایسلام و التمسک بشرا یحہ کلہا یعنی حضرت عمرؓ مظهر اسلام ہی اور شامی شرایع اسلام کی تمسک پس ایسی شخص کے
نسبت غصب کیو نہ کہ تمہم یا تحقق ہونے بلکہ متنع اور محال ہی و دونہ مخترعات و مہمیت کاشیات لاغوال اور ثانی اسوا سٹیکہ
تھے حضرت شیعہ سی مقول ہی کہ سید علی امام محمد ابن علی الباقر عن من صحافہ قال لولا انہ راہ اہل لہا

لا یغیب عن الیوم
امیرین و غصب
ہوتی ہی ہی

عاشقانی سراری
انکو اپنے پیچھے لکھتے ہیں

ماکان بزوجها آياہ وکانت اشرف نساء العالمین جدها رسول اللہ ص و اخاها الحسن والحسين سيدا
 شباب اهل الجنة وابوها علي ذوالشرف والمنقبه في الاسلام و امها فاطمة بنت محمد و جدتها خديجة
 بنت خويلد يعني ابن علي باقر بن جواسائل مرفوعا يا ابا عبد الله اني كنت في حجر جنانك كل يوم كذا
 نذرتي حالاً انك جناب ممد و صبرين زمان بان تميم کہ رسول خدا صلعم آپ کی جد ہن اور حسین سرور جوانان جنت بہائی اور والدین
 صاحب شرف و سقبت علی مرتضیٰ اور والدہ شریفہ دختر پیغمبر فاطمہ الزہرا اور جدہ مکرمرنت خولیدہ دختر سجاد اکبری پس یہ شہادت آیات
 سنانی منصوصیت جناب کلثوم ہی و اسلام اور یہ جو بعض و فاض سیاسیاس عداوت فاروقی صید لیفیف مفروقہ بتائی ہیں کہ
 عند اللقات ماہین حضرت عمر اور جناب کلثوم اطہر جنیتہ حاصل ہوتی تھی مکذبا اس فراتی سرد پاک کتاب نہایت الادب و معتدب
 وغیرہ ہی کہ او نہیں بالقطع و التواتر ثابت ہی کہ زید ابن عمر اور رقیہ اطہر دونوں ہمیں معصومہ بطن شریف ہی متولد ہوئی زید کا
 بیس برسوں پہنچا ہنگام شب کہ خانہ جنگی بنی عدی کی اصلاح کو آئی شہادت پائی اور اسی شب میں انکی والدہ بطور
 جناب کلثوم ہی ہی انتقال پایا چنانچہ دونوں جنازہ کیو ایک ساتھ لائی حضرت امام حسن اور عبدالمدین عمر وغیرہ نے نماز جنازہ
 پڑھی اب بعد اس تحقیق انیق کی اوس دروغ بیفروغ کو گنجائش تصدیق نہ رہی یہ ہی مذہب اہل حیا اور ارباب غایت کا اگر
 اسکی خلاف کسی بغیرت کی کمی برکونی کان ہر گچا موند کی ہل گریجا ملازمان کی بدلگامی اور حیا ہی خود کامی خصوصاً لطیف
 نافعہ نی اس گت کو پہنچایا اگی و کجی کیا اتفاق ہو سکے شیشہ کی کی طرح ای ساقی پوچھ پڑھت کہ بہر ہی ہی میں خوار و
 زبان ظلم نی جو ملازمان کی بدولت اوگلا میں مجبور ہوں اوکاراضی نہیں بل برگردن اتنی فاقض صانت بقاض
 قال المجتہد المعروف از غایت شرم و آزر م مانند تحریف قرآنی تبدیل تصریح بکنا یہ فرمودہ و محول الی قول دعوی
 تحریف قرآنی تمثیل قرآن عثمانی کمال وقاحت اور نادانی ہی کیونکہ باتفاق اہلسنت قاطبہ اور تحقیق محققین شیخ ابی اظت
 ثابت اور مستحق ہی کہ قرآن موجود میں اصلاً تحریف اور تغیر نہیں نہ زیادت نہ نقصان نہ تبدیل کلمہ جگہ چنانچہ کتاب الحج البتہ
 میں کہ صحیح الکتب اور متواتر عند شیعہ زبانی جناب مرقضوی بعض خطبہ طویلہ موجود ہے انزل علیہ الکتاب فی الا یطفد
 مضایحہ و مسلجہ لا یخوف توقدہ و بحرا لا یدلک وقوع و منها جگہ ایضاً ناہجہ و شعاعاً لا یظلم شعرة
 و فرقہ ناہجہ برہانہ و بیسلا بہم اسکا نہ الی ان فہو کجلا یستقر و للستون و عیون لا ینفیہا الی
 یعنی اسدنی او تارا اپنی نبی پر قرآن کو فور کہ نہیں گل ہوتا او سکا چرخ اور چرخ کہ نہیں ہوتی و سکی روشنی اور دیا کہ
 نہیں بیان او سکی گسائی کا اور راہ کشا وہ کہ نہیں بہکتا راہ گیر اور شعاع کہ نہیں تاریک ہوتی او سکی چمک و فاروقی
 حق و باطل کہ نہیں جہر ہتی او سکی برٹان اور خانہ کہ نہیں گرتی او سکی ارکان بیان تک کہ فرمایا کہ پس قرآن ایک دریا
 عظیم الشان کہ نہیں سرور کہ سکتی او سکو سرور کہ نیوالی اور ایک چشم ہی روان کہ نہیں ساسکتی او سکو مٹانی والی او حدیقہ
 میں امام صادق ہی مقول ہی کہ اہل القرآن فیہ منازل الہدیٰ و مصابیح الدجی یعنی اس قرآنین میں ہر ایک اور

پراخ ہو گیا اور اسی کتاب میں ہی کہ امام علی نقی نے اپنی شیعہ کو لکھا کہ قد اجتمعت الامة قاطبة على ان هذا
 القرآن حق لا ريب فيه يعني كما فاست كما اتفاق به في قرآن حق ہی آسمین پہ جو دخل نہیں اور یہ بھی فرمایا القرآن حق
 لا اختلاف بینہم فی تنزیلہ و تصدیقہ فاذا شهد القرآن بتصدیق خبر و تحقیقہ فانکر الخبر
 طایفة من الامة لزموا لاقرب به ضرر و تراجعت اجتمعوا في الاصل على تضاد الكتاب في تنزیلہ فہی ان
 بحدت وانکرت لوجہا الخرج عن المسئلة یعنی قرآن حق ہی فیما بین امت نہ اسکی تزیل میں اختلاف نہ تھا
 میں پس ہر گاہ یہ قرآن کسی حدیث کی راستی و درستی پر گواہی ہو ی اور اسکو لکھا جانتا کی انکار کری اور سکا اور اون
 ضرور لازم ہی ہوا طیکہ اور حدیث کے اصل میں کہ قرآن ہی اور سب بقدر ہی پس اگر اور اس حدیث کا کبھی تولد سلام سی
 خروج لازم آئیگا اور بلا صاوق شارح کلینی نے لکھا کہ ویظہر القرآن بهذا الترتیب عند ظہور الامام الثاني
 وہ بیشک ہی اسی ترتیب کے ساتھ امام آخر الزمان کی زمانہ میں قرآن ظہور فرمائے گا اور اسکا شمار باہیگا خلاصۃ المنج میں
 تحت قولہ لکھا کہ تبدل لکھا آئے وهو السبع العلیم نکور ہی بیچکھنست کہ تبدیل ہونے پر اخبار و احکام اور اچھا لکھا
 داؤد تو یہی ازیر کہ حق تعالیٰ حافظ قرآن فرمودہ اور مجمع البیان میں سید مرتضیٰ نے فرمایا ان القرآن کان علی عهد
 رسول اللہ ص جموعاً موقفاً علی ما هو علیہ لان استدلال علی ذلك بان القرآن کان یدرس ویحفظ جمیعاً
 فی ذلك الزمان حتی عین علی جماعة من الصحابة فی حفظهم وانه کان یعرض علی النبی ویتل علی اہل جماعۃ
 من الصحابة کعبدا بن مسعود والی ابن کعب وغیرہما ختموا القرآن علی النبی عدت اختلاف کل ذلک باذنی نازل
 یدل علی نہ کان مجموعاً مرتباً غیر متنوعاً ولا منقطعاً واذک ان من مخالفت من الامامیة والحشویة
 لا یستد بخلافهم فان الخلاف منضاً الی قوم من اصحاب الحدیث نقلوا اخباراً ضعیفة ظنوا
 صحتها لا یرجع بمنہا عن المعلوم المقطوع بصحته یعنی تحقیق قرآن حضرت کی عمد میں ایسا ہی مجموع اور
 مرتب تھا جیسا کہ اور وہ دلیل لایا اس کو علی بطور یہ کہ قرآن حضرت کی زمانہ میں درس میں آتا تھا تمام و کما علی و کما علی
 ایک جماعت صحابہ کی اسکی حفظ پرستیں تھی حضرت کی حضور میں غرض کیا جاتا تھا پڑھا جاتا تھا اور عبد اللہ ابن مسعود اور ابن
 صحابی نے حضرت کی سامنی کی ختم کی بسبب امور باذنی نازل دلیل میں ہے کہ قرآن مجموع مرتب تھا نہ پریشان اور ابتر نہیں
 یا خشویہ مخالف کے اور کا اعتبار نہیں کیونکہ او کا اختلاف ضاقت حدیث کی جانب اخبار ضعیف نقل کرتی ہیں اور اسکی صحیح
 کہتی ہیں پس مقطوع معلوم ہے کہ ہوتی ایسی اخبار ضعیف کی طرف رجوع صحیح نہیں اور اسی کتاب میں کہ اما انما یؤد فیہ
 فجوع علی بطلانہا واما النقصان فقد وی قوم من اصحابنا و قوم من حشویة العامة من القرآن
 تغیراً ونقصاً والصیح منہا صحابنا خلافة وهو الذي نصره المرضى یعنی زیادتی قرآن کی بالاتفاق
 باطل ہی ہاں نقصان اور تغیر کو بعضی شیعہ اور حشویہ نے لکھا ہے نہ مرتب صحیح اسکی خلاف اور یہی بات کو یار نے ہی مرتضیٰ نے اور

صاحبان و مؤلفین بی ومانسبه الشیعه من قولهم بوقوع التعلیف القرآن لیس مما قال جمیعاً لهما
 واما قال بشر فتمه قلیله الاعتداد لهم فیما بدینهم یعنی شیعوئی طرف نسبت تغیر قرآن که جمیعاً و انهم
 ایک جماعت قلیلہ اسکی قائل ہی کہ او کا اعتبار نہیں گذر شبہ صابن بابو یہ ہر چند اول حال میں جنوں اور نقصان کا قائل تھا حیث
 روی انہ وجد بخط ابی محمد الحسن العسکری ما صوفیہ اعوذ باللہ من تعویج جنودنا محکمات الکتاب
 ونسوا ابی الارباب النبی ساقی الکونینوم الحسن علی ما فی التعمیر آخر زب نجرا ورا صوحیہ چارہ نہ یکجا روایات
 صحیحہ مذکورہ کی مطابق کتاب الاعتقادات میں اپنی عقائد کو ٹھیک کیا اس معنی کہ صدوق کسی توبہ جیسی عبارتہ ہذا
 اعتقادنا ان القرآن الذی انزل اللہ علی نبیہ علی ما بین الذین متین ہوا ما فی ایدنا لیس باکثر
 من ذلک و مبلغ سو و عند الناس مائتہ و اربعۃ عشت سو و ترو عن ذنا و الضحی الم شرح سو و واحد و ایلا
 و الم ترکیف سو و واحد و انفال و توبہ سو و واحد و منسب الینا انا نقول انہ اکثر من ذلک فهو کاذب
 یعنی صدوق متساوی کہ اعتقاد ہم شیعوں کا یہ ہی کہ جس قرآن کو حق تعالیٰ فی اپنی نبی محمد رسول اللہ پر نازل کیا وہ یہی ہی جو وہ فتنہ
 متنا و اولو گوئی ہاتھوں میں متداول ہی اس مقدار میں زیادہ نہیں اور ہر سورہ قرآن اہلسنت کی نزدیک کیسو جو وہ ہیں اور ہر
 نزدیک الضحی اور الم شرح ایک سو ہی اور لایلاف اور الم ترکیف ایک اور انفال اور توبہ ایک اور جو ہماری طرف نسبت کرتا
 کہ ہر قائل ہیں کہ قرآن اس مقدار سے زیادہ ہی وہ جو ہماری ہم اسکی قائل نہیں یہ وہی صدوق اس دعوی پر یوں دلیل لایا ہی
 کہ ما روی ان نواب قرآن کل سورۃ من القرآن ثلث من ختم القرآن کلہ و جواز قرآن سو تین رکعۃ نافلہ و اللہ
 عن القرآن بید السو تین رکعۃ فضیضۃ تصدیق لما قلنا فی امر القرآن انہ باغہ ما فی ایدنا الناس من
 عن قرآنہ القرآن کلہ فی لیلۃ واحدہ و انہ لا یجوز ان یختم القرآن فی اقل من ثلاثۃ ایام تصدیق لما قلنا ایضاً
 یعنی وہ جو وہی ہی کہ نواب تلاوت ہر سورہ قرآن کا اور نواب اس شخص کا جس نے ختم کیا تمام قرآن کو ہر روز ترات دو سو توبہ کا
 ایک رکعت نفل میں اور منع ملائی دو سو توبہ کا ایک رکعت فرضی میں یہ ہمارے قول کی تصدیق ہی قرآن کی مقدمہ میں اور منع قرأت
 مبلغ ہر جو وہ کا تمام و کمال ایک شب میں اور دم جو از ختم قرآن تین دنسی کتر میں یہ تصدیق ثانی ہی ہمارے قول کی و علمہ القیاس آج
 اور اخبار اور فتاویٰ اہل اعتبار معتبر شیعہ میں مذکور ہیں ایراد بالاستقصا مطول کلام ہی ہی قدر قلیل نمونہ و حاصل ام یعنی
 روایات صحیحہ اور معتبرات ضعیفہ کی منطوقات صحیحہ و کذب و تفسیر ملازمان قائل تحریف قرآن لازم آتی ہی کاش ابن بابویہ طرح
 کہ حکم اللذوق بصدق صحت اور کمال قرآن کی طرف رجوع فرماتی سهام کذب و فسق کی نشانی ہونی سی صحیح جانے کہ دست
 صدوق نجائی اچھو اپنی ہاتھوں اسدہ کیونکہ پہونجائی سے مجتہد از زبان فصیح کہ وہ جو یہ نیز اسبکساری ہونی فی اینج
 تمام آقا بست ملازمان در کمالی ہائی باپ ہی اس مجرم میں گرفتار ہیں کہ کمال اور نقصان قرآن میں ایک سطر ہونی
 تغیر ہر اور تحریف غیر کثیر کا جو مسلمان تہی میں باہر عبارت کہ اما تغیر ہر در اعراب تبدیل بعض حروف و نقصان بعض کلمات

لعلہ فی حقہ آری
 صحیحہ و بی

و آیات و مخالفات ترتیب در جمع و تالیف آیات پس از روایات متعدد و فریقین لاج میگرد و انکار آن بلامه بسبب تکثر
 اشباظ فریقین و تفاوت معنوی آن شکلست علی مافی الحدیث السلطانیة و باجماع چون احادیث بسیار از طریق ائمہ اطهار و
 صحابہ کبار در باب تحریف سیر و نقصان قرآن فی الجمله وارد شده و کذب تمام آنها در کمال استبعاد پس لا اقل نقصان
 متعلی باشد و مجرد احتمال کافیست علی مافی صوامر چه بیس بیس روایات متحققه ثابته بعینها او نکو مبتلای جمل کلام و کافرازی
 بناتی بین بلکه کلینی گوید که روایت کریمانی ان القرآن الذی جاء به جبریل الی محمد صلعم سبعة عشر الف آیه ای امیر مومنان
 کرانی این بود بطیکه جموعی که روایات کلینی کی مکذب بین که قرآن کون زیاد مافی امیری الناس که بقدر چند هزار و چند صد آیه بین
 بتا مای او در اصل قرآن کون ستره هزار آیه شہر تابی اور روایت کلینی ملازمان کی بهائی با یک مکذوب بود بطیکه یہ دونو کذاب
 تغیر اور تحریف سیر کی قابل بین حالانکہ کلینی کی روایت سی معلوم بود چکا کہ قرآن بین ستره هزار آیه تھی اس حساب سے قرآن بین
 نقصان و ثلث کی قریب پہونچتا ہی کیونکہ قرآن موجود بین ستره ہزار چند صد آیه بین پس و ثلث نقصان کون تغیر
 یا تحریف سیر کہ نامکمال سفاهت بلکہ مشابہ ہرزہ مجنون اور اہل بلاہست اور معذرت اس تفسیر سیر کا کوئی امامیہ قابل
 نہیں مجرد ادع اور اعتبار ہی اسکی سند در کار والا تار و پود اجتماد تار تار ہو سیکا اتنی بہتر نہیں مضمون تعلی کی تالیف
 منطقی بحث نہیں بحث قرآنی ہی و باجماع ان مقدمات بدیہیۃ الانتاجات سی کنی نتیجہ ما تہائی آیات کہ جو در ضمن دعوی
 کرتی بین کہ قرآن صحیح جسکو حضرت امیر فی جمع کیا تھا وہ امام آخر الزمان کی پاس ہی علی مافی حق الیقین ہل شہر انصوا
 بروایت شریح کلینی اوئی اسی قرآن کی رواج اور شہرت کو امام زمانکی زمانہ میں فرمایا اختلاف عقل ہی کہ جناب امیر اپنی خلافت
 قرآن صحیح کو رواج ندین اور اسکی نفع سی اہل اسلام کو محروم کہمین تا بعد یکہ اپنی اولاد اور عزیز سی ہی عزیز کرین اور
 باوجود بیوفائی صحابہ علی اعتراف شیعہ الذاب خلافت مخصوبہ کو اختیار فرمائین بجانک ہذا بہتان عظیم
 اگر سبب او شمر جان ہو تو مگر کیونکر علاج ہو کون ہر ہو سکی جب خضر ہکانی لگی و دوری یہ کہ بعض شیوخ فریب دیتی ہیں کہ جناب
 عثمان جامع القرآن فی قرآنکو جلایا خاک میں لایا ان بہتان شیطان کو بموجب آیات صحیحہ اور قول صدوق غیر کذب
 عند شیعہ گنجایش تصدیق نہیں کیونکہ اگر یہ امر واقعی ہوتا قرآن کہمان بہت شیعہ محققین سی قول نامعقول کی قابل نہیں
 اور شیعہ ستر دین کو ہنوز حتمل ہی کہ بعض آیات کو جلایا علی مافی منہج الفاضلین یا تمام قرآنکو جلایا یا دیگر میں جوش و باعلی
 حق الیقین اس تقدیر بر مباد ہوتا ہی کہ حرق یا حرق علی اختلاف الروایتین جو فرض است سے نقل کرتی ہیں علی تقدیر صحیحہ
 نسبت اجماع صحیح تھا بلکہ نسبت بقرآن غلط الایۃ اور قرآن منسوخ التلاوۃ ہی احتیاط سی کہ آئندہ توریت تخیل کی طرح
 اختلاف اور فتنہ سی آئندہ نہوی اور یہ دونو امر ظاہر اجابی طعن نہیں خصوصاً شیعہ کے طور پر ہو بطیکہ قرآن غلط الایۃ کی
 پر ہی بین کر مای ہی بلکہ پر مبنی الا او سکا بشہادت بعض امیر کہ راہ چنانچہ جناب علم کب بر اور ملازمان فی حدیث سلطانیہ
 اس معنی کی تصریح کی باعبارت کہ در او اخر کتاب اصول فی بسند خود از علی بن خنیس روایت کردہ کہ ما بعد دست حضرت امام صادق

حاضر بودیم و ریحہ از علیٰ اہلسنت ہمراہ بود پس کہ قرآن بمیان آوردیم پس آنحضرت فرمود کہ اگر این محمد برقی
قرآن نہیں خواند پس او گمراہ بود و صحیفہ گمراہ بود حضرت فرمود آری گمراہ بود ہستی اور قرآن منسوخ التلاوۃ خود قرآن نہیں
جیسا اسلام قلمی کی بیٹی فی مستقصا الامام میں اسکی تصریح کی کہ منسوخ التلاوت حقیقت قرآن ہی خارج ہی گمراہ
عبارتہ بین بالفرض قرآن غلط الایتہ یا منسوخ التلاوۃ کی ساتھ اگر یہ معاملہ پیش آیا اہلسنت محل تشنج نہیں بیان
شیعہ قرآن صحیح کی ساتھ یہ معاملہ حرق خرق کا بصورت جائز کہتی ہیں چنانچہ مجلس نقل مجلس اپنی رسالہ عقائد
میں نقل کیا کہ و انکار القرآن الاستخفاف بہ کفر ہے کہ فعل مستلزم الاستخفاف بہ کفر ہے من غیر ضرورۃ والقاء فی القادورات
واما ایستلزم ذلك کذا لعل نحوہ الیہ فان قصد بہ الاستخفاف کفر ولا فلا یعنی انکار اور استخفاف قرآن کا کفری اور
ایسا ہی وہ فعل بھی کفری جو مستلزم استخفاف ہی جیسی بی ضرورت جلانا نجاسات میں آنا اور وہ جو مستلزم اس
استخفاف کو ہی جیسی قرآن کی طرف پادون پہیلانا اگر بقصد استخفاف کو کفری اور بقصد استخفاف نہیں کفر نہیں
فتبت المدعا و بطل ما قصده مدعی الولاہ انکنت تدرکہ فذلک مصیبتہ وانکنت لا فالمصیبتہ عظم بغرض ہین برہان
عدم تحریف قرآن بروایہ شیعہ اور مذاق اہلسنت پر اس امر کی برہان مستغنی عن البیان ہے خود صاحب مجمع البیان
انکی جانب سے مجیب اور مدعا ہے انکو تجسم استدلال کیا ضرور ہے چکارہ فی فضول من برآیدہ مراد وی سخن گفتن
نشانیدہ اور تحریف تمام ہے کہ اہلسنت کی برہان وایت نقصان یا تحریف قرآن مروی ہی نہیں اور چون ایتوں میں فی فضول نقصان
یا تحریف ہما انکی خطای غم ہی اعتبار اہلسنت خصوصاً کتاب ایت نصاب تمیہ اسی میں کہ صاحب امر جو میں تار و پود
اور ہڈی ہی ہی اسکی نہایت فہم علی وجہ التنبیہ و ایلم قرآن واقعی موجودی میں شانہ طیرج الیہ اسباب طریق مشتی نمودہ اور خوا
وانذک دلیل بسیار ایتہ مثال مذکور ہوتی ہی باقی کو اوی پر قیاس کر لینا مثلاً بعض کتب میں عبد اللہ بن عمر سی ماورہی کہ
یہ یقولوا احدکم قد اخذ القرآن کما یدہ یما کلمہ قد هبت من ان کثیر و لکن یقل قد اخذت ما ظہر منہ
یعنی یہ کہی کوئی کہ نبی تمام قرآن کو لیا گیا جاتا ہی کہ تمام قرآن کیا ہی قرآن سنی اکثر جاتا رہا یوں چاہی کہ مناکہ جسقدر قرآن
ظاہر رہا یعنی او سکولیا پس اہلسنت کے نزدیک سرفعل اور مثال سرفعل کی یہ معنی ہیں کہ منسوخ التلاوۃ قرآن نہیں
ظاہر جنکا لفظ اسد دلیل ہی نہ ہے کہ منسوخ التلاوۃ یا منسوخ الایتہ قرآن نہیں کیونکہ نقصان تحریفی عمل نزاع ہی نقصان
نسبی یا ظہری و نقلی ہے اسکا ہر ہمت دست پانچ ہو کہ گمراہ اغوا کی نہ پائی ہزار تکاپوی الگنا اور جستجوی مجنونانہ
اسلام قلمی کی پورسکل کنٹوری اپنی دیونگنا مشتی ہی اس عذر کو نمٹانا استفادہ ملازمان مجتہد زمانہ استقصا الامام
میں پیش خود کا جواب این عبارت ٹھانا کہ منکہ پیش نیست زیر کہ ہر قدر کہ منسوخ التلاوۃ شد از حقیقت قرآن تا
آن خارج گردید از قرآن ہواستن معنی ندارد ہستی بقدر حاجتہ اقوال بل انصاف پر صاف روشن ہی کہ چرچ لای
کس قدر پہنچ اور معنی ہی اسکا ہیکہ بامیں الذہن حقیقت صحیح عثمانی ہی حقیقت صحیح ابن مسعود وغیر وہ کہ اہلسنت

اس کا جواب ہے اور اگر
نہیں ہوتا تو بھی
صیح ہے

اور دعای منوت مندرج تھا اور شہادت امام صادق اور کائناتی اور قاری بکراہ بالیقین اور نیز اطلاق قرآن کا تھا و اطلاق
 طعن و فضیلت احراق قرآن ابن مسعود وغیرہ بیجا تہرگیا پس عائشہ زہرا بنت ابی بکر نے اس کی نسبت فرمایا ہو کہ لایق
 احکم الی قولہ قد ہنس قرآن کثیرہ والا ساری روایات سابقہ عدم ذہاب قرآن کی کیا معنی ہو گی اور کمال العجب کہ مصحف غلطہ
 اور صحیفہ کا ملکہ باعتراف حق یقین انجیل البیت اور زبور آل محمد ہی مصحف میں داخل ہی اور کلام الہی کو منسوخ و منکوح ہو گیا
 اور سپر جازاہی اطلاق مصحف یا قرآن کا نہ آوی و بینما بوجہ کمالا شخصی علی من القی السمع و ہوشید فانصف لانا لکن من الشیخین
 اچا حاصل مافی الدفتین قرآن حقیقی کی بابت ہی کہ وہ مصحف عثمان ہی قرآن حقیقی کی کہ مصحف ابن مسعود وغیرہ ہی اور عبد اللہ بن عمر کا
 ارشاد اسکی نسبت ہے۔ اسکی نسبت الانبار روایات متقدمہ انقلاب عظیم پیش آئیگا اور کوئی رد فی راہ نجات کی نہ پائیگا
 ثم اقول مخفی زہری کہ کتاب تصدق الا فحام فی امیطر حکلی خرافات سی الاملا اور التیام پایا ہی عقیاس کن
 زکات ستان بن بہار ابہ جامع شریف النسب کریم الجرشنی فی اس کتاب میں دہشتی الکلام فاضل فیض آبادی صانہ امہ
 عن شرو الا عادی کا دعوی کیا سو یہ بخیر کی کجا منتہی کی ایرادات واقعیہ اور کجا استقصا کی خدمت عمولات اہل بیت
 من الشری و ابن الخذف من الشہی ابن الظلام من النور و ابن الطلال من الخرو و ابن الحی من الباطل و ابن الشین
 من العاقل شاید ہی رکاکت جو ایک سبب ملا زمان فی اس کتاب کو ابن اقل کی طرف نسبت کیا جیسی بعض خرافات
 کہ جناب بنیہ صاحب کجا بنا صاف دیا یہ رواج اس فرقہ میں قدیم ہی شریف ترقی فی ہی خرافات چند
 جمع کر کہ حسنیہ کنیز کی سر تو بہا تا عوام عقاد جازم بہم ہو بخائین کہ اس میں ہر میں جاری اور موالی سی ایسی مہمات
 سر انجام پائی ہیں جب جای حریر و احرار ہوس کہ یہ دونو سادہ لوح خانہ برانداز ننگ ناموس و صفت دعای ہر سہ دن
 اور دعوی ما اعظم شانی ملا زمان یعنی ابن جہد فانی کی ہمت کہ سڈی باستانی کو نہ سمجھی اپنی علونسی مستور کی در پی
 اظہار ہوئی اور بزور زرشرافت پر شرف و آفت کی خریدار شاید میرا نہیں کی ٹیپ کی ٹاپا کی گوش خورد نہیں ہوئی کہ
 قارون کا خزانہ ہو تو عزت نہیں ملتی و دولت سی کمینی کو شرافت نہیں ملتی کالای بد بریش خاوند کھوس بخت سی کیا
 کام مقصود عدم نقصان اور تحریف کلام ملک اللہ تبارک و تعالیٰ بحولہ خاطر خواہ سر انجام ملے اور مخالف منی کی کناری ہی
 گواہی تک موالا ایہا القوم اللہ و لقد اہلنا اشیا حکم فعل من ہنگر و انما اطمیننا الکلام خلاف دابستانی بل المقام لانه
 کان من لفظ العوام من مغلطہ المجدد المقام و ہشیاء الطعام و امہ المادی الی سبیل الرشاد و ہر ثقی و علیہ الاعتقاد
 المجدد المعزول و نہایت کہ الکنایۃ ابلغ من التصحیح یس عیب پوشی خلف خلیفہ باین سحر کاری بخاری مکتبہ
 و بحول اللہ اقول فی الواقع کنایہ ابلغ ہوتا ہی تصریح سی یہ بخار کیو بخوبی معلوم تھا امیو سطحی انزلت فی کذا کذا
 کو انزلت فی بیان النساء فی او بارہن ہی کنایہ لایا کیونکہ انزلت کی بعد لفظ حرمت کا مقدر ہی یا فی معنی من ہی اور
 یہ بات بار بار اتفاق ہنسٹ گذارش ہوئی کہ وطی فی الذہر حرام ہی اور وطی من الذہر طلال اگر ملا زمان کو یا دوزی کے فظ کا

لکن معنی ناقص ہے
 اس کی جگہ پر
 سادہ الفاظ میں
 کوئی اور جگہ

قصوری ایسی وقت میں مجھوں بلادر کا استعمال ضرور فرشتا اس تشبیح کا یہ ہی کہ ملاؤ ماں فہم سامین گذرا کہ لکھی ہے اس
 کنایکا فی اوبار بن معنی دخول ہی نہ معنی نہ کوہ معقول اس سبب بخاری فی اخضای حال کیلئے کنا یہ پر لکن تفسیر ہے مشاف
 غلطی ناشی ہو، غمی ہی پر جانی تشبیح عمیر بن قہم و دانش بیاید گریست ہا ایا تمام عیب پوشی خلف خلیفہ رسول ابن
 بقر عوی سید لیل ہی بلکہ از قسم نفاق و سبیل و امد الہادی الی سواہ السبیل قال المجتہد المعروف خلاصہ اینکہ روایت
 نافع را چنین نقل کردہ عن نافع کان ابن عمر اذا قرع القرآن لم یستکلم حتی یفرغ منه فاخذت علیہ یوما
 فخرام سورۃ البقرۃ حتی انتھی الی مکان قال اتدی فیما انزلت قلت لا قال انزلت فی کذا و انزلت فی کذا
 بخاری در بخاری بنا بر مزید جیاد بر از میان بر شہ مجامی او چنین و چنین آورده لکن قطلانی و شرح صحیح بخاری انھما
 معنی کذا و کذا چنین نوشته ای فی التیام النساء فی اوبار بن پس پردہ حیار الزرخ امام خود بخاری برداشتہ چشم پوشی عیب
 پوشی او نموده و محمول المد قول پر گاہ با اعتراض ملازمان ظاہری کہ بخاری کی کذا و کذا کی تفسیر قطلانی فی بلطف فی التیام
 النساء فی اوبار بن کیا اور معنی فی التیام النساء فی اوبار بن کی ابھی معلوم ہو چکی اور یہ معنی ہوا فی تصحیح ابن عمر ہی کہ
 اس فعل کو حرام جاتی تین اور لولہ اصغر کی پہچانی تین جیسا سابق گذرا پس چشم پوشی خلف خلیفہ کی عیب پوشی ہی مجرود
 دعوی ہی مان اگر بخاری فی چشم پوشی بنا بر عیب پوشی امام اور امام زوہد کی ہو گنجائش کہتا ہی کہ یہ بزرگوار یعنی بلکہ اطہار
 اور افکی شیعہ شرار اس فعل قبیح کی قائل اور قائل ہی چنانچہ یہ معنی تصحیح استبصار وغیرہ واضح ہوئی بخاری اور بخاری
 امام میں یہ عیب جان ہی چشم پوشی ہوتی جنین اور جنکی امام میں یہ عیب قرری ہی البتہ اوستی چشم پوشی ہو سکتی ہی
 گل و گلچین کا بلبل خوش لہو کوزہ تو گرفتار ہوئی اپنی صدکی بہت بخاری فی اوبار نسار قائلین بالاباحۃ کو میرشتی دخول
 اور خروج ہی بچا یا تجسس نجاست ہی چڑیا یہ مقام احسان ہی نہ جای شکایت اور شکران جبک ابوالکلب برادر ملازمان
 اپنی تفسیر جدید سبھی بتوضیح المجید میں سیاق لفظ کذا و کذا یا بعبادات فادہ فرماتی ہیں کہ کوئی اور جہت سوا ہی پوشیدہ
 کرنی جائز کہنی عبادت اور عیب کی اس فعل مکررہ کو اور نہیں معلوم ہوتا: انتھی بلطفہ المشموم واہری تیری کچی زبان
 شکاکسی جان بڑا کہ بخاری ابن عمر کی بہید چہ پای والین شمیری ترکی بہائی تو ابھکا جواب پانچ اخیر کری آخوین کا
 اتوان بگرہ ہی ع و لکن یصلح العطارا افسد الہ ہرہ اور تحقیق یہ ہی کہ اس کنا یہ میرا عیب کی عیب شی منظور نہیں
 بلکہ رعایت بلاغت ملحوظ ہی جیسا واضح ہو گا مان فہمہ خفصہ فی اپنی تصانیف فر فرہ میں اس قسم کی چشم پوشی نہیں کنا یہ
 اختیار کی ہی نہج البلاغہ میں بانی جناب رضوی نقل کرتا ہی کہ للہ بلاد فلان فلان فی کذا و کذا و کذا
 واقام السنۃ و خلف المدعۃ ذہب نفی الثغر قلیل العیال صرخیدھا و سبق شترھا ادئی الی اللہ
 طاعتہ اتقلو بقرۃ حلال و ترکھ فی طریق متشعبہ لایستدی فیھا الضال یستیقن المہتد
 یعنی قسم ہی اسکی بلا و فلانی کی ہیں کہ بہت کی اوستی کچی اور درست کچی ستون اور قائم کی سنت! کو و ہینکی بہت

بخاری در بخاری بنا بر مزید جیاد بر از میان بر شہ مجامی او چنین و چنین آورده لکن قطلانی و شرح صحیح بخاری انھما
 معنی کذا و کذا چنین نوشته ای فی التیام النساء فی اوبار بن پس پردہ حیار الزرخ امام خود بخاری برداشتہ چشم پوشی عیب
 پوشی او نموده و محمول المد قول پر گاہ با اعتراض ملازمان ظاہری کہ بخاری کی کذا و کذا کی تفسیر قطلانی فی بلطف فی التیام
 النساء فی اوبار بن کیا اور معنی فی التیام النساء فی اوبار بن کی ابھی معلوم ہو چکی اور یہ معنی ہوا فی تصحیح ابن عمر ہی کہ
 اس فعل کو حرام جاتی تین اور لولہ اصغر کی پہچانی تین جیسا سابق گذرا پس چشم پوشی خلف خلیفہ کی عیب پوشی ہی مجرود
 دعوی ہی مان اگر بخاری فی چشم پوشی بنا بر عیب پوشی امام اور امام زوہد کی ہو گنجائش کہتا ہی کہ یہ بزرگوار یعنی بلکہ اطہار
 اور افکی شیعہ شرار اس فعل قبیح کی قائل اور قائل ہی چنانچہ یہ معنی تصحیح استبصار وغیرہ واضح ہوئی بخاری اور بخاری
 امام میں یہ عیب جان ہی چشم پوشی ہوتی جنین اور جنکی امام میں یہ عیب قرری ہی البتہ اوستی چشم پوشی ہو سکتی ہی
 گل و گلچین کا بلبل خوش لہو کوزہ تو گرفتار ہوئی اپنی صدکی بہت بخاری فی اوبار نسار قائلین بالاباحۃ کو میرشتی دخول
 اور خروج ہی بچا یا تجسس نجاست ہی چڑیا یہ مقام احسان ہی نہ جای شکایت اور شکران جبک ابوالکلب برادر ملازمان
 اپنی تفسیر جدید سبھی بتوضیح المجید میں سیاق لفظ کذا و کذا یا بعبادات فادہ فرماتی ہیں کہ کوئی اور جہت سوا ہی پوشیدہ
 کرنی جائز کہنی عبادت اور عیب کی اس فعل مکررہ کو اور نہیں معلوم ہوتا: انتھی بلطفہ المشموم واہری تیری کچی زبان
 شکاکسی جان بڑا کہ بخاری ابن عمر کی بہید چہ پای والین شمیری ترکی بہائی تو ابھکا جواب پانچ اخیر کری آخوین کا
 اتوان بگرہ ہی ع و لکن یصلح العطارا افسد الہ ہرہ اور تحقیق یہ ہی کہ اس کنا یہ میرا عیب کی عیب شی منظور نہیں
 بلکہ رعایت بلاغت ملحوظ ہی جیسا واضح ہو گا مان فہمہ خفصہ فی اپنی تصانیف فر فرہ میں اس قسم کی چشم پوشی نہیں کنا یہ
 اختیار کی ہی نہج البلاغہ میں بانی جناب رضوی نقل کرتا ہی کہ للہ بلاد فلان فلان فی کذا و کذا و کذا
 واقام السنۃ و خلف المدعۃ ذہب نفی الثغر قلیل العیال صرخیدھا و سبق شترھا ادئی الی اللہ
 طاعتہ اتقلو بقرۃ حلال و ترکھ فی طریق متشعبہ لایستدی فیھا الضال یستیقن المہتد
 یعنی قسم ہی اسکی بلا و فلانی کی ہیں کہ بہت کی اوستی کچی اور درست کچی ستون اور قائم کی سنت! کو و ہینکی بہت

بخاری در بخاری بنا بر مزید جیاد بر از میان بر شہ مجامی او چنین و چنین آورده لکن قطلانی و شرح صحیح بخاری انھما
 معنی کذا و کذا چنین نوشته ای فی التیام النساء فی اوبار بن پس پردہ حیار الزرخ امام خود بخاری برداشتہ چشم پوشی عیب
 پوشی او نموده و محمول المد قول پر گاہ با اعتراض ملازمان ظاہری کہ بخاری کی کذا و کذا کی تفسیر قطلانی فی بلطف فی التیام
 النساء فی اوبار بن کیا اور معنی فی التیام النساء فی اوبار بن کی ابھی معلوم ہو چکی اور یہ معنی ہوا فی تصحیح ابن عمر ہی کہ
 اس فعل کو حرام جاتی تین اور لولہ اصغر کی پہچانی تین جیسا سابق گذرا پس چشم پوشی خلف خلیفہ کی عیب پوشی ہی مجرود
 دعوی ہی مان اگر بخاری فی چشم پوشی بنا بر عیب پوشی امام اور امام زوہد کی ہو گنجائش کہتا ہی کہ یہ بزرگوار یعنی بلکہ اطہار
 اور افکی شیعہ شرار اس فعل قبیح کی قائل اور قائل ہی چنانچہ یہ معنی تصحیح استبصار وغیرہ واضح ہوئی بخاری اور بخاری
 امام میں یہ عیب جان ہی چشم پوشی ہوتی جنین اور جنکی امام میں یہ عیب قرری ہی البتہ اوستی چشم پوشی ہو سکتی ہی
 گل و گلچین کا بلبل خوش لہو کوزہ تو گرفتار ہوئی اپنی صدکی بہت بخاری فی اوبار نسار قائلین بالاباحۃ کو میرشتی دخول
 اور خروج ہی بچا یا تجسس نجاست ہی چڑیا یہ مقام احسان ہی نہ جای شکایت اور شکران جبک ابوالکلب برادر ملازمان
 اپنی تفسیر جدید سبھی بتوضیح المجید میں سیاق لفظ کذا و کذا یا بعبادات فادہ فرماتی ہیں کہ کوئی اور جہت سوا ہی پوشیدہ
 کرنی جائز کہنی عبادت اور عیب کی اس فعل مکررہ کو اور نہیں معلوم ہوتا: انتھی بلطفہ المشموم واہری تیری کچی زبان
 شکاکسی جان بڑا کہ بخاری ابن عمر کی بہید چہ پای والین شمیری ترکی بہائی تو ابھکا جواب پانچ اخیر کری آخوین کا
 اتوان بگرہ ہی ع و لکن یصلح العطارا افسد الہ ہرہ اور تحقیق یہ ہی کہ اس کنا یہ میرا عیب کی عیب شی منظور نہیں
 بلکہ رعایت بلاغت ملحوظ ہی جیسا واضح ہو گا مان فہمہ خفصہ فی اپنی تصانیف فر فرہ میں اس قسم کی چشم پوشی نہیں کنا یہ
 اختیار کی ہی نہج البلاغہ میں بانی جناب رضوی نقل کرتا ہی کہ للہ بلاد فلان فلان فی کذا و کذا و کذا
 واقام السنۃ و خلف المدعۃ ذہب نفی الثغر قلیل العیال صرخیدھا و سبق شترھا ادئی الی اللہ
 طاعتہ اتقلو بقرۃ حلال و ترکھ فی طریق متشعبہ لایستدی فیھا الضال یستیقن المہتد
 یعنی قسم ہی اسکی بلا و فلانی کی ہیں کہ بہت کی اوستی کچی اور درست کچی ستون اور قائم کی سنت! کو و ہینکی بہت

مین لای و کئی تو ملازمان کی بھیج اور ہم دامن اور ہم سن اور ہم دن کی مدح و ثنا کس کندی لطیفیت بیان جو تری بی س

<p>شہید و ام کہ درین روزما کہن پیری کہ قفل بسماش از چشم زمان بهفت کمان کشید و نرود بر بک که نتوان دست که خانان من این شوخ دیده پال برت پس از خلافت و شنت گنا به سجدت</p>	<p>خیال بست به پیرانه سر که گرد جفت چنانکه رسم عوسی بود تن کرد مگر بسوزن فولاد جامه بنکلفت میان شوهر و زن جنگ فتنه جو چنت ترا که دست بلرز که چنانی سفت</p>	<p>سخاست دختر کی خوبروی بسد نام ولی بحسد اول عصای به بخت بد بستان گل آغاز که در حجت سست که سر شهنه و قاضی شهید و سعدی گفت و با جملد اس تو ضیح سی بخاری که گداو لدا</p>
--	--	--

و جو ہی کل آئی بنا علی ما و عدنا لک سابقاً و سوری یہ کہ اوسی قسطلانی مین کرمانی شرح بخاری می نقول ہی کہ مجر و کو ہو
 حذف کیا کہ ہر مقام مین عدیت صنعت بدیع منظوری ہی کیونکہ اس قسم کی صاف مجر و اور ذکر جبار کو علم بدیع صنعت
 الکتفا کتی ہر منہ قول ابن الفارض ح ان غاب عن الانسان عینی فهو فی ہدی فی قلبی لیکن ایسی صنایع کو کسی
 گفتہ کی لئی اختیار کرتی ہیں وہ اس مقام مین یہ ہی کہ فی الدبر کہ بعضی من الدبر ہی بظاہر وہ ہم مین ڈالتا ہی کہ خواہ فی
 الدبر و ادبی یا داخل مین ال برہ اسطی او سکو حذف کیا اور مین الدبر یا فی موضع احث کونہ لایا تا نقل مین کی وقت
 تصرف لفظی ہی ہر از اسما صل ہو ہی **س** کسکو دکما مین ہی نصیحت کی تیلاش فسوس اس زمان مین قدر بہ نہیں
 اب ارشاد ہو کہ حذف مجر و یعنی الدبر مین عیب پوشی صاحب زادہ ظیفہ رسول کی کہان ہی وہ تو اس عیب ہی بہر
 بر لوان ہی یہ عیب و مین عیب تھا کہ فی الدبر یعنی مین الدبر و اسکی معا و مین نہ تو یا الکت شرح ہی مجر و کو موضع الحث
 نہ بتائی بل عیب پوشی امام اور امام زادہ کی البتہ تصور ہی کہ باعتبار اس تبصرا اور اقرار علمای مہول اخبار وہ سب
 اس فعل بدی کہ مکتب ہی آئی اور جواب سائل مین انا لا نفعل بطور تعقیہ و تزویر لہی آئی اس مین ابو جعفر بدت روستی
 ائمہ کی معا و سدروسایا ہی کی ساتھ بدل کر کر اپنی رو سیاہ کی طرح و قریباً کہ کر رہا ہی قسطلانی رو سپیدی بخاری
 لغو و با سدروسایا ہی ہی بدل کر گیا این ہذا مسود الہ واجن السماء من السماء کیا جو لا بیجا تری ہی جو ہی چکا
 ساشا و کل الخضر خانی کی امام کی سعی جمیل مشکوٰۃ مونی اور زواری کی امام کا جملہ ایچ جب مشورہ انصاف نہ سکا
 اشج شرمی اور بہت دہرمی خوب مین خدا کو جان دینی ہی اور موت کی نوید یعنی **س** سناور مین دو در ہی ابو جی سکون
 ہوا ہی بقہ: نبود مجال چون چرا زدر ہی ذرا زدر ہی بر آتہ قال المجتہد المعقول فانہ فی سفیدہ فخر از ہی در ہن تمام
 طرہ کا و مازی میچ بازی نمودہ و تعقیب کہ فرزند و نقل نافع سخن ابن عمر انہ کان یفعل المرادہ مراد ہی ہی
 اتیان النساء فی ادا بارہن و سائر الناس کذبوا نافعاً فی ہذا الروایۃ اتی این کا نام در نام **س** **س**
 کندی نافع ایچ است بگاز بہ بخاری کہ او مین ایچ نافع **س** نافع خود آو و رو غایۃ الامم بگنا یہ اور مین ایچ سائتہ آخ نافع ہی
 نافع نہ کندی و علاوہ سگما اکثر روایاتش در صحیح مذکور و دیگر صحیح و جو بہت گرا و کافی بود و پس نافع سنی است علامہ کا

بودہ باشد و اخبار کا ذہر اس حد و در صحیح نثران نمود و بحول الصد قول وایت نافع عن ابن عمر کی پر دین ملازمن
 زمین اور آسمان کو ایک کر ہی تھی جب نبی آئی کہ عبد اللہ بن عمر کی محاورہ میں فی بعضی من ہی یعنی طرف نہ فی بعضی طرف
 کہ سبیا کہ بابت تکذیب نافع ضلع اور بکت بلکہ استہر اور سخریت پر آئی بکلم المرء یقیدس علی نفسه امام عالی مقام کی
 نسبت لفظ گا و تازی اور یحی بازی فرمائی لگی اور اسکی کلام ہدایت انجام کو بچشم اور تعسف تمام مورد ملامت بانی لگی
 کنی وجہ سے حاصل وجہ اول کا یہ ہی کہ قطع نظر اس امر کی کہ تکذیب نافع سے تکذیب بخاری لازم آتی ہی صحیح اب سنت آکا ذہ
 پر شامل ہو جاتی ہی کیونکہ صحاح میں اکثر حدیث بروایت نافع موجود ہی ہیں چون اب اس ہدیان فی مکان کا یہ ہی کہ سابق
 باخراج نسائی اور طبرانی عن ابی نصر گذر چکا جسکا ملخص یہ ہی کہ لوگوں نے نافع کو کہا کہ تو کیا غضب کرتا ہی کہ ابن
 عمر سی اتیان النساء فی اوبار ہن روایت کرتا ہی کہا یہ مجھ پر اقرا ہی میں تو یہ نہیں کہ کتابات تھی ہی کہ ایک دن جناب ابن عمر
 نے فرمایا کہ قریش تجھ سے کی عادی تھی اور نصار باغوا ہی یہود اسکی عادی ہیں قریش کی تائید پر کہ یہ نسا کہ الایۃ
 نازعہ ہیں جب قرآن نافع ظاہر ہی کہ نافع تکذیب اس کی کرتا ہی نہ ناس تکذیب نافع کی ہاں امام صاحب نے جو تکذیب نافع
 کی ارشاد فرمائی بر تقدیر صحت روایت بطریق فرض اور تسلیم ہی یعنی ملازمان ایسی کسی کی نعمت تہ تک کیا ہوگا یقیناً
 نافع ابن عمر سی اتیان النساء فی اوبار ہن کا راوی ہی اسکی جواب میں فرمایا کہ سلمنا ذلک لکن سائر الناس کذبوا
 نافعاً ہی کی بجھی ملازمان کی کہ اصحرت میں تکذیب نافع سے صحاح کا اعتماد جاتا ہی ہیں حج ابے سکا یہ ہی کہ مراد کذب سے
 اس مقام میں خطا ہی ہو سکتی اس تقدیر فرض اور تسلیم پر اس کذب کی تفسیر نو او عطف تفسیری سالم کی روایت
 میں موجود ہی کہ عن عبد اللہ بن الحسن انہ لقی سالم ابن عبد اللہ فقال لہ یا ابا عبد اللہ حدیث
 نافع عن ابن عمر انہ لم یکن یری باسماً بانیاں النساء فی اوبار ہن قال کذب المعبین اخطا انا قال عبد
 اللہ یا تعون فی فرضہن من اوبار ہن یعنی عبد من الحسن سالہ ابن عبد اللہ اتحاق تھن کا ہو چکا کہ ابی ابو عمر کیا بات
 کہ نافع ابن عمر سے حدیث کرتا ہی کہ وہ دخول فی الدبر کو جائز کہتی تھی فرمایا سالم نے کہ یہ غلام کا ذب یعنی خاطر کی تہ
 میں سکو خطا واقع ہوئی عبد اللہ ابن عمر سے ہی پد رنی اتنا ہی فرمایا کہ عورتوں کی قبل میں من جانب الدبر آنا درست ہے
 اب بکر اھل البیت ابصر ہما فی البیت کہ ملازمان کی تصانیف میں ہم زبان نوز بان قلم ہی سالم کی قول صحیح و سالم
 پر نظر کرنا چاہئے غلام کی قول خطا پر ہی اعتماد کر ہی جو مجھ خطا ہی اور ستہ قوم کو اطعی ہونی طرف تہ ہی کہ کذب معنی خطا
 یہاں ہر تقدیر تہ تک مد نظر ہی ملازمان کی صحاح اربعہ کلینی اور سن لایحضر اور تہذیب اور استبصار جو ہر طرف شیخ ہام
 کا ذہن میں اور طعن میں ایہ ظاہر میں کی روایتوں سے ملوا اور شیخوں میں او نیز مدار عمل اور عقائد ہی کیوں صحاح شیخ
 آکا ذہ پر شامل اور درجہ اعتبار سے ساقط اور نازل نہیں ہوتی ذرا ہشامین اور صاحب الطاق اور شمی وغیرہ
 کی حال اپنی کتب رجال میں ملاحظہ ہوئی کہ قطع نظر ارشاد ایہ ہدی و دعای صبح و ساکہ میں ہی عننا آکا ذہ

لے یعنی ملازمان
 و کتب میں ہی
 لے
 اور شیخوں میں ہی

بعضی از شیعیان
در زمان ساسانیان

و یغتری علی بن اهل البیت قاتلهم الله اخراهم الله باهم انهم تکاذب جاری ہی ابن مسکان که دعوی بود
 حضرت صادق سی کرابی یار صادق کتبی بنی هاشمی هرگز امام صادق سی او سو ملاقات نمیدونی ابو العیاش را جامع شیعه
 وضاع او کذاب ابو بصیرنی خود اینی کذب کا اقرار کیا باوصف نه تخمیناً پنج کلینی او سی روایت فتظیر حضرت ابراه
 که افتد او را فخر مکه امام عظم فرقه بین ابو عمر شسی کی کتاب مختارین ایچا سحیه رضیه ملاحظه هونی که او سی حق برین امام کا عقیده
 تنها اور امام کی حق برین هکیا بی ادبی او رکله مانده او اگر تا تنها کسی نو صواب و خارج ہی متوقع نمید کتاب فکوری برین ه
 حد شامه ابراهیم محمد بن عیسی عن علی ابن الحکم عن بعض خاله عن ابی عبدالله قال قلت علی فقال
 عمدا ان بنی اسرائیل قالوا لعلنا نذبحک فانما نذبحک جفرا نذبه
 قال قلت لعلنا نذبحک فقال لا نذبحک فانما نذبحک جفرا نذبه
 بعض شیوخ کتبی برین که امام صادق فی مجلسی پوچھا که زراره سی ملاقات هونی ہی خنی جو ضکیا که چند روز هونی که برین سکون هونی
 فرمایا او سی پر و انگر اروه بیمار هو او سی عیاد و مگو بخا و اگر هی او سی جنازی پر حاضر هونی تعجبا نه ضکیا که آیا زراره کی
 حق برین یہ ارشاد هوتا ہی که بصلح ظاهری آرسنه فرمایا ان او سی ظاهر بر مغرور هونو که وہ بدتر ہی یہود و نصاری ہی
 اور او نهون سی جنهون فی انما السکی ساته تیسری وحد شامه ابراهیم بن مسعود قال حد شامه ابراهیم بن احمد
 الفارابی قال حد شامه العبد ابن محمد بن عیسی بن عیسی بن عبد الرحمن بن مسکان قال سمعت زراره
 یقول رحم الله ابا جعفر اما جعفر فان فی قلبی علی لعلنا نذبحک فانما نذبحک جفرا نذبه علی هذا قال ابا عبد
 الخیر محازی یعنی برین مسکان کتبی منی سنا که زراره کتا تنها خدا رحمت کری ابو جعفر که جعفر بن تقی برین زمین افتاد
 که او سپر لعنت خدای را وی کتا ہی که زراره کی اس صداوت کا کیا سبب کہا هو مطیک امام جعفر او سی قبایح او شیخنا
 بیان فرماتی ہی او او هر حکمی اور روایات و اسیه کتا انی صنفه صنفه صاحب سنهی الکلام صانده سنه اللانام من کو کتا
 من شیخنا الاستقصاء فلیرح الیما قول ہی اسباق هونی که بملاحظه اس قسم تکاذب و تحالف کی اکثر اهل شیعه مذہب
 شیعیت جمع کنی چنانچہ شیخ الطائف بل شد الطائف ابو جعفر طوسی اپنی تزیید برین شیخ مفید نامفید ہی متفاد و در مانی
 محصل و سکا یہ ہی کہ اونی کہا کہ ابو حسن بارونی اول حال بر شیعه خالص تھا اور امامت ائمہ کا قابل و جزو انجبا شیعه
 مختلف اور متناقض یا یا شیعیت کو جو هر کتا شافیت کی جانب جمع لایا اور او سی ساری شاگرد او سفید
 شافعی الذہب هونی فی الواقع جو کوئی انکی مذہب برین اندک غور کری اور او کی اختلاف اخبار پر اطلاع با وی بعضی عام
 کری کہ انکی مذہب طبع اور مذہب برین راه نجات کی مسدود ہی ناچار اس مذہب کو ترک کر دوی مذہب کثیر و جمع لایا
 و ابھرا بارشاد هو کہ نافع کی کذب یعنی خطاسی ملازمان کو یگانہ فاسد پیدا هو کہ صحیح اہلسنت نہا کا ذکر استعمال لازم آتی ہی
 حالانکہ علی الاصح من الذہب لازم مذہب کتا برین ہوتا ہی مان جو کہ تحقیقی اور کاذب تحقیقی ہی بنا علی باصر یہ نقات لیسار ہم

و از توبه تا قده اخبار هم فی سفارح صحیح شیعیه پایه اعتباری سابقا و برنی اعتباری مبنی بر جاتی بین کسی و فعیه کی تبریزی
 سخن سازگی نمی آید شمد و نکو بلای کینه بچی فادعوا شمس داء که آن کند صد اذین **ع** ای با در خزان آید
 آورده است در این زمان که هر کس بخواهد از دست **قال المجهت المعقول** و فنانیا با یکله سنا و مکه یب سارن اس
 که در بعضی است چنانچه قالمین بجز آن از غلطی قدما می ایشان تصدیق و نموده اند و اکثر تابعین و در صحیح بود که
 سیدضخ عنقریب بوجوه **المدقول** قول تا اول بعضی که ملازمان می قول اکثر قرار دیا که محض او را فرقی از اجزای کتاب
 عنقریب و الا ذلک ان المددک اوریا خود ظاهر می که در او اکثری فرقه صحابه و اما بعین من یخوند و من
 ایزه المجهتین ہی اور جوفل یاقول که اکثر افراد فرقه یا اکثر اشخاص قوم سی صا و روتای او سکی نسبت او فرقه یا اوس
 قوم میزند تفاوت است اور عرفت ہی کیا ملازمان می کتب عربیه من بنی تمیم فعلوا انما قالوا الذل انهم یروا
 اس بیگام مین سنا و مکه یب از الناس که امام صاحب نسبت نافع واقع بودی ملاذبا و غیر نافع همین چیزی که
 محض ع سون شانس نه و بلا خطا نیست و معنده او قول مستضعف خود قول بعضی مؤخرا قول اکثر به گاه ای تمایز بین
 بگویشدت جمهوره او سکا فصل ابلست که مذبح که جانب جمع کر تابی سنا و مکه یب از الناس همین جها فی هم مد
 سخن بگا که کذب محض من بعد صدق کو کذب که مذبح که مذبح سمون ملازمان می کا کام می کونی اس کی کذب
 صدق جانیا لا اول لاقوه الا بدع این خیال است محال است چون **قال المجهت المعقول** و فنانیا با یکله
 مکه یب نافع درین و ایت نافع برای ابلست نیست زیرا که آن بچیره منفعه و ایت و ایت بوده چنانچه سنا
 است نمود از یزید بن رومان او از عمیر المدان عبدالمدان عمر که بیره و عمر ابن خطاب بوده از پدرش ابن عمر روایت
 کرده که او مضائقه می نمود از وظی فی الدبر که فی الدر المنثور و غیر سنا من عبدالمدان عمر مثل نافع روایت کرده و چنان
 ابو حباب مانند نافع از ابن عمر روایت کرده و مستضعف ذلک فیما یاتی خلاصه فتاوی ابن عمر در اباحت طمی فی الدبر است از امام
 افتاده است که در میان سلف معروف و مشهور بوده و **بجوه المدقول** مخفی نری که ملازمان فی عبارت منثوره
 کی ترجمه کرد نکالیا اسو سیکو انصرف عنونی منفعه و ہی عبارت انسا با کوه کی بی می که اخرج الدنسائی من طریق
 یزید بن رومان عن عبد الله ابن عبد الله ابن عمر ان عبد الله ابن عمر کان کلا یزی با سنان باقی
 الرجل المرآة فی دبرها پس لایری با سنا کایر حمیر که او مضائقه می دیدی او مضائقه می نمود و سنا و هو معلوم بود که
 ابن عمر مثل کی تینها فائز تنی بلکه فاضل ہی تنی حال آنکه من صرف برزی مدعوت ہی اسو اضیکه بر او تکلف از سوا یا که از
 عمر کی محاور می بین فی معنی طرف ہی نه یعنی طرف اگر ملازمان کو فریاد خاطر نری یا دوه کا کتی تصور **ع** خراسانیا
 بر مانی به ای نسبت بجا که سبب می من اقف آدمی پشاهی میگوید که نامان اگر فامین که معلوم من الدرود الا ان
 او سالی بنین باید انصر اعنتا و اسکا دفع یزید کی که حکما که او من مانین پیش فاضل استقبل من الدبر کی وطی بی اندیشه کنی

ایضا سنا و مکه یب از الناس که امام صاحب نسبت نافع واقع بودی ملاذبا و غیر نافع همین چیزی که
 محض ع سون شانس نه و بلا خطا نیست و معنده او قول مستضعف خود قول بعضی مؤخرا قول اکثر به گاه ای تمایز بین
 بگویشدت جمهوره او سکا فصل ابلست که مذبح که جانب جمع کر تابی سنا و مکه یب از الناس همین جها فی هم مد
 سخن بگا که کذب محض من بعد صدق کو کذب که مذبح که مذبح سمون ملازمان می کا کام می کونی اس کی کذب
 صدق جانیا لا اول لاقوه الا بدع این خیال است محال است چون **قال المجهت المعقول** و فنانیا با یکله
 مکه یب نافع درین و ایت نافع برای ابلست نیست زیرا که آن بچیره منفعه و ایت و ایت بوده چنانچه سنا
 است نمود از یزید بن رومان او از عمیر المدان عبدالمدان عمر که بیره و عمر ابن خطاب بوده از پدرش ابن عمر روایت
 کرده که او مضائقه می نمود از وظی فی الدبر که فی الدر المنثور و غیر سنا من عبدالمدان عمر مثل نافع روایت کرده و چنان
 ابو حباب مانند نافع از ابن عمر روایت کرده و مستضعف ذلک فیما یاتی خلاصه فتاوی ابن عمر در اباحت طمی فی الدبر است از امام
 افتاده است که در میان سلف معروف و مشهور بوده و **بجوه المدقول** مخفی نری که ملازمان فی عبارت منثوره
 کی ترجمه کرد نکالیا اسو سیکو انصرف عنونی منفعه و ہی عبارت انسا با کوه کی بی می که اخرج الدنسائی من طریق
 یزید بن رومان عن عبد الله ابن عبد الله ابن عمر ان عبد الله ابن عمر کان کلا یزی با سنان باقی
 الرجل المرآة فی دبرها پس لایری با سنا کایر حمیر که او مضائقه می دیدی او مضائقه می نمود و سنا و هو معلوم بود که
 ابن عمر مثل کی تینها فائز تنی بلکه فاضل ہی تنی حال آنکه من صرف برزی مدعوت ہی اسو اضیکه بر او تکلف از سوا یا که از
 عمر کی محاور می بین فی معنی طرف ہی نه یعنی طرف اگر ملازمان کو فریاد خاطر نری یا دوه کا کتی تصور **ع** خراسانیا
 بر مانی به ای نسبت بجا که سبب می من اقف آدمی پشاهی میگوید که نامان اگر فامین که معلوم من الدرود الا ان
 او سالی بنین باید انصر اعنتا و اسکا دفع یزید کی که حکما که او من مانین پیش فاضل استقبل من الدبر کی وطی بی اندیشه کنی

اور سپر ابن عمر رضی فی نفی باس فرمایا ہو کیونکہ اس احتمال کی استحکام پر کوئی دلیل قائم نہیں اور کیا عجب کہ بعضوں نے انصاف
 کی طرح سمجھا ہو کہ عورت کو رو پر پشت پر لٹائی کی طرح حلال نہیں اور تسلماً کہ یہ روایت طحی فی الدرر میں نص ہے کہ احباب
 سابقہ کہ عبد اللہ بن عمر سی حرمت طحی مذکور میں مذکور ہوئی اور ہونا اس طحی کا لواط صغریٰ اور سنانی ایمان سچ
 ایضا مخصوص قطعہ میں انکو یہ روایت رومان کی حاضری ہوگی اور اس طرح سالم ابن عبد اللہ کی روایت کو جسمین العبد
 واقع ہی یا روایت ابو حباب کو جسمین مجھیر کا ذکر ہی کہا مگر قبیل زیادہ روایت آئندہ حاضری ہو سکتی ہے سو اسطیکہ ان دونوں
 روایت تاثیر میں مثل مقال نافع واقع ہی اور نافع کا حال باقر نافع معلوم ہو چکا کہ اسی نسبت ابن عمر بابت فتویٰ طحی
 فی الدرر کذبوا علی کہا پس بر تقدیر کہ نافع اور نافع کی شرکاء کی روایتوں میں الحاکم و طحی فی اللاد بار یا فی اللاد بار معنی من اللاد بار
 نافع اور نافع کی شرکاء کی تکذیب معنی تخطیہ کہ جہور کی روایات معمولی ہفتی بہا کی مخالف ہی اہلسنت کی یعنی نہایت غیہ اور نافع
 اور مجوزین کی مضموم کو نافع وغیر نافع وغیر واقع اور فتویٰ ابن عمر کا جو اس فعل شنیع کی نسبت مراد آہ اور مکلف عرب
 خاصہ ہوا دعویٰ مجرور اور دعویٰ بی سند ہی سو اسطیکہ علامت فتویٰ کہ بہ آخذو بہ یاخذو علیہ الفتویٰ وہ نفی و علیہ الاعتماد ہوا
 وغیر ہا ہی اس نسبت میں مذکور ہی ارشاد ہونی والا لعنة الله علی الکاذبین نعم الانیس و رئیس القرن ہی باب ہا مل اور
 اجتماع حواس ملاحظہ ہو کہ فتویٰ ابن عمر کا بابت و طحی فی الدرر میں پشت از بام افتادہ ہی یا کذب بنا کذبنا وغیر ہا ہی
وہ کو ان ہی جہانہ جو سنا کی تر نہیں چسکی نہ با نیہ یا تر اندر انہیں **قال المجتہد المعروف بالکلب**
تصدیق رواة ان تکذیب تکذیب شاة آن نودہ و سیاہ فیما یاتی و بحول اللہ قول فیما یاتی کی سیاہی میں کہ در مشورہ
 منقول ہی لفظ مالک بن انس ہی نہ انس ابن مالک کہ سہوایہ قد پیش راہ ہی علت غیبت غرضاً ہا ہی غفلت ہوں اور
 علت و انکو ہی حقیقی نجات بخش شیخ و پنجین ہرگز کافی مردہ بہ وہ اگر قصد اس قلب کی ساتھ تصدق ہوا تو وہ ب
 تو نہیں کہہ سکتا مگر یہ تو ہی کہ باپ کا بیٹا ہونا علی سمیل الاعتقاد متنع ہی اللہ صلاہ فی هذا القوم لا یمتنع الا حکمان
 و کیف لا کہ یہ امکان صورت متعہ نسوا نہیں متحقق ہی منظور پر کہ زید فی مشا سفر میں متعہ کیا علوق ہا بعد انقضای مدت حل
 خالد پیدا ہوا ہر گاہ ابن حق اب ہی زید خالد کو لیکر اسی ہوا خالد بعد وفات زید بن شعور کو ہو چھا اتفاقاً او یہ تمام میں یا
 اپنی مالوزن متعہ ہا سمجھ کر متعہ میں لایا اس صورت میں خالد پسر زید پسر زید ہوا اور زید پسر خالد پسر خالد پسر پسر پسر
 باپ ہوا اور باپ بنی بیٹیکا بیٹا و ہل هذا الامعة الصبیان و محکمة التکلان اور یہ گاہ مالک بن انس متعہ کی
 قابل نہیں بلکہ فاعل پر حد تجویز فرمائی میں او کا باپ و نکاح میں نہیں ہو سکتا مجوزین متعہ خصوصاً مالک نام جو شہید میں ایک متعہ
 گناہ ہی جسکی شہر اک اسمی صاحب ہادیہ التباس میں پڑا البتہ سکا باپ و سکا بیٹا اور او سکا بیٹا اسکا باپ ہو سکتا ہی
 فاعتبر و یا اولی اللباب ان بد الشیء عجائب فسوس کہ باوصف اس ظرافت و وسطہ کی پہر ہی جو لایکا تیرہ جلاہ
 مؤخر و کیسی نخر فولاد آیاہ ذبح کرنا ہی نجر کو مری جلاہ آیاہ باجلہ ملازمان کی یاتی کی راہ بشرط تصدیق رواة مالک اگر انکی پشت

میں فی الدبر کا عطی وہی بات فی سابق اور میا یا بی کی ترتیب پائیلی کہ فی بعضی طرف ہی نہ بعضی طرف پس اہلسنت کے
 مدعا کو رواہ مالک کی تصدیق منافی ہی نہ تکذیب صحیح و سید علمون خدا من الذباب لا یراب مناسبت کہ مستحسانہ اس شعر کا
 مضمون مرد زبان سے نہ سستی گرد لین از خاطر یا زہد بگواہی گریہ کا من چکر دی ہے قال المجتہد المعروف
 وابن عبد البر مالکی لفظہ الی ایہ عن ابن عمر ہذا المعنی صحیحہ معروف عنہ مشہور استی و بحول السد
 اقول مشار الیہ نہ کا وہی فی الدبر ہی بمعنی طرفی نہ نظر فی پس صحیحہ معروفہ مشہورہ سعی مقصود یہ معنی ہیں وہ یا تو
 کہیں کہ مشار الیہ سکا شان نزول کیوں کہ گریہ سناہ کم الایہ کی شان نزول میں ہی امر مشہور اور معروف ہی کہ یہود او
 مختلف اور اشکال جدا گانہ وطی پرستہ کرتی تھی اور قریشیوں اور اشکال کی متحاوتی ہاں انصار اور سکو
 پسند نہ کہتیں اور سپر اس آہی فی نزول یا یا پس بن عمر ہی ہی معنی مشہور ہیں یہ کہا نشی علوم ہوا کہ ابن عمر کی کہا کہ اس
 آہی ہی طی فی الدبر لا بمعنی من الدبر تا بہت پس ملا زمان کا یہ ہتدلال خام خیالی ہے چنانچہ ہم کی مثال استیالات انوال
 ہر اکہ تخم بدی کاشت و چشم نیکی دہ پدماغ ہیہدہ پخت و خیال باطن بست ہے قال المجتہد المعروف
 اخرج ابن اہو و اللارمی و ابوعب و ابودوان جریو ابوالمنذ و الطبرانی و اٹھا کہ و صحیحہ البیہقی فی
 سننہ من طریق مجاہد عن ابن عباس قال ان ابن عمر اللہ یغفرلہم انما کان الحدیث علی هذا و بول
 ولاد الطبرانی فی آخرها قال ابن عباس قال ج ما فوہم بن عمر اللہ یغفرلہ انما کان الحدیث علی هذا و بول
 الساقول آخر روایت اخرج ابن ابو یہ کا و مشورین انما کان ہا ہی من الانصار متصلا یہی و ہواصل و تین
 مع هذا ہی من الیہ و ہواصل کتا ربک انوار الیہم فضلا علیہم العلم فکانوا یقنن بکتبہم
 و کان من اہل النجا لیا قن النساء الا علی خردک استر ما یکن المار فیکر هذا الحی انصار قد اخذوا
 بذلك من فاجہم و کان هذا الحی من قریش لیسر حن النساء سحر و یئل ذن منهن مقبلہ و مدبرا
 و مستلقیا فلما قدم المهاجر من المدینہ تزوج رجل منہم امراة من الانصار فذہب بھا ذاک
 فانکرت علیہ و قالت انما کانوا علی خرفا فاصنع ذاک و الا فاجنبہ فسئ امرہا فبلغ ذاک سعال اللہ
 فانزل اللہ نساء کہ کثرت فاقوا کما انک شئت تحقیق مقبلہ و مدبرا بعد ان یکون فی الفرج و انما کانت قن ہا
 فی قبلہا و لاد الطبرانی قال خیر یہ ہی پور روایت اور محصل معنی اس آیت کی یہ ہیں کہ ابن عباس نے بتا کیا فرمایا کہ خدا
 ابن عمر کو بخشی او سکی عبارت کو لگو کو وہم میں ڈن ابابا تھی ہی کہ انصاریں ایک گروہ بت سرت تہا یہود و کئی محبت
 سبب اکثر رسم و عادت میں ان کی اقتدار تہا اور یہ یہود اپنی علم اور فضل پر مغرور تھی سوای کٹیو یعنی اتیان فی ہر
 من القبل محبت کرتی تھی اور کہتی تھی جس قدر زن تور اعمال مو بہتر ہی انصار کی محبت اور مخالفت کی سبب اس
 خیال میں گرفتار تھی اور قریشی ہاں مختلفہ مقبلہ اور مدبرا اور مستلقیا جماع کرتی تھی جیلن دیشو کو مدینہ میں بیجا

ان کو کہی کہ ان کو کہی
 صحیحہ معروفہ مشہورہ
 ابن عمر کی کہا کہ اس
 انصار اور سکو
 پسند نہ کہتیں اور
 سپر اس آہی فی نزول
 یا یا پس بن عمر ہی ہی
 معنی مشہور ہیں یہ
 کہا نشی علوم ہوا کہ
 ابن عمر کی کہا کہ اس
 آہی ہی طی فی الدبر
 لا بمعنی من الدبر تا بہت
 پس ملا زمان کا یہ
 ہتدلال خام خیالی ہے
 چنانچہ ہم کی مثال
 استیالات انوال ہر
 اکہ تخم بدی کاشت و
 چشم نیکی دہ پدماغ
 ہیہدہ پخت و خیال
 باطن بست ہے قال
 المجتہد المعروف
 اخرج ابن اہو و اللارمی
 و ابوعب و ابودوان
 جریو ابوالمنذ و
 الطبرانی و اٹھا کہ و
 صحیحہ البیہقی فی
 سننہ من طریق
 مجاہد عن ابن
 عباس قال ان ابن
 عمر اللہ یغفرلہم
 انما کان الحدیث
 علی هذا و بول
 ولاد الطبرانی فی
 آخرها قال ابن
 عباس قال ج ما
 فوہم بن عمر اللہ
 یغفرلہ انما کان
 الحدیث علی هذا و
 بول الساقول آخر
 روایت اخرج ابن
 ابو یہ کا و مشورین
 انما کان ہا ہی من
 الانصار متصلا یہی
 و ہواصل و تین
 مع هذا ہی من
 الیہ و ہواصل
 کتا ربک انوار
 الیہم فضلا علیہم
 العلم فکانوا
 یقنن بکتبہم
 و کان من اہل
 النجا لیا قن
 النساء الا علی
 خردک استر ما
 یکن المار فیکر
 هذا الحی انصار
 قد اخذوا
 بذلك من فاجہم
 و کان هذا الحی
 من قریش لیسر
 حن النساء سحر
 و یئل ذن منهن
 مقبلہ و مدبرا
 و مستلقیا
 فلما قدم
 المهاجر من
 المدینہ تزوج
 رجل منہم
 امراة من
 الانصار
 فذہب بھا
 ذاک فانکرت
 علیہ و
 قالت انما
 کانوا علی
 خرفا فاصنع
 ذاک و الا
 فاجنبہ
 فسئ امرہا
 فبلغ ذاک
 سعال اللہ
 فانزل اللہ
 نساء کہ
 کثرت فاقوا
 کما انک
 شئت
 تحقیق
 مقبلہ و
 مدبرا
 بعد ان
 یکون فی
 الفرج و
 انما کانت
 قن ہا
 فی قبلہا
 و لاد
 الطبرانی
 قال خیر
 یہ ہی
 پور
 روایت
 اور
 محصل
 معنی
 اس
 آیت
 کی
 یہ
 ہیں
 کہ
 ابن
 عباس
 نے
 بتا
 کیا
 فرمایا
 کہ
 خدا
 ابن
 عمر
 کو
 بخشی
 او
 سکی
 عبارت
 کو
 لگو
 کو
 وہم
 میں
 ڈن
 ابابا
 تھی
 ہی
 کہ
 انصاریں
 ایک
 گروہ
 بت
 سرت
 تہا
 یہود
 و
 کئی
 محبت
 سبب
 اکثر
 رسم
 و
 عادت
 میں
 ان
 کی
 اقتدار
 تہا
 اور
 یہ
 یہود
 اپنی
 علم
 اور
 فضل
 پر
 مغرور
 تھی
 سوای
 کٹیو
 یعنی
 اتیان
 فی
 ہر
 من
 القبل
 محبت
 کرتی
 تھی
 اور
 کہتی
 تھی
 جس
 قدر
 زن
 تور
 اعمال
 مو
 بہتر
 ہی
 انصار
 کی
 محبت
 اور
 مخالفت
 کی
 سبب
 اس
 خیال
 میں
 گرفتار
 تھی
 اور
 قریشی
 ہاں
 مختلفہ
 مقبلہ
 اور
 مدبرا
 اور
 مستلقیا
 جماع
 کرتی
 تھی
 جیلن
 دیشو
 کو
 مدینہ
 میں
 بیجا

اتفاق ہوا انہیں کسینی کہتے ہیں نصاریٰ سے کجایا کہ اپنی طور پر پیش آوی انصاریہ نے کہا ہماری یہاں کوئی کلمہ
 اور محل نہیں اگر طیر منظور ہو قیما والادور ہو قصہ پہیلا حضرت یکتا ہونچا ای نسا کہ آبا فرمایا وطنی کرو عورتوں جی سطر
 چاہو خواہ اوکی روتماری طرف ہوں خواہ پشت بشتر طیکہ دخول فرج ہی میں ہوئی اور وطنی پشت گیطفسی قبل میں تھی اور
 طبرانی کی روایت میں اتنا اور ازاد ہی کہ ابن عباس نے فرمایا کہ ابن عمر اپنی محاورے میں نے در بلاول گئی اس سبب کسی کو کوکھ و ہم پہ
 ہوا نظر او کو خوشی لفظ بیت سطر پر خصوص تھا کہ وطنی فی الدبر حرام ہی یہی ترجمہ پوری روایت کا جسکو ملازمان نے صحاح
 ترک کیا تا روایت کی خاتمہ کی عبارت کہ یقول قبلت او مدبراً بعد ان یقول فی الفرج انہ منافی تقریباً نہ ہو سجدہ لکہ بعد نقل روایت
 تامل ہل فہم اور اور کہ پر واضح ہی کہ یہ منافی مدعا ہی کیونکہ اس روایت کی کس لفظ سی مفہوم ہوتا ہی کہ ابن عمر کی مذہب پر وطنی فی الدبر
 حلال ہی وہ تو صرف لفظ فی دبر کا بولی کہ اس سے بعضی وہم میں پڑی اور یہ امر آخری کہ وطنی فی الدبر بہت لال میں ہرگز ملازماں
 کام نہیں آتا سو اسطیکہ مقصود ملازمان ہی کہ جناب ابن عمر اور پیشتر تلہ ہی پیشتر وطنی فی الدبر کا فتویٰ تھی واثنین ہذا صریحاً
 روایت تک لہ لا یخفی علی اصل الدیانۃ واللہ ایاہ اس فعل کی سید میں ہی نقد گر انہما ہی شعر کی اور کیا پیشکش ہو
شبیہ جعل و تقیہ بقوات کہوت: پنجہ شیعہ ہمدارند تو تمہا داری **قال المجتہد المعروف** اقول ہزم وہم جناب
 حزم بہت چوتہ ہم وہم وہم در دو جانب متطرق احتمال خطا فی الاجتہاد در ہر طرف گنجائش دارد و کیفما کان تجویز ابن عمر تہا
 خواہ سبب تہم شہا خواہ بحدت فہم و ابن عمر ہر عم خود گناہی نمودہ تا طاعتی مغفرت الہی بودہ با پس عابن عباس
 بقول احمد اللہ یغفر لہ، عانی فضولی جوابہ بود قال ابن عبد البر اللہ اعلم ابن عمری ہذا المعنی صحیحہ مع معرفتہ عندہ
مشہور و بوجہ المقول المسند نسبت بان عمر کہان ہم کہ حزم کیا کہ خلاف حزم ہوا یہ سارا ملازماں کی غلط فہمی
 منشا ہی ہو سطیکہ روایت مذکورہ بالا کہ اسکو ملازمان الانی الی آخرہ کہ کمرٹالا او میں لفظ فاقو ہم ابن عمر واقع ہی بصیغہ تعد
 من الایہام نہ فو ہم بصیغہ لازمی من الوعم اور اس فو ہم کا ترجمہ با بن عبارت حوالہ ازادہ ضدیت حتامہ ہو کہ لغنی مجاہد
 از ابن عباس روایت کردہ کہ او گفت کہ ابن عمر خدا بخشاد اور او ہم کردہ انتہی میں معلوم نہیں کہ یہ خطا ولادی ہی خطا ہی چہا
 بہر حال اس خطا کی عطا پیشکش ہو چکی رہی طلب مغفرت پس ملاحظہ ہونی کہ وہ ابن عمر سنی منتقل ہو کہ کسکی جانب تہم جو تہی
کہ اللہ یغفر لہذا المجتہد الخاطی المخطئ الذی خطاء فہو یخطا فی اذہ یخطی بصورت میں ہم ہم
 کہ دو دو جانب یعنی ابن عباس اور ابن عمر کی طرف تہم ہو تو ہم محض و محض فہم ہی ہرگز او کی اجتہاد میں خطا کا احتمال
 یہ احتمال ملازمان کی خطا اجتہاد اور فہم کی فساد کی جانب ہا پاماسی و بالفرض اگر او ہم کی مقام میں ہم ہی ہوتا تو ہی حاجت
 تو ہم وہم کی گنجائش نہ تھی ہو سطیکہ زیادہ برین نیست کہ اس ہنگام میں جناب ابن عمر سی اباحت وطنی فی الدبر مفہوم ہوتی وہ
 پایا اعتبار سی ساقط تھی کیونکہ فریقین میں اعتبار شہرت اور ما اتفق علیہ جو الملت معتبر ہی چنانچہ جناب کلبانی حدیث
 میں سہابت کے تصدیق فرماری ہیں حیث قال کہ دو روایتی از تہذیب مدہ لا حضرت مجتہد کت نماز بسبب ہو جا آورد و ہر گاہ

لفظی غلطی
 من غلطہ خطا و کو
 ہر کسی خطا میں انکار
 ہے اس میں خط
 کہ سببی ہو اور وہی
 خطا کو گناہی

مردم آنحضرت را منتزیه بنده بکبر و سجده سهو بجا آورده و فرمود که این امر عثمان میگوید و امثال همین و ایات سنده
صدوق است و چنین اخبار اگر چه متعدد است لیکن مخالف است و معارض آن که موافق جمهور است نیز نیست چنانکه شیخ
با سنا و خود از زراره نقل کرده که گفت از حضرت امام باقر پرسیدم که آیا رسول خدا سجده سهو بجا آورده است حضرت فرمودند
بفدر حاجت پس سبلی ملازمان اینی گهر کی خبر لین پهر ابلست که الزام دین **ح** حیف ہی ای رضی بی ہنر پڑی گہر کی ہی
نہیں مخلو خبرہ اور یہ جو ارشاد ہوا کہ ایک مالکان تجویز ابن عمر ثابت است انہیں پہلا خط لفظی دربر اہملا تجویز ابن عمر کی ثابت
نہیں نہ شدت ہم نہ بجدت فہم نہ خواہ اس تجویز کا حکم است متولد باکل احوال الناس بالسنحت ہذا تو فقیہ فہم عطا فرماوی اگر ابن
ملازمان اس حکم پر ہر فرما نیگی الزام لازم غیر تعدی او سہائے کی کیونکہ بعینہ بیان تقریر زیب یافتہ تحریر لازم کی گنا کہ بنا برافق
صدیقہ روایت زرارہ کہ موافق جمہوری اور مشہور اگر چه معارض روایات سنده صدوق لقبی گذر حقیقی ہی بلکہ کبھی
کان تجویز صدوق ثابت ہی خواہ بسبب شہرت ہو خواہ بسبب عدم شہرت پھر علاوہ اسکی س کلیدی ہی بہت جزئیہ سند مطبوع
شہاد خلافت خلفا و اقتدای جناب رضوی پس اینها اور تزویج کلثوم بنت حیدر صمد رجب ابیر المؤمنین عمر رضوی
علی لایقھی کہ باجماع اہلسنت یہ امور ہستحقاق اور بلا تقیہ و نفاق اور برضا اور اتفاق واقع تھی اور باجماع شیعہ غضب
اور نفاق اور کراہ اور شقاق پیش آنی قابل کہہ سکتا ہی کہ بنا علی عترت اکمل کیفما کان خلافت ثابت ہونی خواہ بغصب و بلا
جناب رضی اللہ عنہم انکی اقتدای گہر دین آئی تو سہی خواہ بقیہ خواہ بغیر بقیہ اور حضرت عمر جناب حیدر اور بقول اطہر کی داماد ہونی تو
خواہ با کراہ خواہ بی کراہ اب قطع نظر از الزامات صریح صحیحہ منفعہ غیر منفعہ بنا بر علاقہ عصابت فیما بین جنابین رضی اللہ
ولای و دومان سہالی کو جناب فاروقی کی نسبت ناما شتہ ہمہ ہونچہا تھی کیا ہی فی اللہ یہہ اسکا جواب فرمائی کہ غیرت کی جفا
والا شتی کہ بعد از جنک یاد آید بر کلا خود باید زد جو اگر کسی بگا و نیکیو اپنی ناک کا بی اسکی ہی ہنر ہی **ح** گردنہ مشق
یا روسی لگی ہی ہذا بد تو برامانی تو کیا تیری سلی ہی ہا اور یہ جو فرمایا کہ لبر عم زعم خود گنا ہی نمودہ الخ فی الواقع ابن عمر گنا
بین مسیطری طالب غفرت نمونی دعوی طالب غفرت او نہ بہستان ہی گسنی کہا کہ وہ طالب غفرت ہونی بان و کنی محاورہ
جو بعضوں فی ہجر و سماع تو ہم پیدا کیا کہ بصورت خطا تھا او سپر ابن عباس فی بدوان طلب غفرت اللہ غفر او ہا یا ہون
ابن عمر طلب غفرت ہونی نہ طالب غفرت اور معذ طلب غفرت لفسفہ یا تو بہ کیا ضرور کہ بمقابل گنا و خطا ہی کی سہ
خود صنف حدیقہ سطنایہ توبہ اور استغفا کی حق میں کہتا ہی کہ آن تذلل ہی بہت نزد حق تعالی کہ بان حق تعالی را بلطفت
مئی و رد اگر چه در ان گنا ہی نہا شتہ چنانچہ در احادیث عامہ خاصہ وارد شدہ کہ رسول خدا روزی ہفتاد مرتبہ استغفا کرد
بلگنا ہی انتی سپر طلب غفرت ابن عباس بمقابل معصیت یغصب بلکہ بجز رحمت او شفقت و الا سابق جو زرارہ کا قول
نکو رہو کہ نسبت با امام باقر رحم اللہ با جعفر کہا شیعہ کی طور پر سنا فی عصمت ہو گا و بعد اللہ تبارک و تعالی اگر بالفرض ابن عمر ہی اس
مقدور ہیں خطا ہی واقع ہونی محل اعتراض تھا اسو طلب کیا بر تو را دوا اہلسنت ابن عمر ایہ اطہر کی طرح معصوم نہ کیونکہ

بشهادت شیخ العتبات امام الامم خطای فی الجملة کی اپنی نسبت معترفین چه جای ائمه کی حيث قال فيه لا تکفوا
 عن مقاله بتحقیق او مشهور بعدل فانی لکست افرقان اخطی ولا امر ذلک من فعلی یعنی ای لوگو مجھ کو
 حق کہنی اور نیک شہورہ دینی سی باز نہ ہو کہ میں خطاسی محفوظ اور اپنی فعل سی ماسون نہیں اس شہادت سے اس پر اشارہ کیا گیا کہ جو
 رونق سواى انبیا کی اور و غیر عصمت کا پچھو لگاتی تھی وہ بھی نہ بجا و بالجملة دو صورت خطا اور عدم خطای ابن عربین
 ابن عباس کی دعا فضولی نہ شہری اور ابن عبدالبر کی شہرت قائلہ کا جواب کہ اور ستردین کی کانوسنی بنو غفلت دو
 ہو چکا اعادہ کی حاجت نہیں **س** سو بار سنگسار کیا اہل شرع نے اپنی تہمت مہارمی لکوی عشق بتان عزیز قال المتجہد
 المعروف ترقی عجیب و تفریح غریب درین مقام تشبیح از پائین ببالا میرود و در حنیض باوج اعلی ترقی میشود
 بیانش آنکہ غالباً افادہ ظیفہ زادہ نتیجہ استفادہ از والد ماجد خودش بودہ باشد و بوجہ اول اسد قول جو تھی رعیت کہ
 بیش بات جب ثابت ہو کہ جمہور اور ابن عمر اور خود جناب عمر کما غیر مار و سببی نہ قابل اس فعل تشبیح کی ہین فاعل
 اس ہنگام میں اہلسنت کے نسبت تشبیح پائین سی بالا اور حنیض سی اوج اعلی کی طرف کیونکہ چتر تھی ہی اور استفادہ ابن عمر کا
 افادہ جناب عمر سی کیونکہ نتیجہ دیتا ہی مان بشرط انصاف دور از اعتساف ادنی مامل و رتب بینی سنی فصیح ہوتا ہے
 کہ بنا بر نص استبصار اور تصریحات فرقتہ اشارہ سزا اسد اس فعل کی فاعل اور اس عمل کی فاعل حضرت امام صادق و امام
 رضا ہوتی آئی کہ باختراف شیخ الطایف اہل ابوالطائف جعفر طوسی وغیرہ احتمال تفسیر اور تزیید کا بھی انکی نسبت نفی منتہی
 جیسا با تم تفصیل صدر الازہرین صدر ہوا اس تقدیر پر البتہ تشبیح تشبیح پائین مانوم سی بالا اور حنیض معصوم اوج اعلی
 پہنچتی ہی کہ خود با اعلی سبیل العقاب بل علی نسبتہ التضایف والتطابق ان و نوا ماسون اپنی آبا سی کہ اس کی افادہ
 اس نتیجہ کا استفادہ کیا اس صورت میں تشبیح تشبیح اوج اعلی قطع قطع شیخ پر سبب ہی نہ اہلسنت کہ اصل اس فعل کی گروہ میں
 فاعل اور فاعل نیز تجویز فرماتی ہیں **فما لظولہ القوم لیکاد و یفقدون حدیثاً کیف لا عاقل کو انکہ حدیث سے**
 بطریق نقایسہ و تمثیل قیوہ تصدیق ہو سکتا ہی بیان اسکایہ ہی کہ ملازمان سیکسن قاحت اور سواؤ شیعیت یخاک اہلسنت
 اس قسم کی پوجیست و عبادت و پوجا کت متبرہ شیعہ شخون ہین مثلاً قوم میں خمر طہری نص علیہ ابن بابویہ و الحنفی ابن
 عقیل اور پیرپ ہونڈی ذی کی کلنی سی ضو نہیں جاتانی من لایحضر کلما خرج من الطرفین من جم و قیوم و مدی و
 وغیر ذلک فلا وضو فیہ ولا استنجاء اعلام آمار دسی غسل لازم نہیں آتانی خلاصۃ الذنب فی وجوب
 بوطی الخلاء تردد اور اولہ نسائی اگر انزال ہو و پیر غسل ہی الا نہیں اور زن پر دو صورت میں غسل نہیں آتا ہوتا
 اذا اتی الرجل المرأة فی دہنہا ولم یغزل فلا غسل وان انزل فغسل الغسل علیہا نماز میں عورت معرّفہ صلیہ اور
 قضیب نا اگر کوئی تمام ہنسی برہنہ ہو بیضورت تنہا خصیہ و قضیب میں ہی لگا کر نماز پڑھی درست فی ارشاد الاذکار
 عورت الرجل قبلہ و ذہنہ جیسے ترہا مع القد و لو بالوقت الضیق الملائم بالقبول التخصیص کا لہذا

بشہادت شیخ العتبات امام الامم خطای فی الجملة کی اپنی نسبت معترفین چه جای ائمه کی حيث قال فيه لا تکفوا
 عن مقاله بتحقیق او مشهور بعدل فانی لکست افرقان اخطی ولا امر ذلک من فعلی یعنی ای لوگو مجھ کو
 حق کہنی اور نیک شہورہ دینی سی باز نہ ہو کہ میں خطاسی محفوظ اور اپنی فعل سی ماسون نہیں اس شہادت سے اس پر اشارہ کیا گیا کہ جو
 رونق سواى انبیا کی اور و غیر عصمت کا پچھو لگاتی تھی وہ بھی نہ بجا و بالجملة دو صورت خطا اور عدم خطای ابن عربین
 ابن عباس کی دعا فضولی نہ شہری اور ابن عبدالبر کی شہرت قائلہ کا جواب کہ اور ستردین کی کانوسنی بنو غفلت دو
 ہو چکا اعادہ کی حاجت نہیں **س** سو بار سنگسار کیا اہل شرع نے اپنی تہمت مہارمی لکوی عشق بتان عزیز قال المتجہد
 المعروف ترقی عجیب و تفریح غریب درین مقام تشبیح از پائین ببالا میرود و در حنیض باوج اعلی ترقی میشود
 بیانش آنکہ غالباً افادہ ظیفہ زادہ نتیجہ استفادہ از والد ماجد خودش بودہ باشد و بوجہ اول اسد قول جو تھی رعیت کہ
 بیش بات جب ثابت ہو کہ جمہور اور ابن عمر اور خود جناب عمر کما غیر مار و سببی نہ قابل اس فعل تشبیح کی ہین فاعل
 اس ہنگام میں اہلسنت کے نسبت تشبیح پائین سی بالا اور حنیض سی اوج اعلی کی طرف کیونکہ چتر تھی ہی اور استفادہ ابن عمر کا
 افادہ جناب عمر سی کیونکہ نتیجہ دیتا ہی مان بشرط انصاف دور از اعتساف ادنی مامل و رتب بینی سنی فصیح ہوتا ہے
 کہ بنا بر نص استبصار اور تصریحات فرقتہ اشارہ سزا اسد اس فعل کی فاعل اور اس عمل کی فاعل حضرت امام صادق و امام
 رضا ہوتی آئی کہ باختراف شیخ الطایف اہل ابوالطائف جعفر طوسی وغیرہ احتمال تفسیر اور تزیید کا بھی انکی نسبت نفی منتہی
 جیسا با تم تفصیل صدر الازہرین صدر ہوا اس تقدیر پر البتہ تشبیح تشبیح پائین مانوم سی بالا اور حنیض معصوم اوج اعلی
 پہنچتی ہی کہ خود با اعلی سبیل العقاب بل علی نسبتہ التضایف والتطابق ان و نوا ماسون اپنی آبا سی کہ اس کی افادہ
 اس نتیجہ کا استفادہ کیا اس صورت میں تشبیح تشبیح اوج اعلی قطع قطع شیخ پر سبب ہی نہ اہلسنت کہ اصل اس فعل کی گروہ میں
 فاعل اور فاعل نیز تجویز فرماتی ہیں **فما لظولہ القوم لیکاد و یفقدون حدیثاً کیف لا عاقل کو انکہ حدیث سے**
 بطریق نقایسہ و تمثیل قیوہ تصدیق ہو سکتا ہی بیان اسکایہ ہی کہ ملازمان سیکسن قاحت اور سواؤ شیعیت یخاک اہلسنت
 اس قسم کی پوجیست و عبادت و پوجا کت متبرہ شیعہ شخون ہین مثلاً قوم میں خمر طہری نص علیہ ابن بابویہ و الحنفی ابن
 عقیل اور پیرپ ہونڈی ذی کی کلنی سی ضو نہیں جاتانی من لایحضر کلما خرج من الطرفین من جم و قیوم و مدی و
 وغیر ذلک فلا وضو فیہ ولا استنجاء اعلام آمار دسی غسل لازم نہیں آتانی خلاصۃ الذنب فی وجوب
 بوطی الخلاء تردد اور اولہ نسائی اگر انزال ہو و پیر غسل ہی الا نہیں اور زن پر دو صورت میں غسل نہیں آتا ہوتا
 اذا اتی الرجل المرأة فی دہنہا ولم یغزل فلا غسل وان انزل فغسل الغسل علیہا نماز میں عورت معرّفہ صلیہ اور
 قضیب نا اگر کوئی تمام ہنسی برہنہ ہو بیضورت تنہا خصیہ و قضیب میں ہی لگا کر نماز پڑھی درست فی ارشاد الاذکار
 عورت الرجل قبلہ و ذہنہ جیسے ترہا مع القد و لو بالوقت الضیق الملائم بالقبول التخصیص کا لہذا

ذکر الشیخ الشہید سبحان المدح بخصیبتین کی گہری اور قضیب کے وہ کوئی پر گل حکمت تجویز ہوئی بتا گیا جمیکا کا
حلقہ دبر میں دیکھا پہا یا جایا ہوتا یا خالی چھوڑتی کہ ہوا آتی جاتی نماز میں خصیہ کا وہاں تھنا قضیب کے لینا ہی پہلا ناستا
نماز نہیں فی الاستبصار سالت ابا عبد اللہ صلوات اللہ علیہ لعلہ فی الصلوٰۃ الملکوتی بقال لا باس استغفر اللہ کیا
نماز ہی نیاز و کجا لعن خصیہ کلان ذکر دراز اگر کسی نے خوبصورت کو عین نماز میں ہم آغوش کیا اور خوبصورت ابوہریرہ کے
مخاڑی سورج فرج کیا اور مذی سائل ہوئی و لوالی الشاق نماز میں فساد نہیں فرموا ابو جعفر الطوسی انعام سی صوم
باطل نہیں جو نماز فاعل کا نہ مفعول ذکا فی خلاصۃ الزہب فی فساد الصوم بوطی الغلام نہ دنگڈانی المطوع اگر اگر
میں نہ کری جو نقصان نہیں کذا فی التحفہ حیف کہ وطی حلال سی حج باطل ہوئی اور وطی حرام سی کچھ ضرر نہیں یہ شرط
دیانت اور حیا اذ اللہ تستحیی فاصنع ما شئت خلاصۃ المنہج میں ہی کہ مستحکم بہت فضائل میں ایک بار تہ کر تین
امام حسین کا درجہ طاہی و بار میں امام حسن کا تین بار میں امام اللہ جناب امیر کا جا بار میں خاتم الانبیا حضرت
غزیر کا کعبت رسوید ہوا یا بخون بار میں خدائی کا درجہ کیوں نہ کیا کہ متمتع بجای خود ہی کہ کئی جو جاہتا آتا ہے اسے فتح
جامدان و بار بن باویہ بخیر کی کہ سہ میں ہی کہ متمتع بہا کی بوسہ تین حج اور عمر کیا ثواب طاہی اور غسل کی قطعہ سی
فرشتہ پیدا ہوتا ہی کہ اسکی تسبیح کا ثواب فاعل و مفعول کو پہنچتا ہی اور ساع کو ثواب ان دونوں کے برابر معلوم نہیں
ملا زمان کیوں اس سی محمود ہیں دین لاؤ میں تا اسکا ثواب موعود پائیں ایک بار عکسار و عورت میں گرفتار ہی
سعی کا اسید و اسے اطہار مانی الضمیر سی حیاتی ماری لاچارہ شرم سی کہ نہیں سکتا ہی جو کہ مطلب ہے عاشق
تازہ ہی اور پھل کی پہلی شہت پند کی افضل سی فہم سیاہی سجدہ جائی اسکا فرد و نو ہا تھون سمیت لائی ان اللہ الصبیح
اجر الحسنین بہر انکی بیان متعدد و کہ جمع علیہ شیعہ ہی بہر طرہ ہی حکمیہ المتقین میں امام سی ہی بقول ہی کہ عورت کے
فرج کو چوسنا چائنا خوب بات ہی کا شکر چکر کہ موتا تو خوب نہ دیتا رو کہا پیکار تو گستاخی گستاخی فلان جو متا چائنا ہی
کلینی میں امام صادق سی ہی کہ عورت کو بزہ نہ کر اور اسکی ستر مغلطہ دیکھنا بہترین لذائذ سی تحلیل فروج اس قوم میں شایع
چنانچہ جامع عباسی میں بفرج و باہات تمام بیان کیا کہ یہ بخیر خواص فرد ناجیہ اثنا عشریہ ہی اپنی ام ولد وغیرہ کو غیر
مساح کرنا انکی بیان درست فی الارشاد بیچن ان بیچ الامہ و ام ولدہ و مدہا و ملوکہ الخایق عاریت میں فرج کا
رواہی فی الاستبصار سالت ابا عبد اللہ عن عاریۃ الفرج قال لا باس اور باجماع شیعہ وقف فرج جاو
ایک غیر جاری ہی اور اسکی خرچی کہانی حلال طلب آخرین برہنہ سب کثرت جریان کا لکن مؤمن میں ہی سبب احوال و اط
طوائف چنانکہ چہ نوچکای ہی باعث اور ہر گاہ بہر شخص ملوک سی زیادہ اپنی نفس پر اختیار رکھتا ہی یہ وہ مختار ہوتے ہیں
وغیرت کہ مجال خود مختار ہیں بیشک و بیشک نہایت اپنے فرج کو تحلیل اور وقف اور عاریت میں ہی کتیاں ہیں اس فرج کی سنت
میں یہ عیب نہ ہی خصوصاً جب محل میں برجل پہنچیاں بعض کلاب کو نہیں فروج کی حد تو میں نہارت کہ بالاضیہ پہنچی تا ہی سکتے

مذکورہ میں
بہر گاہ کہ اگر کسی نے
فرج کو تحلیل کر لیا
تو اسکی عاریت میں
فرج کا کھانا کھانا
نہیں ہے
بہر گاہ کہ اگر کسی نے
فرج کو تحلیل کر لیا
تو اسکی عاریت میں
فرج کا کھانا کھانا
نہیں ہے
بہر گاہ کہ اگر کسی نے
فرج کو تحلیل کر لیا
تو اسکی عاریت میں
فرج کا کھانا کھانا
نہیں ہے

لکن در بر بود ای کجنگ که گفت او س گشای پمسای هر شب آدینه او سکی حسابون کا تا کتک سینه بی **ع** هر گنا بیکه
 کنی در شب آدینه کن پتایک ز صد نشینان بهم باشی بد عرض این تقصیر کا لاجمال ہی نتاح حال هوا که اس قسم کی فعال شنیه
 اور اعمال فطیعه سی فرقتین مروج اور زمین کی کتب معتبره میں مندرج ہیں اب اگر کوئی بہت دہرم بچیا اور بیشتر مانی بچیا
 پوچی کو جناب عمر یا ابن عمر بہت باند ہی سفلی صاف ہی اور دشمن جان انصاف پر اندیشہ ہی کہ ملازمان اب لا بندہ کث
 امر بعض ان سلاو کا اگر انکا زکیر سکیتگی تو بصریح شقی ضعیف ہی بتا سکتی ہی ہن حکام میں ارشاد و شریف کیفماکان المرسی الزام
 اور تمانیگی کہ یہ سائل ضعیف ہی سہی ثابت تو بونی فاصحہ **س** بندہ تم سے ہوا نہ نہ توعوی سکا کہ پڑ گیا بہند
 گلیمین جلف و دستا کا **قال المحترم المعزول** چہ روایات متعددہ کر کتب سنیہ بانضمون ارشدہ کہ ابن عباس گفت
جا عمر الی رسول اللہ فقال یا رسول اللہ هلکت قل وما اهلک قال حلوت وحلی اللیلۃ فلو یرح علیہ
شیئا فادعی الی رسول اللہ ہذا ہا لایۃ نساء کہ حرث لکھ فاتوا حرثکھ انی شئتہم یقول القبل واکبر ورائق اللہ
والحیضۃ ووجول الباقول ملازمان کو بعت شیخوخت اور کبارت میں ہن ایستہ معنی ہا کہ زمین چہ جایی کا
 اتفاق ہوا ایک یہ کہ بگوش کا ترجمہ برگردانیدم فرمایا یہ صحیح ہی لیکن پہر بلاضورت بلفظ یعنی واژگون ساختم اوسی مراد بتایا
 یہ خطابی کیونکہ برگردانیدن اور چیز ہی اور واژگون ساختن اور چیز ہما ترجمہ وغیرہ میں موجود ہی کہ واژگون معنی سرنگون
 و عکوس اس حکام میں برگردانیدن کی تفسیر واژگون ساختن محض بچیا جملہ کرب اور جمل سیدہ سر تا پای ہند میں برگردانیدن
 بہرہ نیکو کسی میں اور واژگون اولت کر نیواس اولت پیر میں فہم سا کا پیر نظر آتا ہی دوسری یہ کہ بزل کی معنی بالان ارشاد
 ہونی حالانکہ بالان جہول کی قسم ہوتا ہی غیبات اللغات میں ہی بالان پلا سیکہ بر پشت خزانہ اندین معنی اس مقام میں سیدہ
 اس جگہ اصل معنی کا وہ ہے بر زمین ہی کہ کجا وہ بالفصح پنجہ پشت شتر بندہ و دو شخص ان قابل یکدیگر نشیند میں معنی مناسب تھا
 کیونکہ عرف میں کجا وہ پیر نا بولتی ہیں بالان کو اور بالان کو ڈالنا اور اتارنا کہتی ہیں نہ کجا وہ کو تیسری یہ کہ بقول کی قسم
 میں فرمایا راوی گوید حالانکہ یہ بقولہ حضرت سیدہ فاکم بروشیدنا اسپر فرہنہ ہی کیونکہ کہ ہر دسی ظاہر ہی کہ آنحضرت فی حضرت عمر کی عرض
 سکر قبل ہی کہ نظر فرمایا پھر جب ہی آئی فرمایا اقول واکبر ورائق اللہ بروحیضۃ باللازم ایسکا کہ قبل وحی اور بعد وحی کل حال کسان
 ہو وہ ہوا ینا سبب المقام کما لا یجی علی ذوی الافہام اب ملازمان پابند خیال کی یہ استدلال تمام ہی اور خیال تمام ہوا ہدیہ حرکت و علی
 کنا یہ ہی طی من الدبر ہی نہ وطی فی الدبر ہی اور سابق مذکور ہو چکا اور خازن وغیرہ تفاسیر میں ہی سطوی ہی کہ قریش اگر خطبی کی پا
 میں اوضاع مختلف کی عادی ہی پر موضع معناد اور تقری ہی سجا و زکر کی سجا بجا رونق کہ سجا متزال درہم آمد قریش میں ہی پوچی
 ایک بار خطبہ اوضاع معلوم ہی اتفاق ہوا کہ وطی فی القبل من الدبر فرمایا اور ہر گاہ حالت اس فعل کی سطوی پر ہنوز بوجی معلوم نہ ہی
 یہود و کاشور تھا کہ فیصل تفریت میں حرام ہی آیکو بنا بر احتیاط اور کمال خوف خوشیتہ کہ لازمہ ایما جان اندیشہ ہوا کہ جس ہی
 قطع خلاف تفریت کہ کلام اتھی ہی سرزد ہونی حضرت کی حضور میں عسکر کی لگی یا رسول اللہ **بطلت** حضرت بعد فرمایا ماجرا سکت

بہت دہرم بچیا اور بیشتر مانی بچیا
 ہن ایستہ معنی ہا کہ زمین چہ جایی کا
 اتفاق ہوا ایک یہ کہ بگوش کا ترجمہ برگردانیدم فرمایا یہ صحیح ہی لیکن پہر بلاضورت بلفظ یعنی واژگون ساختم اوسی مراد بتایا
 یہ خطابی کیونکہ برگردانیدن اور چیز ہی اور واژگون ساختن اور چیز ہما ترجمہ وغیرہ میں موجود ہی کہ واژگون معنی سرنگون
 و عکوس اس حکام میں برگردانیدن کی تفسیر واژگون ساختن محض بچیا جملہ کرب اور جمل سیدہ سر تا پای ہند میں برگردانیدن
 بہرہ نیکو کسی میں اور واژگون اولت کر نیواس اولت پیر میں فہم سا کا پیر نظر آتا ہی دوسری یہ کہ بزل کی معنی بالان ارشاد
 ہونی حالانکہ بالان جہول کی قسم ہوتا ہی غیبات اللغات میں ہی بالان پلا سیکہ بر پشت خزانہ اندین معنی اس مقام میں سیدہ
 اس جگہ اصل معنی کا وہ ہے بر زمین ہی کہ کجا وہ بالفصح پنجہ پشت شتر بندہ و دو شخص ان قابل یکدیگر نشیند میں معنی مناسب تھا
 کیونکہ عرف میں کجا وہ پیر نا بولتی ہیں بالان کو اور بالان کو ڈالنا اور اتارنا کہتی ہیں نہ کجا وہ کو تیسری یہ کہ بقول کی قسم
 میں فرمایا راوی گوید حالانکہ یہ بقولہ حضرت سیدہ فاکم بروشیدنا اسپر فرہنہ ہی کیونکہ کہ ہر دسی ظاہر ہی کہ آنحضرت فی حضرت عمر کی عرض
 سکر قبل ہی کہ نظر فرمایا پھر جب ہی آئی فرمایا اقول واکبر ورائق اللہ بروحیضۃ باللازم ایسکا کہ قبل وحی اور بعد وحی کل حال کسان
 ہو وہ ہوا ینا سبب المقام کما لا یجی علی ذوی الافہام اب ملازمان پابند خیال کی یہ استدلال تمام ہی اور خیال تمام ہوا ہدیہ حرکت و علی
 کنا یہ ہی طی من الدبر ہی نہ وطی فی الدبر ہی اور سابق مذکور ہو چکا اور خازن وغیرہ تفاسیر میں ہی سطوی ہی کہ قریش اگر خطبی کی پا
 میں اوضاع مختلف کی عادی ہی پر موضع معناد اور تقری ہی سجا و زکر کی سجا بجا رونق کہ سجا متزال درہم آمد قریش میں ہی پوچی
 ایک بار خطبہ اوضاع معلوم ہی اتفاق ہوا کہ وطی فی القبل من الدبر فرمایا اور ہر گاہ حالت اس فعل کی سطوی پر ہنوز بوجی معلوم نہ ہی
 یہود و کاشور تھا کہ فیصل تفریت میں حرام ہی آیکو بنا بر احتیاط اور کمال خوف خوشیتہ کہ لازمہ ایما جان اندیشہ ہوا کہ جس ہی
 قطع خلاف تفریت کہ کلام اتھی ہی سرزد ہونی حضرت کی حضور میں عسکر کی لگی یا رسول اللہ **بطلت** حضرت بعد فرمایا ماجرا سکت

کہ ناگاہ وحی تائید فعل قریش اور تزلزل ہوسد میں نازل ہوئی کہ نساء کہ حضرت لکھ لکھ حضرت نے فرمایا کہ اقبل وادبر واتوالدبر
 والحیضۃ یعنی ہتھکا اور ہتھکا اور استقبال و طی کیا کہ جیسا تو نے کی پر طی فی الدبر سی ابد اور وطی من الدبر سی ایام حین
 اجتناب لزم ہی پس مخبرین ہاتھ شان نزول پہ ہی قصار و رو کا مور نزول ہوا اجماعت حلی کی معنی و لڑگوں سا تخم پالا ان کو خوب در اخلافت
 اور عرفان بجا تو ہی اسکی وہی مثل ہی کہ شیر برنج باروغن چراغ اگر چہ کند لیکن ایجاد بندہ سے باز آتا ہی نہیں کہ بھروسہ کی نہما
 بات سید سیکابھی دلشابی وہ دینا ہی جوا ثقال المحمدمعروف واصفقرہ ظاہرا از ابن عباس است کہ راوی وایت بعدہ ناکلام عمیر
 قصار بیان شان نزول نمودہ و التفات بر تحویل محل فرمودہ و بحوال الصدق قول نافع کی تحت میں لفظ عمیر کا بجای پیغمبر
 سہو قلم ہی یا شاخ خط نامی کیوں کہ سنا عمر اس شان نزول کی محلی میں حاکمی ابن عباس میں سیکرہ اقبل وادبر واقع الدبر و حیضۃ
 او کا الحاق نہیں اور کی نسبت دعویٰ ظہور کا غایت نمایاں ہی بلکہ خاکہ سبب جامع ضمیر بقول ابن عباس میں جو ہر ہر ہر
 خیال شریف میں آیا و لیس کنک بلکہ ضمیر راجع بطرف حضرت ہی بد و دلیل ایک یہ کہ ترمذی روایت میں لفظ یقول کا نہیں
 شتم کی بعد تصلاً بلا تامل بقول اقبل وادبر الخ واقع ہی دوسری کہ امام احمد وغیرہ کی روایت میں یقول کی جگہ فقال علی السلام و
 منظر میں فقال علی السلام کہل وادبر الخ تحت میں مذکور ہی کہ بعد اظہار صلواتہ علیہ وسلم فہذا کایہ بقول اقبل وادبر الخ
 والحیضۃ کا فسر افعال تعالیٰ فاعتزلوا النساء فی الحيض بقول اصنعوا کما کانت علیکم وکانوا علیکم وکانوا علیکم
 جواز محاطة النساء فی التماثل المشابہ یعنی حضرت نے اقبل وادبر کہ تفسیر اذکر کی فرمایا جیسی آیہ فاعتزلوا النساء فی الحيض
 تفسیر اصنعوا کما کانت علیکم بتایا اگر چہ ظاہر آجیج از محاطت نساء پر دلالت نہیں کرتی تا بر تحقیق منقول محمول حقیق باحد قبول
 ملازمان کی ظاہر کو گناہ میں ہی ایستے سلسلے الزام لایمی تا تمام تقریب میں الزام نا و اٹھائی و الا ہر عو کونانی کو یہ سبق
 غرار جتا الی اس قسم کی فقرات کو الحاق ہر اوی نہیں کہتی الحاق وہ ہی کیا روایت قرآنی میں لگایا المشجح میں دفناتک
 ذکر لک کی کو پڑھی و جعلنا علیہا صہرک بتایا اور کتابت وضع میں ہنا و ابن بابویہ جعل صہرک کا لفظ ظہر یا ایا لاکہ اس معنی کی
 جبین میں امار وضع اور الحاق کی نمایاں میں پہلی روایت کی بموجب مضمونیت جناب سالت و فضیلت شاہ ولایت تہو ہم ہی
 معذرا شفاغرت کا سبب زہر نہیں حضرت عثمان ہی امام رسول الثقلین ہی بلکہ ذی النورین انکی صہریت کی سائر کہ چون محاط
 ہوئی اور دوسری روایت کی موافق حضرت کا رفع ذکر جناب رضوی ہی کہ سن مانی من ہوا اعتراف قوم باجمہم خصوصاً ہتھکا
 شریفہ رضی فی تنزیہ الانبیاء موجود ہی کہ حضرت امیر اور اہلی شیعہ شریانی دین کو مستتر اور دین مخالف کی پر دین میں بسر کرتی ہی
 کامل اور عدم خوف کہی بلکہ جو اصل نہیں ہوا بلا کہ شیعہ مثل شام مصر مغرب وغیرہ اہلی امامت کی سکر ہی آپ کی عاملوں کو فوج شام میں
 ہر باب یا بہت ساری امور رفع ذکر کی موجب میں حیض ذکر کو مستلزم ہی معلوم ہوا کہ فیقرات ہی من اطل قرآن میں اور سطر
 انکی حیض نہیں ہر اردن الحاق موجود میں ہتھکا جناب رضوی ہی بقول ہی کہ فرمایا انانا امشی مع النبیہ فی بعض طرق اہل
 اذ انما شیخ مظلوم کانت الحیض علیہا بعد المنکح فمسل علی النبی ورجع فقہ التفت لانی فقال السلام علیہا وعلیٰ

یعنی خلی خلی
 علی خلی خلی

ورحمة الله وبركاته الشيخ لك هو يا رسول الله قال بلى ثم مضى يعني حضرت امير قزوين كذا بعد من حضرت كذا سانه بيك
 رستونين جاتا تها كذا يكير مرد دراز قامت گني دار چي الا بيدها هوا حضرت كو سلام كيا پهر سري جانب توجه هوا اور كذا السلام عليكم
 اي چوتوي خليفه در عتره امد و بر كاتيه كذا حضرت سي چوتوي گكا آيا يه بات و تعي نهين چي مي كني كذا رابع اخلاص حضرت فرمايد ان سري چوتوي
 چلنا هوا بركا و يه حديث صحيح رو فض كني شكيت اور باطنع و جوه خلافت خلفاي شمس كني مشت تهي سطورير كه قبل خلافت جنا پيا و ربي
 شخص ان حليل كني سخي او جدير بين الا اطلاق رابع اخلاص كا صحيح نموگا كسي و ضيه كيا مي صدوق قوم كني الحقيقت كذا و سبب اللهم
 صياته تلاه بركا عين بنبار الرضا مين بعد ثم مضى كني غير ابرار با يه كذا فقال عني قلت يا رسول الله ما هذا الذي قال
 هذا الشيخ و تصد يقا له قال انت كذا لك الحمد لله ان الله عز وجل في كتابه اني جاعل في اخير خليفة الخلفاء
 فيها آدم هو اول و قال ادا و انا جعلناك خليفة في الارض فوالثاني و قال كذا كني عن موسى حين قال رو
 و اخلفني قوم في صلح فوالثاني اذا استخلفه موسى في قومه و هو الثالث قال ادا ان مر الله و رسله الى الناس
 يوم الحج الاكبر فقلت انت المبلغ عن الله و عن رسول الله و انت وصي و انت عني بمنزلة هارون من موسى الا انه
 لا نبى بعد فانك رابع الخلفاء كما سلمه الشيخ او لا ندى من قلت لا قال ذلك هو اخلاف حضرت انتهى يعني روق
 كني يه كذا رابع اخلاص كا لفظ سكر حضرت امير كو كه مكيا پيا هوا چو چا يه سوال اسيه كيا بات تهي جو مرد چي كني او سبي او كني تصديق
 فرمايد حضرت امير كه رابع اخلاص كا لفظ منصوصه تر آيه چا مين آدم اور داود اور داودون كني اور چوتوي تيري اوسطيكه چو چا
 في فرمايد او ان بن ائمه رسوله آيه پي توي تو مبلغ تها امد اور رسول الكيطرت اور توي مي او صبي اور توي مي نسبت اسيه
 جيسا زون توي كني نسبت كره كني تيري بعد نهين ان اوسه تو چوتوي خليفه امد اور ديه پيرم حضرت تها پس الفاظ فقسه
 صاف وضع اور الحاقيت پيا يه سوسطيكه جهال فقسه و طحه كاي يه كني خلافت منصوصه كلام اسيه چا كرا و چا مي خلافت
 حضرت امير كني و كني كني البيقين و طراف شيعه سي اسيا واضح هوتا يه كني خلافت منصوصه كلام اسيه تيرين اوسه حضرت آدم
 او حضرت اود كني او توي حضرت امير كني دليل كره عظيمه عدل الله الذي استوا منكم و على الصلح ليستخلفنكم كذا
 كما استخلفنا الذين من قبلكم و لم يكن لهم دين و هم الذي ارتضى لهم وليبديهم من بين خوفهم انما بعد
 لا يشتركون شيئا و من كفر بعد الاطاعتك هم الفاسقون اس تقدير يه پر جوبه فطراف راه تاويل رابع اخلاص حضرت
 او كني ضمير ان راه تسويل ثالث الخلفاء ابو دينا و علمه اجنا با يه جيسه خليفه اول اور ثانی نهين سيبا يه خليفه ثالث اور رابع نهين
 بگوئي فا معتبر و ايا اولي الابصار ان هذا الشئ يذمغ الاشاره و عهد اصحت عبارات طحه بوقوت و مبلغ اور وصايت و وصايت
 باروني كني تسليم چالا كره تيرين امور غير واقعي بين اول اسوسطيكه يوم الحج الاكبر مبلغ من ائمه ان الرسول بالاصالت جينا
 ابو بكر مين حضرت امير بان بعد و اكي حضرت ابو بكر كره سوره براهه مطهر بيان قبض عهد كني نازل سوا البتبعيت جناب امير معاوية
 هو لي جناب ابو بكر ني چو چا ائمه انتم ما صحت حضرت امير في فرمايد بل انا ما صحت او اكي با توه سوره راه بهي جناب امير معاوية مين

در حدیث صحیح رو فض کنی شکیت اور باطنع و جوه خلافت خلفای شمس کنی مشت تھی سطوریر کہ قبل خلافت جنا پیا و ربی
 شخص ان حلیل کنی سخی او جدير بين الا اطلاق رابع اخلاص كا صحيح نموگا كسي و ضيه كيا مي صدوق قوم كني الحقيقت كذا و سبب اللهم
 صياته تلاه بركا عين بنبار الرضا مين بعد ثم مضى كني غير ابرار با يه كذا فقال عني قلت يا رسول الله ما هذا الذي قال
 هذا الشيخ و تصد يقا له قال انت كذا لك الحمد لله ان الله عز وجل في كتابه اني جاعل في اخير خليفة الخلفاء
 فيها آدم هو اول و قال ادا و انا جعلناك خليفة في الارض فوالثاني و قال كذا كني عن موسى حين قال رو
 و اخلفني قوم في صلح فوالثاني اذا استخلفه موسى في قومه و هو الثالث قال ادا ان مر الله و رسله الى الناس
 يوم الحج الاكبر فقلت انت المبلغ عن الله و عن رسول الله و انت وصي و انت عني بمنزلة هارون من موسى الا انه
 لا نبى بعد فانك رابع الخلفاء كما سلمه الشيخ او لا ندى من قلت لا قال ذلك هو اخلاف حضرت انتهى يعني روق
 كني يه كذا رابع اخلاص كا لفظ سكر حضرت امير كو كه مكيا پيا هوا چو چا يه سوال اسيه كيا بات تهي جو مرد چي كني او سبي او كني تصديق
 فرمايد حضرت امير كه رابع اخلاص كا لفظ منصوصه تر آيه چا مين آدم اور داود اور داودون كني اور چوتوي تيري اوسطيكه چو چا
 في فرمايد او ان بن ائمه رسوله آيه پي توي تو مبلغ تها امد اور رسول الكيطرت اور توي مي او صبي اور توي مي نسبت اسيه
 جيسا زون توي كني نسبت كره كني تيري بعد نهين ان اوسه تو چوتوي خليفه امد اور ديه پيرم حضرت تها پس الفاظ فقسه
 صاف وضع اور الحاقيت پيا يه سوسطيكه جهال فقسه و طحه كاي يه كني خلافت منصوصه كلام اسيه چا كرا و چا مي خلافت
 حضرت امير كني و كني كني البيقين و طراف شيعه سي اسيا واضح هوتا يه كني خلافت منصوصه كلام اسيه تيرين اوسه حضرت آدم
 او حضرت اود كني او توي حضرت امير كني دليل كره عظيمه عدل الله الذي استوا منكم و على الصلح ليستخلفنكم كذا
 كما استخلفنا الذين من قبلكم و لم يكن لهم دين و هم الذي ارتضى لهم وليبديهم من بين خوفهم انما بعد
 لا يشتركون شيئا و من كفر بعد الاطاعتك هم الفاسقون اس تقدير يه پر جوبه فطراف راه تاويل رابع اخلاص حضرت
 او كني ضمير ان راه تسويل ثالث الخلفاء ابو دينا و علمه اجنا با يه جيسه خليفه اول اور ثانی نهين سيبا يه خليفه ثالث اور رابع نهين
 بگوئي فا معتبر و ايا اولي الابصار ان هذا الشئ يذمغ الاشاره و عهد اصحت عبارات طحه بوقوت و مبلغ اور وصايت و وصايت
 باروني كني تسليم چالا كره تيرين امور غير واقعي بين اول اسوسطيكه يوم الحج الاكبر مبلغ من ائمه ان الرسول بالاصالت جينا
 ابو بكر مين حضرت امير بان بعد و اكي حضرت ابو بكر كره سوره براهه مطهر بيان قبض عهد كني نازل سوا البتبعيت جناب امير معاوية
 هو لي جناب ابو بكر ني چو چا ائمه انتم ما صحت حضرت امير في فرمايد بل انا ما صحت او اكي با توه سوره راه بهي جناب امير معاوية مين

خضای تلمذ کی حضرت میر کی نمانہ پر صہما بظنق نہیں سو اسطیکہ کہ شہادت شریفہ رضی فی تنزیہ الانبیا کما سبق بوضی سب اور حضرت
 امیر مرقیہ دہلوی ہیں سیکر عظیمہ کی خلافت کی دلیل کو کر سکتی ہی اور محمد اکرمیہ مذکورہ میں الفاظ جمع متصل ہیں اور جنہا کے کفر
 اور جلیح سے بنا رسول شیعہ کی لئی تین فرج چاہتی ہے معلوم ہو کہ اس کہ تہما ایجابا خلافت سب شیعہ میں جن فکر نامہ ہر صنف اور وقوع
 ہوا حاقی مخفی ہو اور اہل علم صاحب طبع صحت کہ فرمودہ اول آڈیر بر بن عباس کا الحاق نہیں تھا اتنا حافیہ میں جو عین اور طرف کی لفظ اور
 کی مضمون میں صہما ہادی انصیر صہما عجب تہہ مطالبہ انی ہاہلین دشمن اسلام غالب ہے قال المحقق المعقول
 وظاہر نیست کہ او از ارتحاج فعل و رکوب حل ہماں باکہ خلیفہ زاوہ خود افادہ فرمودہ فان الولد شرلابیہ بیسین رشن ہر فرستہ جمعاہین
 القولین توفیقاً بین السبیلین و هذا هو اللتبہ اور مرتب الخلیفہ علی کل القتل والمعلکوں ما تادیر و ماکلہ حاشیہ
 القامع من عکس القضیة فلا یخلو عن اساعہ اہل ادب اصاعۃ الناس فلذا طوینا علی عرضنا الکتب افشا ستر
 و بحوالہ المعقول ملازمان کی خضای ثانی ہی کہ جیسا سابق تخیل کی معنی وار کون سہی میں تمام معنی کو فہم میں ہیں ظاہر
 بدترانہ بہمان بلکہ تیرہ دور مان کو باطن کی طرح ظلمت نشان ہی جناب عمر کا حواش علی نفسی فعل ہم ادہی نہ فیعل بہ انبان النساء
 فی الادیان میں ابن عمر کا ارشاد لعنة الله علی الکاذبین اسمقام میں باجرا ہی شنیدی ہی اور تاشامی بدنی کہ جب ملازمان
 خلافت میں نوح البکرانی کہہ لکہ ان کھو کوفی سب اہلین ولا تسبوا الناس فتکسبوا العدا و تبین صحیح علی ما لکینی سب شہر
 آئینہ ہر چو چٹائی اب اپنی چٹائی کے پورے پر آئی ہاں لکھا نقصان آہری کامونہہ بیگا لکھی ہونہہ ہی چٹائی دیتی ہی گا یا بیچ
 زبان کو تھی گمر ہی ہی خبر لکھی ہوں مگر بڑا نسبت جناب عمر داماد و اما و تیر البشر اعنی جناب حمید صفر زوج توال اطہر بنا شہرہ تھی
 علاؤخرالی اور قزاقی رسم و راہ ہندستان جنت نرا بل و اور ہواج جائیں نصیر آبا و یا و آیا ہاں تک ضلیقہ نہیں بلکہ مقام شکری
 کہ میں قوم میں اگر دشمنوں کی عزت ہی تو انکی ما تونج رویشی و دستوں کی کیا گتہ و زمان اگر حکایت یوفانی جی ہی یہاں حکایت سلوی
 مہرشی کی بیاضونج ہی ہی ہر گاہ انکو اپنی ماد حقیقی ہی یہ سلوک بیدریغ بجا ہی اور کا کیا شمار تصنف اخبار البصرین کہ سنجہا ہی ہی
 مستبیرین ہی اپنی کتاب کے آغاز میں افادہ فرمایا ہی کہ غیر کہہ کہ تقصیر لوالہ آہرین الرکن ابن طیم مجاہی جہنم علیہ ہاتھ اور دوسری نقل
 لکھا ہی کہ داعی اخلاست عایشہ نام تعصب تراز عاویہ آن دلہ الحرام پیش نہ و خط طعون خود انتقالی نہ کہ لکہ اور سبطہ کہ جہا
 مایا بلکہ سوانی اور جیمائی میں رو سیاہ کیا اسمقام میں اوسے لعین بلید کی تقلید ملازمان عنید کو خوش آئی کہ نسبت جناب فاروق پیرت
 ہنسی فرمائی یہ نہ سچی کہ انہو نکو اتنا بیدسل و اسل نہیں کرتی کہ لوگ کیا کہیں گے کیون بر میں فلک ہی انکاری پڑی ہی دیکر وہا کو مار
 ملازمان اپنی دروغ و غیرہ فرغ کو ملاحظہ فرمائیں کہ ہماری نسبت کس قدر بجا ہی اور ہماری رست ہی کہ کاست کو بطالعین لایم کہ اپنی نسبت
 بجا ہی حمام دالی بات یاد کنجی تمامی کو دو چار روپی اور نہ ہی ع لاسیما یوم ہداریہ جملہ کسکی جا کاصداق اور قتال ہی اگر یہ امور بجا
 ہیں جناب شہر ہی عوس گرفتار بلای فوجیوس سرکار میں کس مرضکی دوواہین کمین ہی تفضیل المفضول علی الفضل اور تقدیم المفضل علی
 اللغفل ضرورت روای اولاد اولاد اور احماد و شہزاد خصوصاً سنہم الساق و الصادق الدار کی حرکات او سکنت تاقی الایا لکن ہونہ

سین آتہا اولیٰ

دوستانہ سخن گوئی اور
 سادت محل اولیٰ

عہدہ خصوصی
 اولیٰ

ببقال او بگفتگوین کرده نظر و کئی تبتی تبتی می او را و کئی دروازی کلمی **ع** با هم غفوته لدا اخلین بجرهم مرفوته للفا علیین بیست
 جتهد زا و کئی اسکئی افانوسی بین الیاس ناموس اور باس مفس نهوتا جمعا لاقوا الامام وطعنا فی الجاه والا کرام فقیر تویری کت کت
 حرکات لبسوان نتیجی حرکات ملازمان استند کلا بقولکم اللبیه الولد سنا کاجیه اگر کسی دریده و بن کی مقابله بین الیاس
 یاد فرمایند **ع** سطر حکا اور پرید اور کئی بیایدی بگو بهت یاد و کئی حاشیه قاموس کما سنا و کما سنا این است که
 شیطان کانشان بیائی نواب عمده ولد کی حضور میں جناب کافرازی فی اس قسم کی دیوانگی اور هرزه چالکی کا دعوا کیا تھا
 بوجہ بعض علی ایہلسنت حاشیہ مذکورہ نلائی نواب مروج کی خطاب میں آئی ملازمان شرمندہ اور سرگرم بیان نہیں تو
 حقیقین بچتی بین و لیس هذا اول بیضه الشیعه کثیر تحت لقدام اهل السنه آپ پر موقوف کیا جانا چاہیے
 ہی اس کلمی باتین فی یانی بی صریحہ شیطانیه میں کہتی ہیں بانصارت کہ امام و حکم غیر بہت و عبرتین احکام و تفریح کر کے
 واجتہ باوصف کلمہ برات فی امام انان استغنی عن اللسان بہت گوئیہ فیست شانی شیعین انہی بعباۃ الملعونۃ علیہ علیہم
 تبریر گوشائی اور اپنی اولاد کی عیب پوشی ہی و ہر تاکہ کوئی رئیس نصف مزاج میری ملاقات ملازمان نہیں لانا کئی کئی
 سفارش نہیں کرنا فسوش لوگ بین بڑے ہر صورت میں سنا کستی و باجہ تحقیق تمام یہ ہی کہ جسا بکا اشار ملازمان بڈیک میں فرمایا
 او سکی مشابہت نسبت بجناب تقوی عابدی صبی مغربی وغیرہ کتب اسرائل میں موجود آئی گمان چاہی کہ وہ سب
 علی الزعم فیض ان پستی کی نسبت بجناب میر تبا او رخص علی الزعم تو سب ان بچرات کی نسبت بجناب فاروق بجا لیکن احمد مسک البسنت کے
 نزاکت و نو بزرگی بخت اور ستم بڑے مدو دو نو اور گورد و لعلی جڑ **ع** نہتے نہتے فیضی علی طلوسی شیعہ ہی غرض شخارجی سب طرقت
 چولہی بڑے ہر میں جادین بید جہنم چہا کیا کسی طلب **قال المجتہد والمعروف القبانہ** و کئی کئی حال ان بردخل و قبل
 قبل الدیر پس این تاو باطل پیش فرود اور توجیہ غیر حیرت نمی آید برو وجہ کی اگر خلافت چاہا اگرچہ جرح تھی میند و از پیش
 توجیہ فرمودہ غیر مود کہ ہلکت چہ نقد ضد انہو بہت جاہل نبود کہ حرکت پیشین الیاس میں عیش ہلاک خود شمر و حاشا و کلا شام
 نشان ارفع از ان بود کہ ردی اور ان سبھ و کچا لیش پس پیش و اندیشہ ہلاک در خصوص خول در موضع مخصوص و اگر چاہی تردک
 بود در جانی مخصوص و خول بود و خول **القول بنا** تصریحات اہلسنت حولت علی کی تحقیق مقین اور ہلکت کی وجہ
 سابق و فتح اور لاج ہونی کہ اس قسم کی احتیاط کمال ایمان کانشان بگو مقبول قوت حقیقت حال کنہا بقرعقاد اہلسنت جناب
 کوزہ علم ماکان تبا علم باکون سبب شہرت ہوو کہ اس فعل ایمان النساء من اللاد بار کو کلام الہی سے بضر ممنوع بتا تبتی
 پیدا ہو احقر تک حضور میں جیاتی تبتی ان کہ با و اجسہ خلا فرمان الہی قصد ورنیا یا آخر بعد وقوع مائع جب ہو کی غلط ثابت ہو
 دلو اللین ان آیاتی حسین اور فرین ہی یہ مقام تو بین اور تمجید جناب سابقا لوصاف ملازمان الاحی الاعتساف سطر گرتا
 مر با ورتی اور مبتلائی بلائی اجتہاد دنی تبتی کہ باوصف و مروج مراد لخصوص جلید اور رسول سی نہیں تبتی تحقیق کما اصل فکر نہیں
 باذینہ مصحح اطفال اہلسنت تبتی کلماتی ہیں کہ میری اول و لوسی کاتی ہیں انترت انار بالعالی مرض بطلالی میں گرفتار ہیں اور

لای
 بیست
 کسب
 ہر
 ہر

در نیای نایاب از مبتلای عارضه شکر است بعد از مزین اور استخوانها به نذرات جانین خود خورده شناس بار یک مین کی نزدیک سر تا پای
بعد بکله مستغربا و مستعجب مین ذرا آنکه کوهی موند سی حتی بات بولای ناله امار که عند القوم عصمت مین بمسای انبیا علی البیت المقدس
او کی ارشاد اولد کلمت لسانی کثره ذنوبی واذ کفبت عنی جاو جعی علی مانی خلاصه اعمال الشیعه و مثال لکس چیز محمول
بونی با وجودیک حکم ماکان بایکون خند انخو سسته سهر جابل نهی که عصمت و عصیت مین امتیاز کر تی بون با وانی عصیت کوب
عظیمه اور ذهاب ما ووجه مود که لفظه که سنج اولد کفبت عنی جانی بالک کاسبت جانین حاشا وکلا شان اینه عصمت و غفلان ارفع است
که اینی عصمت و وطنت مین تردد کرین سو سطیکه نجایش تردد اورا نذیشه بلان مخصوص مریه عصمت مخصوص مین نه اگر مقام
تفاوت عصیت مین اصحاب مقام مین تمک که بری ارشاد سو یکا چون کتب حدیقه شیطانیه مین فرمایا چون بسبب کلامت علود جاش
ایده کثرت نعم بر ایشان مکر و بات کلا با جاتا بلکه متوجه شدن بچنان اقدس الهی عظیم است لذاتق تقایب عبادت بی عصیت غیر بار اعمال
ایشان اطلاق فرموده و خود ایشان در مقام تذل و تضرع امثال انبیا آرا نیز استعمال مینمایند استی بعبارة الباطن حد الامتیه بکر
جسایر انبیا سلام تذل و تضرع کی مقام این عصمت که معصیت علی او جانی اند او تشنه مین است اجناب فوق و خشیت کجکه شت هر کوهی پاک
و مایک ساحل صاخره اور تشنه بسیار قصور عدم کتب مینی اورا خدای در کور دینی کی کلامت لفظه کوه صراحتا یکا یا بی غفلان زمین
فرمان مین بولم یفهم من لوم عصمت حایک کوه تشنه مین است بطریق کلامان بلا اذعان بلفظ حاشا و کلام
بسبب کوهی عرف حال مین کجاست استعمال مای این مخمرات و اسبیه او مبتدعات لاهیه بر جوئی مودند که مای این اوجان احصا است
بیباکی سی کردن بابت کی سفای فراری مین کفار کی فکر فزانی حاضرت هو کجی جوئی استهاد کی جوئی جلی نلامی س قسم بیباکی
جوئی کما بیسی جوئی مین بکوه کیا اسکافره بی رسم بیستی مین کوه کجی که در وضع بیفرغ بقیه بویا زبان بدل ابل بیا بر جوئی
غرض شیت کوهی که ان ایمان مین بنا علی مانی حق البقیه مین الا حضوره الفقیه الاستیجاره کفار و کلامه نه حضرت موصوفین
مرجع کوهی که قول فرار بعد چنان شهادت و ایت یکا مقام اعتبار او تهلیا فاحظ و اعلم فانه یجلیات نفع کلامه فی حد القوم
قال المجهول المعروف دوم آنکه اگر چنین بودی از زاده خلیفه پنهان بودی چه در معانه هر وقت قدرت خانگی پیدا و نگاهه اولایش نافع
گفت بود که مرقله مانی در با یک چنین افاده میفرمود که لا اله الا فی دبر را حصیر و قصر و این و شد و این تمام تمام در تاکید تکریر با یکدیگر
و یکهم کان کور بیان شان نزول امر اتفاق میدهند نعمه وفاق اگر با هم اختلاف بود پس کجی و دیگر بی طمانه بود و هذا القدر
کتاب کما هو لیس مخلص طرف گرفته شود و سو اولام ما اردی فی البطل هر دو فرمود نیست حما را چه ازین قصه که گوازه و خرفست
و بحواله اقول سابق کوهی که بات اتنی می تهمی مین بر او دید بات مین عمر مخفی نهی اور نافع فی مرقله مانی در با کلام
کما تمنا کوهی جواب مین این عمی الا فی دبر ما فرمایا در و کوهی بر و توه غریب مالک مین با خلیج و از طنی ملازمان نافع کی زبانی موشتر جوی اولم
کیا در قلت مود بر مانی قهلا قال کوهی در هر ها اسقام مین قبل کی مکره بر کوه کیا مانی و باش دوم بی ایسی بر کوه کس موشتر
نهین مکی جانی حیات جوهر قصه کجوات مینی کوهی که اگر کی حاجت مین عمل الصبان مین مین که بار بار ماثون آنکه بدایت بدست عملا

ع
عینی کوهی که
سکوهی که
تمام وقت
در مرقله مانی

اور وہی ہر ایک کا شرح اور مستحق اور بچا شاد ہوا کہ گروہ بیان شان نزول انہم بیشک بیان شان نزول کہ امتیان النساء ہر ایک بیان
 کی باحت اور نیا نسخ اور ہر ایک حرمت سے اتفاق ہی نعم الوفاق اور ہرگز باہم اختلاف نہیں تا ایک صحیح اور دوسرا سطل ہو
 باختلاف قوم اس قسم کی ایرادات امام اور زادہ امام پر البتہ جا بجا وارد ہیں مثلاً حق یقین سے کہ اگر اڑا کردہ علی ابن حسین
 از حضرت پسید کہ مرابرتوحی خدمتی است مرا خبر دہ از حال ابوبکر و عمر حضرت فرمود کہ ہر دو کافر بودند ہر کس کہ ایشان را دوست دارد
 کافر است انتہی دلیل الشریعہ میں کہ ابوحنیفہ فی امام صادق ہی پوچھا کہ کوئی لایق کتبی میں کہ آئینی خلفای تثنیہ تیسرا کی اجازت ہی
 فرمایا لیکن ہذا معاذ المد یعنی معاذ ہرگز بات بہت نہیں یہ روایت اولی اگر محمول تثنیہ فی نعم الامضا والاطفاق و اگر
 محمول تثنیہ فی غیرہا اس اختلاف و الطفاق تقدیر پران دو نو اماموں میں کہ علاقہ ابوہ او سونہ متحقق ہی ایک صحیح ہوگا دوسرا سطل
 فہا جو کہ ہر ہا منہا فوجا ہا شد اور جمال فقہی کا روایت ثانیہ میں سطل ہی سو سطلیکہ قاضی شو شریعی ہی ماس میں لکھا کہ یہ جو شہور ہے
 کہ شیعہ تثنیہ کو کافر جانتی ہیں غلط ہی اور محض فقر الیہ کہ شیعہ جناب ابیہ المؤمنین مجاہدین کو کافر کتبی میں اور شیخین نے اہلنا جناب موثق
 مجاہدین کی انتہی مضمون اور ملاحظہ المہمشہدی اور اسکی اتباع مجاہدین کو کافر نہیں لکھتے بلکہ فاسقین میں داخل کرتی ہیں بلکہ
 جیسے یہ دو نو امام عدم کفر تثنیہ پر اتفاق کتبی میں اور صلواتوں میں نہایت سطل جابج اور ابن عمیر حدیث ملی والبدیہ تثنیہ
 اور قطعاً اور شیخین تلافی نہیں دو وقت میں اور نہ لگا اکی طہر و ہذا القدر کلف للہ و الفقید انکان مع الظاہ ہی سطل علی المثلث
 والمذکور لایتنہ شی الا در شریعہ بات کتب لایتنی میں یوں ہے ہی یہاں درہ عمر کی احتیاج چاہنا کہ میں الامور ہی
 اپنی سو داغی بجا کرین کیا اعتبار سنگ سو براہ شغالی ع چشم گو گوش خویشین خرنیکتم قال المجتہد المعقول
 تثنیہ تثنیہ تثنیہ ہی انہیست کہ غلیظہ زادہ ہم متفق باہر فتویٰ ہووہ بلکہ دیگر رنگان ہم شریک ہووہ انداز اجملہ است بوستغنیہ
 مستطالی در شرح صحیح بخاری تو تہ لیتفرد باہر عن ذلک بل نہ اہا ایضاً ابو سعید الخدری کا عندنا جردن الطحاوی
 فی مشکلہ بل لفظان جلا اصحاب اہلنا ہ فی ذہبہا فانزل اللہ الایہ و در منشور جنین ما تورست شرح ابوعلی ابن
 حجر و الطحاوی فی مشکلہ الا تار و اہر و وہ لبسند حسن عن ابی سعید الخدری ان جلا اصحاب اہلنا
 در ہا فانزل الناس علیہم لک فانزلت النساء کفرات لکہ فانزلت کفر انی شعثم و بوجل بعد قول بتفصیل مذکور
 ہوچکا کہ کسی صحابی اور فقہا ہی ایستہ فی اس فعل کی فعل کا فاعل کو فتویٰ نہیں دیا کوئی سلامات سابقہ فتویٰ انکی تو یوں نہیں
 نہ انکی تو یوں ہی باحت بقدم کہ میں یہ ملازمان کا ہستان صحیح اور نہ بیان فوج ہی اور مستطالی میں اگر ابو سعید خدری کی روایت تو
 انکی ہی روایت اور ان روایت میں جو محمول بد منشور ہی لفظ فانزل المد اور فانزلت کی بعد فی تثنیہ کا کلمہ قدر ہی بنا علی ہر سابقاً
 جمعا میں قول الجہو کی دریافت نہیں ہونا کہ ان عبارت سبب سے ملازمان کیوں کہ اپنی نہ سکا اذعان فرماتی ہیں ہر چند چاہتا ہوں
 میں حاضر ہوں ہشتا فہ اس مقدمہ میں مناظر ہوں لیکن وہ جسر تاکہ کوئی ایسا نہیں ہی ہر پریش ایچھی جکو ہوسری لہر باہرین قال
 المجتہد المعقول و انما خبر عبد اللہ بن علی بن سائب است اخرج البیهقی فی سندہ عن محمد ابن علی قال کنث عند محمد

صحیح و مستحکم و کثیر
 لایق و قوی و کثیر
 باہر و ہر ایک کی
 صحیح و مستحکم و کثیر
 لایق و قوی و کثیر
 باہر و ہر ایک کی
 صحیح و مستحکم و کثیر
 لایق و قوی و کثیر
 باہر و ہر ایک کی
 صحیح و مستحکم و کثیر
 لایق و قوی و کثیر
 باہر و ہر ایک کی

ابن کعب القرظی فرجاء رجل فقال ما تقول في اتيان المرأة في دبرها فقال هذا شيخ من قرظي فسئل عن عبد الله بن
 علي بن سائب فقال قد ولو كان حلالا وازنجد است محمد بن منكره كقائل بان بكذا فاعل آن بوده اخراج ابن جريون
 الکرادى قال قيل لزيد بن اسلم ان محمدا بن منكره يعني عن اتيان للنساء في ادا بارهن فقال زيد اشهد على
 محمد لا خبر انه يفعل ويجوز **السد اقول** قوله فقال قد ولو كان حلالا كيعني من كره على تقدير الحلال
 فكيف بعد الحرام يعني برتقيرى كرس فعل كى حلت ثابت هوئى نجس هى پر هر گاه اسكى حرمت بكتابه او خطبه
 صطفاه آتانه حجاب كبا راور اخبار فقهاى مدار پایه ثبوت كو بهو سچو كيونكر فعل نجس اور فاعل كو گنده اور نجس كركا اوس قسم
 محاوره بعض اخبار زيده طهارت من موجود بين منها ما قاله الامامون للرضاء اخبرنى عن قول الله عز وجل لقد همت به وحيها
 لو ان راي برهان به فقال عاقد همت به ولو ان اى برهان به هم لها كاهمت به لکنه كما معصوم والمعصوم
 لا يهتد بذنب لا ياتيه فقال الامامون لله درك يا ابا الحسن محصل ضمون بنا برتقيرى بن خاتون يه كرامون نجس است
 ايك ال امام ضما سى كيكامرتبه نبوت و نصبت ميلان حصيان كو نهين چاهتا با وجود اسكى آيه لهد همت انم سپر گواه چى بى ما
 اس بى كى معنى يه من كز ليخا حضرت يوسف كقصد كسا اگر يوسف كو مشاهد بر مان الهى كاك عبات نوربوت اوليه
 عصمت هى نهوتاميشك مخاطب هو چكى تى اور زيخا كى جانب چكى تى ليكن هر گاه آپ كو مرتبه عصمت حاصل تها اور معصوم صحبت
 اراده وقوع من نهين آتا مخاطب واقع نهوى مامون كها اى ابو الحسن كچو حق تعالى جزاى خير عنانيت نامادى سپ معلوم هوا كيكامرتبه
 قضيه شريعت كى حكم من بى كى محصل اوسكا قياس استثنائى كيطرف رجوع كرنامهى فافهم وانطبق الحال على نام كى تعلم اور ابن منكره كى رده
 من ايفعل كلفظ برتقيرى صحه دريت دعوى كو تحمل هى ايك كانه كى ضمير اتيان النساء كيطرف راجع هوا و يفعل كو بصيغه
 برهنى و سرى يه كانه كى ضمير ابن منكره كى جانچى هى او يفعل كو بصيغه معروف كهنى برتقيرى اول تقرىبا تمام هى هو سطيكره عالمى
 يه هى كبر ابن منكره قائل اور فاعل تها مصورتوبه قائل اور فاعل نه شرعايت الامم غير و كيطرف يه نسبت ثابت شرتى هى برهنى رده
 غير ذوق من برهن صيغه التريض هو مطلوب العريض اور برتقيرى ثنائى كولا زمان كى تقرىبا تمام هى هو سطيكره من سنگام من ابن منكره
 قائل اور فاعل شرتا هى ليكن جانچى كى اوسكا يه قول او فعل اول هو هر گاه اس فعل كى كدورت اگاه او تحقيق كى راه صغائر كيطرف
 رجوع لا يال لفظ اخبرنى بصيغه ماضى من جار قاضى هى معند الامسنت ابن منكره كى كسانى او مقلد نهين كى او يه الزام مناسب
 هوئى غايت الامم كخص من الاشخاص پسر و سكى وايت گواوسكى اتحاد قول فعل پر دلالت كرى روايات جمل صاحب او مجتهدين
 مقابل من كيان نسبت عچه نسبت با عالم پاك پسر شيشى شخص كى قول فعل سى الامسنت كاصول لازم كرا نا انا انقا نهين
 تيمر و قوف نهين چو تهاى هر كى قصوره نهين انسان كوئى سهو و خطا شالى قال المحجرب المعزول وازنجد است عبد الرحمن بن قاسم
 كسانى فى آخر الرسالة وازنجد است ابن ابى ليك كى بان قول قائل و بان سلك نائل اللفعل افاضل بوده تفسيره كوفه بورت
 اخراج ابن جرير عن ابن ابى مليكة انه سئل عن اتيان المرأة في دبرها فقال قد اردته وارجو اليه بالبراحة فاعتاد

ابن كعب القرظى فرجاء رجل فقال ما تقول في اتيان المرأة في دبرها فقال هذا شيخ من قرظي فسئل عن عبد الله بن علي بن سائب فقال قد ولو كان حلالا وازنجد است محمد بن منكره كقائل بان بكذا فاعل آن بوده اخراج ابن جريون الکرادى قال قيل لزيد بن اسلم ان محمدا بن منكره يعني عن اتيان للنساء في ادا بارهن فقال زيد اشهد على محمد لا خبر انه يفعل ويجوز السد اقول قوله فقال قد ولو كان حلالا كيعني من كره على تقدير الحلال فكيف بعد الحرام يعني برتقيرى كرس فعل كى حلت ثابت هوئى نجس هى پر هر گاه اسكى حرمت بكتابه او خطبه صطفاه آتانه حجاب كبا راور اخبار فقهاى مدار پایه ثبوت كو بهو سچو كيونكر فعل نجس اور فاعل كو گنده اور نجس كركا اوس قسم محاوره بعض اخبار زيده طهارت من موجود بين منها ما قاله الامامون للرضاء اخبرنى عن قول الله عز وجل لقد همت به وحيها لو ان راي برهان به فقال عاقد همت به ولو ان اى برهان به هم لها كاهمت به لکنه كما معصوم والمعصوم لا يهتد بذنب لا ياتيه فقال الامامون لله درك يا ابا الحسن محصل ضمون بنا برتقيرى بن خاتون يه كرامون نجس است ايك ال امام ضما سى كيكامرتبه نبوت و نصبت ميلان حصيان كو نهين چاهتا با وجود اسكى آيه لهد همت انم سپر گواه چى بى ما اس بى كى معنى يه من كز ليخا حضرت يوسف كقصد كسا اگر يوسف كو مشاهد بر مان الهى كاك عبات نوربوت اوليه عصمت هى نهوتاميشك مخاطب هو چكى تى اور زيخا كى جانب چكى تى ليكن هر گاه آپ كو مرتبه عصمت حاصل تها اور معصوم صحبت اراده وقوع من نهين آتا مخاطب واقع نهوى مامون كها اى ابو الحسن كچو حق تعالى جزاى خير عنانيت نامادى سپ معلوم هوا كيكامرتبه قضيه شريعت كى حكم من بى كى محصل اوسكا قياس استثنائى كيطرف رجوع كرنامهى فافهم وانطبق الحال على نام كى تعلم اور ابن منكره كى رده من ايفعل كلفظ برتقيرى صحه دريت دعوى كو تحمل هى ايك كانه كى ضمير اتيان النساء كيطرف راجع هوا و يفعل كو بصيغه برهنى و سرى يه كانه كى ضمير ابن منكره كى جانچى هى او يفعل كو بصيغه معروف كهنى برتقيرى اول تقرىبا تمام هى هو سطيكره عالمى يه هى كبر ابن منكره قائل اور فاعل تها مصورتوبه قائل اور فاعل نه شرعايت الامم غير و كيطرف يه نسبت ثابت شرتى هى برهنى رده غير ذوق من برهن صيغه التريض هو مطلوب العريض اور برتقيرى ثنائى كولا زمان كى تقرىبا تمام هى هو سطيكره من سنگام من ابن منكره قائل اور فاعل شرتا هى ليكن جانچى كى اوسكا يه قول او فعل اول هو هر گاه اس فعل كى كدورت اگاه او تحقيق كى راه صغائر كيطرف رجوع لا يال لفظ اخبرنى بصيغه ماضى من جار قاضى هى معند الامسنت ابن منكره كى كسانى او مقلد نهين كى او يه الزام مناسب هوئى غايت الامم كخص من الاشخاص پسر و سكى وايت گواوسكى اتحاد قول فعل پر دلالت كرى روايات جمل صاحب او مجتهدين مقابل من كيان نسبت عچه نسبت با عالم پاك پسر شيشى شخص كى قول فعل سى الامسنت كاصول لازم كرا نا انا انقا نهين تيمر و قوف نهين چو تهاى هر كى قصوره نهين انسان كوئى سهو و خطا شالى قال المحجرب المعزول وازنجد است عبد الرحمن بن قاسم كسانى فى آخر الرسالة وازنجد است ابن ابى ليك كى بان قول قائل و بان سلك نائل اللفعل افاضل بوده تفسيره كوفه بورت اخراج ابن جرير عن ابن ابى مليكة انه سئل عن اتيان المرأة في دبرها فقال قد اردته وارجو اليه بالبراحة فاعتاد

ابن كعب القرظى فرجاء رجل فقال ما تقول في اتيان المرأة في دبرها فقال هذا شيخ من قرظي فسئل عن عبد الله بن علي بن سائب فقال قد ولو كان حلالا وازنجد است محمد بن منكره كقائل بان بكذا فاعل آن بوده اخراج ابن جريون الکرادى قال قيل لزيد بن اسلم ان محمدا بن منكره يعني عن اتيان للنساء في ادا بارهن فقال زيد اشهد على محمد لا خبر انه يفعل ويجوز السد اقول قوله فقال قد ولو كان حلالا كيعني من كره على تقدير الحلال فكيف بعد الحرام يعني برتقيرى كرس فعل كى حلت ثابت هوئى نجس هى پر هر گاه اسكى حرمت بكتابه او خطبه صطفاه آتانه حجاب كبا راور اخبار فقهاى مدار پایه ثبوت كو بهو سچو كيونكر فعل نجس اور فاعل كو گنده اور نجس كركا اوس قسم محاوره بعض اخبار زيده طهارت من موجود بين منها ما قاله الامامون للرضاء اخبرنى عن قول الله عز وجل لقد همت به وحيها لو ان راي برهان به فقال عاقد همت به ولو ان اى برهان به هم لها كاهمت به لکنه كما معصوم والمعصوم لا يهتد بذنب لا ياتيه فقال الامامون لله درك يا ابا الحسن محصل ضمون بنا برتقيرى بن خاتون يه كرامون نجس است ايك ال امام ضما سى كيكامرتبه نبوت و نصبت ميلان حصيان كو نهين چاهتا با وجود اسكى آيه لهد همت انم سپر گواه چى بى ما اس بى كى معنى يه من كز ليخا حضرت يوسف كقصد كسا اگر يوسف كو مشاهد بر مان الهى كاك عبات نوربوت اوليه عصمت هى نهوتاميشك مخاطب هو چكى تى اور زيخا كى جانب چكى تى ليكن هر گاه آپ كو مرتبه عصمت حاصل تها اور معصوم صحبت اراده وقوع من نهين آتا مخاطب واقع نهوى مامون كها اى ابو الحسن كچو حق تعالى جزاى خير عنانيت نامادى سپ معلوم هوا كيكامرتبه قضيه شريعت كى حكم من بى كى محصل اوسكا قياس استثنائى كيطرف رجوع كرنامهى فافهم وانطبق الحال على نام كى تعلم اور ابن منكره كى رده من ايفعل كلفظ برتقيرى صحه دريت دعوى كو تحمل هى ايك كانه كى ضمير اتيان النساء كيطرف راجع هوا و يفعل كو بصيغه برهنى و سرى يه كانه كى ضمير ابن منكره كى جانچى هى او يفعل كو بصيغه معروف كهنى برتقيرى اول تقرىبا تمام هى هو سطيكره عالمى يه هى كبر ابن منكره قائل اور فاعل تها مصورتوبه قائل اور فاعل نه شرعايت الامم غير و كيطرف يه نسبت ثابت شرتى هى برهنى رده غير ذوق من برهن صيغه التريض هو مطلوب العريض اور برتقيرى ثنائى كولا زمان كى تقرىبا تمام هى هو سطيكره من سنگام من ابن منكره قائل اور فاعل شرتا هى ليكن جانچى كى اوسكا يه قول او فعل اول هو هر گاه اس فعل كى كدورت اگاه او تحقيق كى راه صغائر كيطرف رجوع لا يال لفظ اخبرنى بصيغه ماضى من جار قاضى هى معند الامسنت ابن منكره كى كسانى او مقلد نهين كى او يه الزام مناسب هوئى غايت الامم كخص من الاشخاص پسر و سكى وايت گواوسكى اتحاد قول فعل پر دلالت كرى روايات جمل صاحب او مجتهدين مقابل من كيان نسبت عچه نسبت با عالم پاك پسر شيشى شخص كى قول فعل سى الامسنت كاصول لازم كرا نا انا انقا نهين تيمر و قوف نهين چو تهاى هر كى قصوره نهين انسان كوئى سهو و خطا شالى قال المحجرب المعزول وازنجد است عبد الرحمن بن قاسم كسانى فى آخر الرسالة وازنجد است ابن ابى ليك كى بان قول قائل و بان سلك نائل اللفعل افاضل بوده تفسيره كوفه بورت اخراج ابن جرير عن ابن ابى مليكة انه سئل عن اتيان المرأة في دبرها فقال قد اردته وارجو اليه بالبراحة فاعتاد

علی قاسم گفت بدین و از غیبت چه بیخیاوی و بی شرمی است که ارتقا فعل را در مقام اخبار بیان میسازد و دیگر از ابا جان
 قانز ترخیص نماید و ذکر ضعف قوه به چه هم باکی نمی نماید اینج دوالات بر عدم کرامت آن فعل ارد و وجه کسی از علمای فقه
 حدیث است بلکه کرامت قائل نشده چه جای از کتاب ام کرده و العیاذ بانس ع بین تفاوت رها از کجاست تا کجا و کجوال بعد
 اقول ابن عبد الرحمن بن قاسم کی فوکل سانه غلطی و سلفظ کی جو ملازمان جملآ یا تجا بلا و قوعی من آنی آخر سال من کوریا یگا
 خاطر جمع رکاو جواب فعل بن ملک کا اس مقام میں یہ کہ یہ وایت کسی رضی کا قرسی بعض نسخہ کہ تفسیر میں نہیں اور بر تقدیر تسلیم اولاً
 مذکور ہو کہ در مشور کی اکثر وایت تکلم اور منظور فیما بین صاحب تفسیر قدس سرہ فرمائی کہ در بعض نسخہ کتب التزام صحت جمع ما فیها
 مذکور اند بلکہ بطریق بیاض مطبک یا بسن مان جمع نموده اند محتاج بنظر ثانی گذار شته اند اردیسی حسب کشف غمخولی جامع القلین همیز
 قبیل کتب قدر فتر نقل کنند برعم خود گوازمیلن می بر ندرین طاؤس نیز در مولفات خود از همین جنس خوار بر پر کرده و عقاد خود اہلسنت را
 الزام دادہ اور ثانیاً ابن ملک اہلسنت کا مستقلاً بچند نہیں کہ او سکا فعل انکی حتی میں حجت لازمہ ہو اقول افعال احوال محمد بن ابوقتیہ ابن
 کلام ہی برگز خیال میں نہیں آتا کہ وہ نصیحتاہ ابن ملک کی نسبت کس اہی استعمال یا اگر اس سبب ہی کہ وہ بسبب کتاب طعی فی اللہ بر روز و حیا
 او بر شرمی ہی تو اول امام جعفر اور امام ضیا کجا کتب سے جواب ارشاد ہو کہ صدر میں متقی کی درق اسنصار او جعفر طوسی شیخ الطوسی
 مستقل ہوئی کہ یہ دونو امام عالمی مقام ہیں فعل کی فاعل و فاعل ہی سائل سی باندیشہ مضحکہ تقیہ انکار کیا کہ میں اس فعل کو نہیں کرتا
 و اولاً در پردہ اس نصیحتاہ کو معاذ اسدا و کنی جائز جمع فرمانا کہ اگر اس اہی ہی کہ اوسی استعانت بر وزن کیا تو میں قسم کہ تفسیر
 ہو ستر فرج کہ ایدسی ما ثوری او شاید باین ہمانہ اور دروغ فسانہ مذکور ہو کہ گنا منظور ہو مشترکی ابن ملک یہاں مورد ملامت نہیں
 بلکہ او سکا فعل قواعد طیبہ صحنفوی کہ عند الجماع پہلی و اعلی موٹوہ کو ملاحظت میں لاوی صدر اور ثد میں بگردد اوی جب کجی کہ عورت
 کی طبیعت شاق ہوئی ہے استعنا خواہ ہستعنا لہا و ہن بلکہ ہن فعل فرمائی ہیں ابو جعفر طوسی اشرفیہ مستعدین کے نزدیک کہ قبل اور برد و مول
 جماع میں اگر انکی تاسی اور تقلیدی وہ آداب قبل کی در برین بجالیایا اور بر غم اہلسنت انکی آتش شہوت کو بجایا و اوی نصیحتا کجی و حیا
 خود داخل تھا کہ جب میں اصل کاری عاجز آیا ملازمان نے غلیظ عنایت فرمایا اور اہل کذا اکتا بتا یا پسں گاہ بکرم خون طیب فعل معلی
 مذموم نہ شہرا جیسا لکن مؤمنین شاہدی کہ ساری قوم شہید متنا و عمل برین غن بار خون بادام او میری داخل ہوتا ہی کی نزدیک معیون نہیں
 بر تقدیر صحت و ایتا و حیل فعل معلوم اگر اس بیجاری شہوت کی ماری یہ بات وقوع پائی جائی حیا و محل مضحکہ نہیں اکثر کہ باہ او و
 شہوت و ہر شہر صفا حرین مباشرت کو ایسا ہی اتفاق پیش آتا ہی جائز ہی کہ وہ بیچارہ ہو سکے مارا ہر حسن اور میں ملازمان
 مسن ہوں اگر بتعلیم شہید ہوں اوسی پائنا کام کمالا طعن مشترک ہی اور طامن گرفتار جلک اپنی شہوت کو نہ کھنا اور کی ہتھیاری دنیا
 کمال جرات عا یکنکار از تو آید و مردان جنین کینندہ غرض اس عریفہ کو بغور ملاحظہ فرمائی میںی کنبا یعنی عرض کیا خدا کی فضل ہی شہید
 ہیں سچہ جانی سسرمانی یار کی رکھ دینا چیکسی صید کبھی تو گذر گیا اوشو کی نظری خطبہ قال المجتہد المعقل
 و از انجیل است بلکہ ابن انس امام سنیاں و مجتہد ایشان کہ قائل آن مقولہ بل فاعل مفعولہ ہم بوده در تفسیر و منشور ہم ہوراست

ایساری اور حق گذاری نافع کی اگر اس ہمت سے ہی کہ نافع مراد لفظ **مفید** اور یہ مقدمی قوم عنید ملت شیخ سفید اوشاید
 اس فعل کا قابل توجہ سراسر نامفید اور غیر نافع واقع ہی بلکہ شر اور اضرفاقم ولاکن میں استعمل میں استعمال میں اس میں یطین ع قیل
 کا شیاطین جو یہ قال **المجہد المعزول** و قسطلانی و شرح صحیح بخاری آورده وقد نقل باحثہ ذلک عن جماعة من
 السلف لهذا الاحادیث ظاہر لایۃ ونسبہ ابرہ شعیبان کثیر من الصحابة والتابعین امام احمدیہ مالک
 فرمایا کہ شیروہ قال ابو بکر الجصاص فی احکام القرآن المشہور هو مالک باحثہ واصحابہ یفتون عنہ ہذا
 المقالة لقبھا او شاعتھا وہی عندنا اشہر من ان یبندفع ویبفقہ عنہ انتہی و بجل **المدقول** حیرت کہ محمد
 ہو کر اس قسم انتہا ہو۔ انتحال کی راہ پر سلوک فرمائی ہیں قسطلانی میں یہ روایت نفی اور رد کی تھی نقول شی اخذ اور قبول کیلئے
 اسو طیکہ کتاب کو میں لفظ انتہی کی یہ توضیح لکن فی الحقیقہ عن مالک الی آخر ما نقلنا ہنا لاک مذکور ہی کہ لفظ لکن
 خاص کی قول کو مسترد کر رہا ہی ہے بعد یہی فرما رہا کہ قال بعض المالکین ان ناقلا باحثہ عن مالک کا مذکور مفید یعنی
 مالک قسطلانی فی المدبر کا جواز نقل کیا دروغ بازا اور فقرہ وازی پہ چند سطر کی بعد بیان کیا کہ ما نسب الی کتاب السنن وهو
 کتاب صحیح لہ یعتقد علیہ قال القسطلانی مالک اجل من ان یکن لہ کتاب السنن جو کون نے کہ قسطلانی فی المدبر جو بزرگ
 وہ حوالہ دیتی ہیں کہ اس مسئلہ کو مالک نے اپنی کتاب السنن میں لکھا حالانکہ کتاب السنن صحیح قول ہی اور یہ اعتماد نہیں سکتا بلکہ قسطلانی نے
 تصحیح کی کہ مالک ہی اس کتاب السنن اور اسکی کتاب جو غرض جس سے کہ اس قسم کی مشابہت اور خذ مبعث لا یستطاعہ میں اپنی ہی ہذا
 برہمی میں اس بات کو غیر بود اور پریشان مثل تاریخ کر کہ قصدا لازم کا فرمائی ہیں اسی کیا ہو ہذا ایک عالم کو ڈبوتونی دیا جو شرف
 وجہ ہم سمجھی تھی محکو تو سمندرخلاہ قال **المجہد المعزول** و این عبارت مفید فوائد ثلثہ است اول انیک اکثری اصحابہ و بعد از
 اسلاف اہل سنت قابل باحت و جواز فعل مذکور بودہ اند و بجل **المدقول** یہ تینوں فائدی مستفاد ہیں فقرہ وقد نقل باحثہ ذلک عن
 سی اور قسطلانی فی نفس کہ یہ نقل مسترد اور نفی ہی پس یہ کاہ مستفاد عنہ مسترد کہ ہر استفاد بطریق اولی مسترد ہی ہے پس
 تہبتک تکرار او محکو اور صراحتیہ جیسا پہ فرما کی شدہ مذکور مشاہدہ ہوا کہ ہر بار پر برہمی پہر بقاضای خیر کی جاتی ہیں کہ تو ما
 اور قطع نظر ہے ہر ہمت کی فی نفس یہ تینوں فائدی مفیہادی ہیں اول اسو طیکہ قسطلانی میں سب اشخاص کا لفظ واقع ہی
 اور ظاہر ہے کہ کسی جنس کی نسبت کی جاننا کہ جنس ہی اور اس شخص سے وصیت اور نفس الامر کی ثبوت اور چیز ان مواقع میں نسبت کا لفظ
 عدم صحت یہ دلالت کرنا ہی نظیرہ مانہی مصائب النواصب ما انسبہ الشیعہ مرفوع اصح وقوع التبعیر فی القرآن
 لیس مما قال ابی جہم الامام امیہ الی آخر ما نقلتہ سابقا اور دلیل اس نسبت یعنی عدم بصحت کی یہ کہ اکثر کیا نام صحیح
 اور تابعین اور سابقین اور مجتہدین ثابت ہونا یا کہ فعل اہل سنت کے نزدیک حرام ہی اور ہر متبصرا اور تندیہ وغیرہ سنی علوم ہر
 کہ شیعہ مذہب میں فعل جلال آجین جو کوئی اہل سنت ہی علت نقل کر ہی منقول عنہ تحقیق میں سنی نہیں چہ شیعہ ہی سکا مذکورہ نفس
 داخل ہی کہ بعض قضیہ بقیہ اہل سنت کے مذہب میں تمدن مذہب ہو کہ اس قسم کا ضرع اور تلبیس اور تلمیح اور تلبیس مخطوط کہتی ہیں کہ

تحقیق اہل سنت ہی ہیں
 سلف سے منقول ہی ہیں
 بنیاد میں معلوم ہے
 ظاہر ہے کہ اس میں نسبت کیا
 اس کو ان میں سے نہیں
 صحیح اور تابعین میں
 اور سابقین میں
 مالک کے حوالہ دیتے ہیں
 میں ان کا ذکر ہے
 ہی اس کے حوالہ دیتے ہیں
 ان کا ذکر ہے

ناطقین که کتب نامی شعری تمام عمر تقیة اور تزییرا هستند مین بسیر کی تا آنکه معتمد علیہ ہوا کہ کتب نامی کا مارا اجابہ عمر بن محمد
اپنی مذہب باطل کی موافق روایات کرنی لگا منجرات مارواہ عن بریدہ ہر فروعاً علیاً ولیکون بعد کہا گیا کہ رضی
ہی اسطرح محمد شاہ بادشاہ کی وقت دو شخص شیخ ہندوستان اور آخا برہم بن علی شاہ صفوی صفہان مین اہلسنت کتبت
تصرف اور احاق کرنی خوشخط لکھائی تھی سلطان اور مدببت بناتی تھی رگد مین بقیمت رزان محض بیع مین لاتی تھی جبکہ کوئی
وہ مخفی ہوئی اسی شان پر کہا جاتا کہ لکھن شعبان مچول المسعود الشان شایعہ ہوا کہ اہلسنت کے تغلیط کو بجای کتیبہ مولا غنۃ
والمشعین کتیبہ من الصحابہ والتابعین کہ گیا کیونکہ زبر اور مخفا خصوصاً تہذیب اور استبصار سی شکار ہو چکا کہ
یہی بزرگوار قائل اور فاعل کل ہوتی آتی نہ صحابہ و تابعین انخار والا استدراک سطلانی کی کیا معنی خدا کی پناہ ملا زمان سکون تیز
آتی مین پر ہی نہیں پائی مین **۳** تم کہ جو کسی گریز اور مین کردن تسمی نہاہ ہاجی الاحول لا قوۃ الا بالہ قال المحمدا
المعزول دوم آنکہ احادیث مشکوٰۃ مذکورہ و ظاہر آہ کریمہ لالت برابحت وارد و احادیث تحریم حرط و ظاہر آہ دلالت
و عمل بر و ایا تیکہ معاضدہ نظر آیات قرآنیہ بہ مقدم ہر روایا مخالفہ است ظاہر است کہ کلمہ انی موضوع برای کان سئل اللہ
تبارک تعالیٰ لا و ہذا قالت ہو معند اللہ یعنی از کلام جاہست تر این نزق مریم سبحان گفت مین تی نفوذ است
و لفظ انی شتم دلالت بر تعدد و وارد پس معنی فاقول حرک انی شتم است کہ بیاید زمان خود را ہر جائی و ہر موضوعیکہ ہست
اگر میفرمود کہ شتم البتہ دلالت بر تخریہ و اوضاع اتیان مراد می بود و چون انی شتم فرمودہ مراد از ان تخریہ و موضع اتیان
بودہ ہا چہ فرق در میان انی کہ ظاہر است و انی کہ مین انی انی مین دلالت چون مطلق حرث مجازاً بنا بر دومی ملاست مکر کہ
نساء کہ حرث لکم واقع شدہ پس مراد از فاقول حرک انی شتم تخریہ ہا کہ فاقول انی شتم دلالت بر تعیین موضع حرث
ندارد بلکہ لفظ انی دلیل بر تخریہ و نقد و اوضاع دارد بلکہ اگر میفرمود ارحام نساء کہ حرث لکم فاقول حرک تعیین موضع حرث شدہ لیکن
شتم در ان جمل شتم کہ شتم بودہ و لیکن مین و حرث شبیرہ را دومی مشابہت ملاست کا فی ہیشوہ جہا تخریہ صحابہ زرع در
کریمہ کہ علیہ اخرج شطآہ الخ و ارد گردیدہ و بنا بر تشریح دومی ملاست فرمودہ ہن لباس لکم و انتم لباس لہن و
من کل الوجود ہر جہت کہ لا یعنی و بحول اللہ قول احادیث مشکوٰۃ او ظاہر کہ یکہ کافعل معلوم کی حرمت پر دلالت کرنا
ظاہر ہی نہ اباحت پر کہا کہ روایاتی بس حکم ملازمان کہ عمل بر و ایا تیکہ معاضدہ انموذہ اہلسنت نہ معاضدہ شیعہ اہل ضعیف است
کل العوالم حیرۃ علی حیرۃ مین اہب الہ الذہب اس طلب مین آیات معاضدہ نظر آیات قرآنیہ کور و ایا مخالفہ نظر آیات
قرآنیہ پر مقدم فرمایا اور روایا مسیح با و غسل مین المرافق تکا ہو لمحوال المشور اور طہار خمر اور خمر راہر افاقہ لو مچلہ الخ
ما فی من لا یضوہ الغنی عن الیوم محمد ابو عبد اللہ فقہین اعا انالشتن ثیا یا اصابہ الخ و ہذا الخ من لا یضوہ فیہما
قبل ان یغسلہما فکا لہم ولا باس انما حکم اللہ کلہ و شتن ولم یجرہ لہ لیسہ للصلوۃ یعنی امام باقر اور امام
لوگون پوچھا کہ ہم کبھی مین لاتی مین کہ او مین شراب و روسی کہ جہی لگی ہوتی ہی ایابی و ہونی ان کی روشنی نماز پر مین یا مان

۱
دوران کا وقت
کمال الادی بنا پر

۲
کمال الادی بنا پر

۳
کمال الادی بنا پر

مضایقه همین استنی سوره که ما نا اور شرکایا بینا حرام فرمایا اور نماز گویند اسی مان کپڑی پٹی کو حرام نہیں فرمایا دینیہ مسئل
الصادق ۴۷ من جلد الخنزیر یجعل دلو اقال لا باس بی یعنی ما م صادق ہی پوچھا کہ سور کی چیز کجا ڈول سنا گیا کیا فرمایا
کہ یہ مضایقہ نہیں ہے اسٹال لک ما ضا با احوال انتہا ہی حالانکہ یہ مخالف ظاہر قرآن میں قال الله تعالیٰ اربا الذر اربا صفا اذا
قتوا الى الصلوة فاغسلوا وجوهکم وایدیکم الى المرافق وامنحو ارجلکم الى الکعبین یعنی اسی ایمان والو
جب نماز پڑھنی کا قصد کرو تو اپنی مونہ نہ ہو اور ہاتھ کہیںوں تک دوسر کی مسح کرو اور پاؤں نہ ہو جو ٹخنوں تک قال انما الخنزیر
للمسوا الى قوله رجس من عمل الشیطان وقال فی حق الخنزیر فانه رجس یعنی فرمایا کہ شراب ورجو اور سوز جرس
اور جس کتبی ہیں شہ نجاست کو پس ان چیزوں کی نجاست کے روایات کو کہ معاصد ظاہر قرآن میں کیوں مقدم نہ بتایا
تا جو باہر کے درماتاب لفظ معاصت ہے حالیا نیز گنگ خوش آب اندختی ہے اور یہ جو فرمایا ظاہر ہے کہ کلمہ انی موضوع الی قولہ
وایمن ہذا من ذلک پس ارشاد ہوا کہ میں ظہور سی کیا مراد ہی اگر یہ مراد ہے کہ آیات قرآنیہ یا احادیث ایمانیہ ہمیشہ اپنی ظاہر معانیہ
پر رہتی ہیں اس حدیسی تجاوز نہیں کرتی تو اولاً تفسیر کا پردہ پھٹتا ہی حالانکہ عند شیعہ بزبان ائمہ القیومیہ دین آسانی ارشاد ہے
اور تانیاً جناب حکیم کیا جواب کا جو حدیث سلطانہ میں فرماتی ہیں بدین عبارت کہ ہا انکما انما حضرت آدم ابو البشر و ابو جنوں
انہما کہ بعضی از امور بطور رسیدہ و در ظاہر قرآن مجید تعبیر از ان معصیت یا ظلم در قول او تعالیٰ فصلی دم رہے فجوئی مانند آن
واقع شدہ یا عتابی در مقابل آن وارد گشتہ الی ای قال ہمتی بہت بر مجاز و استعارہ و محمول بہت بر ترک اولیٰ جنانکما انما
والا تشبیہ خالق مخلوق محسوس بر او تشبیہ انتہی نقطہ علوم الذموم و اگر یہ مراد لانی کی وضع مقام میں ظاہر بنا برجان نہ تجاوز عن ہذا النطاق ہر پس
غیر مسلم ہی ہوا علیکہ انی مشترک ہی این اورستی اور کیف کی معنوں میں کہ اول کو انی سکا کی کہتی ہیں اور تانی کو زمانی اور ثالث کو جہتی
پس انی سکا کی وضع اگر جہتی مکان میں ظاہر ہی اور تعدد اور تخریر مکان کو مستلزم لیکن ظہور ہی معنی کا مکان بر میں غیر مسلم ہوا
جائز ہی کہ مکان ہی برراد نہ ہو بلکہ بالاخانہ یا خانہ یا صحن سرا وغیرہ مراد ہوا تقدیر پر ہی انی ششم کی یہ ہیں کہ اپنی جو تونسسی شہرت
کرد جس مکان میں چاہو خواہ وہ مکان بالاخانہ ہو یا خانہ یا صحن ہر اندہ یہ کہ ہر عضو زمین داخل کرو خواہ دہرے جو خواہ گوش خواہ پٹی جو
خواہ مقعد و پوش فلما بطلت بعضی ہذا الاحتمال بقی المعنیان الاخیر ان ہو صریح بہ سبب الہ السنۃ یؤیدہ تفاسیر اہل النقطہ
میں شیعہ تفصیل اس مجال کی یہی کہ انی زمانی کی نص فریقین کی تفسیر میں جو ہی فی المفاتیح الخامس انی ششم معنہ ششم
من لیل و نهار و فی الصافی عن الصادق انی ششم ہی ششم فی الفرج و فی روایت اخیر ہی ششم لیکن معنی ششم
فی الکبیر فاما الاوقات فلا دخل لہا فی ہذا لان انی لایکون معنی ہی و انما یکون معنی کیف لیکن جو تفسیر شعیہ کی تفسیر
انی یعنی کیف مختار ہی لہا یو تفسیر انہم و تعبیر انہم فی الجلالین انی کیف ششم من قیام و قعود و اضطیاع و اقبال و ابدار و فی الصافی
تحت انی ششم و فی اخری مرتبہ احوال من خلفہا فی العقیل و فی منہج الصادقین انی ششم ہر گونہ کہ خواہید خواہ روی زبان بجا
شما باشد یا پشت یا غیر آن از ہیات جماع و فی توضیح المجری انی ششم جسطرح ہی چاہو مقاربت کرو خواہ از طرف خواہ

از حیض غیر جاورد بر دریا زن من یہ ضرورت نہیں ہے سبب استقذار کی علت حرمت حملیہ باقی رہی چھٹی قیاس اور سبب دیگر
 آداب حال کی حرمت مخصوص قطعاً اور باجماع فقہین جاومہ می اور قوم لوط کا اہلاک اسکی سبب متعین ہی قیاس ہی آداب نسا کی حرمت
 مستویہ اور اہلاک فاعلیہ کا بنصوح احادیث مسلمہ اسکی استیان نسا فاقومین من حیث امر کم اسکی سائر تعقید یا یکہ باقفا
 مفسرین مجتہدین من حیث مکانیہ سی فرج زن مراد ہی شرح قادیات کا متحدن اور قیاس شہور حرمت طی اور نسا پر یہ کہ مقتضا
 فی آیہ و استلواک عن المحیض قل هو اذی فاعترق النساء فی المحیض من نجاست حیض کی سبب قبل کو حرام فرمایا ہے
 نجاست براز کی سبب طی فی الدبر کیون حرام نہ ہو کہ ہر وقت یہ ناپاکی کے حامی متصلہ بالدر برہمی وجود ہی بخلاف قبل کہ جزایام حیض کے ناپاک
 اور گندہ نہیں ہوتی اسکی باقی ماندت سہاشرت حرام ہی بعد فقہ صای ایندت اور وہ جو بعض متعادلین باتیان الا و بار طری کر
 پر شبہ کرتی ہیں کہ اگر ہی نجاست براز حرمت طی فی الدبر کا سبب ہے تو چاہی ہی کہ نجاست بول ہی حرمت طی فی اہل کا سبب ہو کہ
 بول براز من حیث النجاست بخوان ہیں میں جسی در نجاست براز سی کہ ہی خالی نہیں ویسا ہی قبل نجاست بول سی کہ ہی خالی نہیں
 فالذیل الدلیل المنع الطبع پس کا وضع کتاب فقہ المسلمین فضیوہ الشیاطین میں موجود ہی اسطرح کہ یہ شبہ سبب عدم وقوف علم
 شرح ناشی ہی کو نکاس علم میں شہد ہی کہ عورت کی فرج میں تین تجویف ہیں تلی او پر اعلیٰ والی تجویف فراخ ہی شانی سی علی سبوز ناودان
 بول سی تجویف سی جاری ہو گیا اور تجویف نوسط والی سنگت ہا سالی لگی اھیانا اس تجویف سی بائی شنی ہی اور سطل والی فراخ تر ہے
 جم سنی متصل حکام جامع ذکر سی تجویف میں داخل اور فرج حیض اور جنین اسی تجویف سے خارج ہوتا ہی پس فرج میں تجویف جامع ہے
 گا ہی ناپاک اور گندہ نہیں ہوتی الا ایام حیض میں اور زون ایام میں جامع حرام ہی بخلاف دبر کی کہ ایک اہ پیشین میں متصل باسکا
 کہ معدن براز اور صای نجاست غلیظ ہی ساتوین حضرت طی ہوا سٹیکہ علم طب میں مقرر ہو چکا کہ فعل مخالف نحوای کیف اور وافی ہوا کہ
 این مہری فی القان قال الشیخ اتیان العلماء قبیح عند الجموعی محرم فی المشہدہ تو ہو مرجع حاضر و مرجع اقل ہوا
 اما من جهة الطبیعة صحیح فیہا لی حرکت اکثر لیرج الذی فصولہ اما من جهة ان الذی لا یدق مع حقا
 کثیرا کا کیوں فی النساء فہو اقل ضرر یعنی مردوں سے مبتلا ہونا جموں کی نزدیک قبیح اور شریعت میں حرام اور اس فعل کی حرمت
 ضرر بیشتر ہی اور ایک سے کہ پس اس حرکت کہ طبیعت حرکت کثیر کی محتاج ہوتی ہی تا خروج منی تصور ہو تو وضع تمین ضرر بیشتر ہے
 اور اس حرکت کہ منی میں فرج کثیر نہیں ہوتا جیسے طی اور بار نسا میں تو اس حکام میں ضرر کتر ہی اور عمدہ ضرر اتیان النساء فی ادا براز
 یہ ہی حرکت اب موجز اور اسکی شرح سید وغیرہ میں لکھا کہ المستکثر من اتیان وجہ فی الذمیر امر من ولد ذی ابنت
 و ذلک لولع ہذا الفعل الی سبلینعا و باطراة ولیت فیوثر ذلک الولد بسبب ان الذی المنفصل شکل عضو من الولد من خلق ذلک
 العضو فی الولد علی ذہب الطبار یعنی دخول فی الدبر والی کی کہ میں اگر بیٹا بیٹا ہو بیشک علت ابنتہ میں گرفتار ہوگا ہوا سٹیکہ زن
 مستادہ حبس فعل ہی لذت بردار ہوگی تو اسکی تاثیر لڑکی میں سہاقت کرگی اس سبب کہ بنا بر فریب طبار عضو ہا ہے جو ہی
 منفصل ہوتی ہی اتھی ہر عضو مولود مخلوق ہوتا ہی یعنی التہور و علم طبار ثابت ہست کہ مفعول فی الدبر خصوصاً حاجالی اگر پسر یا

اور اعلیٰ مرتبہ ہند کہ علاج پذیر نمود اس پر ہزار جلیل فی اس فعل زریل کو اپنی حبیب کہیم کی امت پر بندگی اور نظر نہیں
 قباحت کی شایع فی اس کاغذ پر تفریح کا حکم دیغرض نظر اندیش جو کی آئی معنی اس مقتضی تعدد مکان اور نہیں بلکہ اس مقام میں ہی
 کتب راوی جو اختلاف و ضاع جمیع کو چاہتا ہی فہم و لاکن من الغابرین آوریہ جو فرمایا کہ چون اطلاق مجاز الی قولہ بلکہ محل کشف شتم
 بودہ محض غلط او غلط محض ہی ہوسکتی کہ باتفاق مفسرین ہی شہید ہر ادحرث سی مقلد حرت سے فی الجملہ لیں نساء کہ حشر لکہ محل
 زرع لک لولہ فاتحاً حشر کو ای مملو و ہوا قبل و فی النساء نساء کہ حشر لک لک موضع حشر لک موقی المنہج نساء کہ حشر لک موقی
 شام موضع کشت تھا اندکہ آن جای پیدا شد اولاد است اس تقدیر پر ہر ادحرث سی نساء شہر اور لفظ انی کا عدم تخیل اور تعدد
 وضع پر دلالت کی اور ظاہر ہی کہ ماخرج میں موضع حشر احد ہی ہستند و تا و طی فی الدبر پر محمول ہونی کہیتی موضع حشر میں ہی
 نہ موضع حشر میں ہی موضع حشر زمین ہی ہستند او سرکہ او میں تخم او گنی کی امید میں سے زمین بشوئیل زیادہ درخت عمل
 ضایع گردان ہو اور یہ جو فرمایا کہ مجرد تشبیہ او نامی مشابہت الی آخر القول فی الواقع امر واقعی ہی لیکن ادنی مشابہت ہی تو
 مستحق ہو حشر کو نفسا سی جمیع حصانین ہرگز نہ نسبت نہیں خادنی نہ من کل الوجود ان ادنی من نسبت بہا تین البتہ ہی کہ جیسا
 کہ تین تین بیچ ڈالی سی غلہ پیدا ہوتا ہی ہی طرح عورتوں کی جو نہیں لفظ ڈالی سی اولاد پیدا ہوتی ہی فی الطہر ہی اصنافی بتحد و تشبیہ ہما
 تشبیہ ہما تشبیہ ہما لایلفی ارحامہن من اللطف بالذکر فی المنہج ہی تعالیٰ تشبیہ کرد ہر زرع و مرد را بزراع و لفظ
 را بخم و لہ را بزراع و فی توضیح المیزان تشبیہ کی اسطی ہی کہ گویا لفظ بجای تخم کی ہی اور نہ کئی میں ای فرزند بجای اصل حشر
 اور مرد بجای ہقان آبادی مشابہت لازماً ہی معنی طبع زاد بلکہ شکم زاد حکم انفسیہ کی خصوصاً ہشتاد تو جیسا کہ ابو الکلام ہی
 برادر طازان غاوی ما تہی ہی اور مشابہت معنی مطلق حکم انفسیہ کی ما تہی ہی اور تشبیہ صیحاب کی جو زرع کی ساتھ آریہ واقع ہے
 معلوم نہیں کہ لازماً ہی کی طور پر او میں ادنی مشابہت کیا ہی بیان ہوتا ہی بالسنن اور تشبیہ نزدیک ادنی مشابہت ہیں
 جیسا کہ تین میں پہلی ہشتاد گنا ہی پہر او سکی ہر مضبوط ہونی ہی پہر موما ہو کہ اپنی نال پر کثر ہوتا ہی ہی طرح میں نہیں اول ایک
 ادنی تھا پہر ہونی پہر زیادہ بہر قوت ہستی کی حضرت کا وقت تلذذ خلیفوں کی خلافت میں اور تشبیہ بی بی بیست سے نہ مؤید لازماً ہی
 ایسے جو بجاری محمد ہونا اور چیری اور خرفن کو پہنچنا اور چیرے مجتہد کشتی و اکہ ہستی خود کا آواز کا دیکھتے ہو جگہ
 عجب ہلازان سے کہ حکم درو غور احاطہ شایا تا اول کلام میں ہر شور انہو کہ اکام کی یہاں ہی فی الدبر حرام ہی آخر میں
 بی بی کی اور دیگر کی کہ چوکی حلت قرآن ہی بیان فرمائی لگی عنہا کی ماندان ہازی کر و ساز نہ مضمنا ہا با تالین حرت چہر
 تنگ ہو گا اور تالین حلت کا میدان فراموش ہو سکتی خریدار میں نہ بیانیگی رضی بہ اوں شوخی اکثر کی سر بازار کانی صاحبو
 جو رہ نہ زور کو کہ رو یا اسکی اور جو جبہ نمیر از ام میں جو دیا آئینہ جزاں کا حکم کو اختیار و لسان و قطع لہذا
 باکسبائین رضی نہ ہی کہ یہ فائدہ دوم مجتہد عظیم سروق ہی استیلاہ اکابر قوم ہی تفصیل مقام ہی ہی کہ حکم الہدی ہا
 اور جو خوطری غیر ہماں خوطری شہر و غیر من ہذا القوم ابو موسی فی اپنی اس فعل کی اباحت اور صحت چہاں طور ہی استدلال ہو گا

وارد کنی ایک یہ کہ حق تعالیٰ فی عورت کو حرت فرمایا پس حرت تمام ذات شہری نہ تمام مخصوص بہر جا سکی بعد انی ششم ارشاد ہوا
 یعنی عورتوں باس آ و حسن و کرم چاہے وہ کسی قسم دو نو مقام کی تکلی دو سہری یہ کہ انی مکان کی کسی آتاپی جیسی آئی لکب ہذا میں آئیں
 انی ششم کی این ششم شہری اور یہ مثبت تعدد اور تخریج مکان سے پیش قبل اول ملازمان یعنی مکمل انی موصوع برای مکان انہ وجہ ثانی سہری
 اور قول ثانی یعنی چون اطلاق حرت مجازاً انہ وجہ اول سے مستنبط ہی تیسری یہ کہ کہ یہ لفظ الاصلی از واجہ او مملکت ایمانہم بموجبہا سی فرمایا
 کرتا ہی کہ وطنی قبل مہو یاد برین تا آنکہ اگر لو اطلت غلام کی حرت پر اجماع منعقد نہوتا وہ ہی اس آئی سی جائز شہر تہا جوتھی کہ برین تخریج
 یہ مسئلہ متفق علیہا ہی کہ اگر کسی بی بیعت طلاق اپنی عورت کو کما کہ تیری او بجزہر جہرام ہی طلاق بجزہر جہرام ہی ای معلوم ہوا کہ وطنی فی الدار
 انسی مضمون استلاما تم اور ہر گاہ جو اب و نو و جوا ل کا ہا تم تفصیل منکر ہوا اب و نو و وجہ ثانی کا جو اب یافت کر چاہے ہی بی بیعت
 کا یہ ہی کہ مسلمان کہ کہ یہ لفظ الاصلی از واجہ الامای عام ہی لیکن لائل المسندت خاص میں اور ظاہر ہی کہ خاص کو علم پر تقدم ہوتا ہی ہر
 خاص ہی عمل چاہے ہی کی سیگانہ اور بیغبار ہی نہ عام پر کہ ہر تن تیرہ اور تار ہی اور جواب ایج کا یہ ہی کہ لفظ مذکور سہو اطلاق ہی کی سی
 کہ وہ مقام ملاست اور رضا جعت کیو کہ جو کہ جب روز کی ساترہ تحت وغیرہ کی گاہ اللہ سے نفس فیما بینہما مقصور ہو گا پس یہ او قسم سہری شہر
 کہ اگر کسی اپنی جو رو کما کہ تیرا تہ مجہر طالق ہی یا تیرا تہ مجہر جہرام ہی اور طلاق کی نیت کی نفوس کہ اس قوم کو یہ ہی یا زور کرنا
 ہی سہو اطلاق جہرام ہو ہی کہ فریل سبب ہا اور سکر ات اس جہ سے حرام شہری کہ فریل مصلح میں اور قبل اس سبب ممنوع ہوا کہ ہا دم فیما بین
 ہی اس طرح لو اطل اور تمنا ہی باعث محظور شہر کہ مضمونی نوع انسان اور شریف نطفہ ہی پس اتیان الدبر میں کیا خوبی ہی کھلت یا با
 پر تاتی ہی ہوا ہی نہ باعث وقت اور ثلوث قدر اور شہوت اپنی کی اور مقصور نہیں حالاکہ ہوا ہی نفسانی اور رضای شیطانی ہی بازوئی تہ
 کمال ہی سہو اطلاق مقدم ہوا انفس کم ارشاد ذوا بجلال ہی لغیر مرقال ہ بڑی اور ذکیوار احسنہ مانفسل تارہ ہ نہنگ و فیل و وزو
 مار کو مارا کو کیا مارا ہذا بسطہ اتمام ومن اللہ التوفیق لفہم الکلام قال المجتہد المعرول سیم آنکہ انکار نفی قول اباحت کہ ہا
 مالک نسبت ہوی نمودہ از ر بگذر بصحبت بند و رفع شاعت قیامت از امام خود ناشی شدہ والا ہی ہذا روز نفی نفاہ شاعت
 مسککش متنی میشود و باخای نہ پیش اخصای نارہ تشنج بیگر دو و چینیل منطقی شدنی نیست فلا کن من الغافلین و بوجہ
 اقوال سابق روایت خطیب اب ابن ہب معلوم ہوا کہ امام مالک کہ نہ من فعل کہ ہر وہ نہیں کہتی ہا سبب اصحاب مالک ہی ای ہی اہت کا
 انکار کرتی ہیں نیز کہ امام مالک سکورا کہتی ہیں اور اصحاب مالک اسکی اہا انکار کرتی ہیں مالکیو کا خاص نسبت اعتبار زیادہ
 سہو اطلاق ہر ذہب الی جیسا اپنی ذہب کو جاتی ہیں ایسا فی زمین جانتا گیا ملازمان کو ضرورت حیدر یہ وغیرہ میں ایسا جہان ہی تہ
 یاد رہے کہ حنفیہ ذہب اب حنفیہ ذہب ایک میدانند والا کہ ذہب مالک الی غیر ذلک تحقیق مقام یہ کہ جن لوگوں نے فعل کو مالک کی نسبت
 دہو کما کہ یا کیو نہ کا یہ سہری معلوم ہی کہ یہ لوگ گاہی ہا تراک اسم المسندت پر حرت لڑا ہی مانی ہیں چنانچہ مالک نامی احد الزواہ شیعہ کہ
 کہ حلت متداول اباحت دخول فلذکر با قائل تمامہ باعث تمام کا امام مالک پر ہوا حالاکہ امام ابن و نو کی جاملون بوجہ تخریج
 لو گاہی قوم ہا کیو نہ کا یہ سہری مسندت میں تصدق کر لوگوں کو مخطو میں و اتی ہی کشف الغمضہ اول الامیرین جو ہی کران الشیخ

اما عبد الله بن الكعبي كان يتلبس كل هل السنة بصوت الشافية بالتقية والتزويد يعني شيخ ابو عبد الله عليه
 تزويد ابو شاهقونين ثم المسمت كوفر بين الامامها اور گا ہی اس قسم کی علماء میں کئی کتاب بنا کر وہ روایات کا بلحاظ سن
 قح اور طعن بن اور میں داخل کرتی ہیں اور اسکوں کی ایک اسباب بعد والی کی طرف نسبت دیتی ہیں اس کتاب کے خیر اور اسکوں کے تصنیف کے
 اور امام مالک کی جانب نسبت ہے اور او میں کہا کہ مالک کو انہی علماء کی ساتھ لو اور سند کے عموم قول تعالیٰ وما ملکت ابدا
 محقق دہلوی فرماتی ہیں کہ محسی بالمشافریہ کے نقل کیا کہ معنی اس قسم کی کتاب میں تصانیف کے معنی ہوا ہے جو عبد الله بن کعب
 مسائل فقہ مندرج تھی غالباً کی جان کیا وہ اس کے اسطوریہ میں جانا ہی کہ مغرب اور متصل نہیں کہ مالکیوں کا مسکن ہے اور میں اس قسم کی
 کہ امام ابو حنیفہ کی طرف نسبت کرتی ہیں اور مہند اور توران کہ حنیفوں کا موطن ہے اور میں اسکی تصنیف کو امام مالک کی طرف نسبت کرتی ہیں
 تا بنا رہا ہے کہ ہر مذہب اپنی امام کی روایات کو بخوبی جانتا ہی نہ غیر کی امام کی روایات کو مخالفت میں آوی جاتا ہوا ہے اور امام مالک
 عام حالیہ کی روایت نسبت سے اور وطنی فی الدبر الی مالک ہی مغلطہ پیش آئے اس تحقیق سے واضح ہوا کہ مالکی اور مالکیوں کے امام کے
 نسبت نازہ تشبیح مغلطی اور معضلی اور شیعی اور شیعی کی امام کی نسبت نازہ تشبیح مطہر اور متعل فرغہ سے کہ تا اب کے ہونے کے
 کتاب تہذیب اور استحصار ملاحظہ میں لائی و کئی تعادلات یہ حالت مغلطی فی الدبر میں کہیں اور شد کی ساتھ کہ تقدیر وجود میں آچکے
 ایز قطع نظر اسکی کہ ایسا فصل کی رنگت میں شہادت و قرآن نسبت بنا لو طرازی لو طرا نہیں معلوم اور نام لو لو ثابت کر رہی ہیں
 پس نازہ تشبیح اسامع امام مالک شعی کی نسبت معطل ہے اور شیعہ مالک شعی کی نسبت میں کہ سنا وہاں میں سے کہی ہوا
 بروی الزموا بن عام شاہد بین جام کچھ مطالب فرمایا ہے تہی قال المختصر المعقول والخراب ابن جریر کتاب السنن عن طریف
 ابن وهب عن مالك انه ذم صاحب خبر ازنی در تفسیر کہ بعد ذکر روایت نافع کہ مذہب مالک میں وجود و ایضا از بعض اخبار
 ظاہر ہوا کہ امام مالک نہ کہ قابل انتقال ہووہ فاعل مفعول ہم بودہ و خود زبان مبارک اقراد و اعتراف بہ فرمودہ حیث قال السعدي
 غسلت المني فجاء ابی سليمان الجعفی ان سئل عن رجل مغلط في الحال في الدبر ارجع الخطيب في قوله مالك و قول
 المدقول كتب رجال میں کہ ہے کہ ابن جریر و شخص میں ایک محمد ابن جریر ابن ترمذی اور شیعی ہی کتاب البصاح اور شرح الامام
 ایک کتاب سے کہ دوسری محمد ابن جریر ابن غالب ہی کا جو جفصا تفسیر اور تاریخ کہ اور عیلمالی المسند میں اور میں ہو
 کہ مالک ہی دو شخص میں ایک شیعی کو دخول آ رہا اور شیعہ النسا کو حال جانتا ہی دوسری امام مالک ہی کہ ان دونوں علماء کو امام او
 موجب یا تفریب بتا ہی اور خطیب بیشک محدثین المسند کے طبقہ متاخرہ میں سے جمعی مملی اور ابن عساکر وغیرہ مالکی ہی کے
 حال ہی کہ ہر گاہ ان لوگوں کو دیکھا کہ ابلسنت کے محدثین تقدیر میں احادیث صحاح اور حسان کو کہ کہی مغلط کیا و غیرہ ہر امام ہی
 باقی زمین ناجا احادیث ضعیفہ اور موضوعہ اور مقولہ الاسانید والامتون کے جمع اور الیف میں شیخ ابو حنی تالیف باقر فرمایا کہ
 نثرانی کی قوت و موضوعات کو حسان اخیر مامی مستان کریں لیکن قلت فرصت اور کوتاہی عمر کی سبب ہم سر انجام کو نہ پہنچا یا
 مستان میں انکی جود ہوا ہوا ان لوگوں کے کچھ کہہ موضوعات کو حسان اخیر مامی امتیاز دیا اور شیعی فی موضوعات میں احادیث ضعیفہ کو

مغلط ہوا کہ امام مالک نے کہا ہے کہ امام مالک کی طرف نسبت کرتی ہیں اور مہند اور توران کہ حنیفوں کا موطن ہے اور میں اسکی تصنیف کو امام مالک کی طرف نسبت کرتی ہیں

جدا لکھا اور سنائی فی مقام سند میں حسان اخیر مالک علیہ کیا اور سعید صاحب جامع الاموال فادہ وفاق بدین خطیبے نے زلف
 مرتضیٰ برادر رضی سی احادیث میں روایت کی کہ جمع اور مالک و غیر ان میں نظر ثانی کری کہ ان حدیثوں کی کہ پرصل ہی نہیں لیکن وہی خبر سنائی
 باعث فی حدیث مذکورہ آیا ہے نہ اس میں یہ کہان فی عین ہر شے ہی نہ تو تحقیق معلوم نہیں کہ ابن جریر اور مالک شیعہ اور ابن یاسین
 اور خطیب نے جو زائد مالک سے اخراج کیا وہ روایت کسی ہی ظاہر واضح ہوتا ہے کہ یہ ابن جریر اور مالک شیعہ ہیں اور اخراج خطیب نے رواہ
 مالک شیعہ کیوں کہ سابق امام مالک اور مالک کا حال معلوم ہو چکا کہ مالک فعل کی نسبت بگڑ ہون علی فرماتی ہیں اور مالک نے ہر شے تماشائی و انکا
 بتائی ہیں اور وہی سب کا قول تھا کہ اس مسئلہ میں عرض میں خزانہ میں آچکا ہے کہ مالک فعل کی مبیح میں یا امام رازی نے اس کو امام
 مالک مذہب قرار دیا ہے لیکن سب کا قول میں مالک شیعہ مراد ہی دیگر بالفرض تحقیق فرماتا ہو کہ ان روایتوں میں مالک سے امام مالک مراد ہیں تو
 بقیا گشت جواب ہے کہ فی معنی میں ہے لال اباحت علی فی الدبر امر غیباوت ہے بسیدیل چھو و گفتن و عطا نہ و مخرج تری
 سب کا قول اجماع المعروف سب کا قول اجماع ہے حال انہما ان ایضاً ان تخلصین سفید عترت ال و بوجہ ال بقول ان مالک سب کا جرات
 میاکی اور وقاحت اور چالاک ہی کہ تمسک سفید عترت ال کو تخلصین سفید عترت ال کو تمسکین بتائی ہیں عترت اور ال کا آیا ہے
 تمسک ہی کہ نام چنانچہ تعریف بنا ہی حال انکہ میں ابی حنیرہ کہ میں جدہ تبار و مثل سب کا فخر معن الا سلام اقول فی قول
 مع مثل سب کا کہ من ابدع و عدو و اللہ ہا و وضع سب کا فخر معن الا سلام اقول فی لک قول الا لاجلہ یعنی ہستی قرنی نفس کی
 کوئی تمثال بنا ہی یعنی بدعت کمالی اور لوگوں کو اوکھڑوں بلایا اور ایک بلدیوں لیا تو وہ اسلام کی حد سے باہر آیا ہے چنانچہ مالک شیعہ
 کہ لال سب کا ہی ثابت ہوا ہی حال انکہ محض کا فیصل اختیار ہی کی طویل اربعہ گنہ کی دوکان گری اوٹھ لایا اوکو تو بت اسکی بنا
 کہ جو آیا آیا ہے تمسک کہ جس اور اجماع تحقیق میں ہا ہی حال انکہ کلینی میں امام سجاد ہی مروی کہ انا ینتج المراء ال اللوح
 یسل و صحا ولا ینبظ ال ان نقل ہر جو نکو نومی میں اتنا ہی چاہی کہ اسو بچھین اور یہ ہودہ کہنا چاہی آیا ہے تمسک
 کہ وہ ان چاہی شیعہ کی پر میں حضرت شہداء کا کہ اپا کا ہی حال انکہ فعل اتفاق حرام ہی آیا ہے تمسک کہ لوگوں کو نواحی و لای کتاب سب کا
 اور میں جناب کس کا سب کا ہوا اور اس ہی حال انکہ یہ زبان بسبب طاعت آیا ہے تمسک کہ شریعت کے مخالف ہے چنانچہ غیر سب کا
 کی اگر ہی سب کا ہی حال انکہ فیص قرآن منوع ہی لا تسبیح اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ والاجناسید الابرار اور انہما ہر سب کا
 زیادہ تر زیادہ ہی زشاہ عباس اور مطا سب کا ہی امام شیعہ ہی کہ جناب رضو کو مخالف و حبان اور آبی اولاد کو کذاب و مخصوص ان
 تہذیبی حال انکہ شیعہ کے منافی ہی آیا ہے تمسک ہی کہ تقلید مجوس ہی تنگ ناموس عباد ملتہ موسیٰ العیدین احداث کبھی حال انکہ
 خم غدیر میں حضرت جناب کے کہ غلیف کیا کہ سید غدیر مقرر ہوئی اور عید شجاع گرد و کا فصل ہی کہ شہادت فاروقی سنکھوشی میں
 احمد بن محمد شیعہ فی اسلام میں آورد و یا تصائب انویس میں کہ عملانی اس کے جو ان کا فتویٰ نہیں بانفہ احکامات پیش خود
 بسبب خلاف تہذیب کیا اور عید نوروز کی تہذیب ہے کہ اس میں آفتاب فقط بھی ہی گذر کر صل میں آتا ہی سال شمسی شروع ہوتا ہی طین
 ایرامہ کہ گبری ہر تہذیب اور عید نوروز کی تہذیب ہے کہ اس میں آفتاب فقط بھی ہی گذر کر صل میں آتا ہی سال شمسی شروع ہوتا ہی طین

دن جناب تفضولی سریر آرای خلافت مصطفوی بولی افاضل لغو ابا تفضل الضحاکین فهم علی انار هم یرو علی غرض شیعی نوینی که
 در زمان آپ و در کجی دو دو بهمانی باب اسکی در کتب متکذباتی بین او و جناب تفضل علی بن ابی طالب فرخ ربانی بی غرض بر سر نمند
 نام زنگی کافورید و با جملہ گاہ ملازمتی بر مقام مرتجع سکندر و تفضل کا ذکر تہذیب فروری کہ تفسیر و تخریف کی کہ نشان یا باسی میں
 اصحاب بنی داد اور رابعین اور عماد پر مخفی نہیں کہ تفضل غلامت بسک کا اور انا ویرت مسورہ تفسیر کجیات اور فلاح کی نسبت فریب
 ایک حدیث نقلین کے رانی تارک فیکم التقلین تان مسکتہ ہما لاقضی لوط بعد احدا ہما اعظم من ادرج کل اللہ وسعنا فی اہل بیت
 بخطابت حضرت کا ارشاد ہی کہ میں تم میں وجیر گرانیا اور وری جا با ہوں کہ جینک تم اوں دونوں میں سک کر فی ہولگی بزرگ راہ ہوگی
 ایک دن نو نوین بزرگ ہی دوسری قرآن خلا اور سیرا تو یاد دوسری حدیث نجیم اصحابی کا لخصی ما یقصر اقدانہم اھندہ لغوی جواب
 حال سارو کی طرح ہی نہیں کہی اقتدار کی راہ پاؤگی تیسری حدیث سفینہ کما مثل اہل بیت فیکم مثل سفینہ نوح وہ کہ کہا سخی
 و من تجاھد عتقتہ آخر قصیر ہی لہ والو حکما انکشتی نوح کا سہا ہی کہ جو اوں شستی پیوار مواجحات پایا اور سنی او ہی پی پی پیہ غیث
 کا یعقوب ستانی فادہ فرماتی ہیں کہ ان دونوں میں جو صحابہ کو جو نوم اور اہلبیت کو سفینہ ارشاد ہوا میں یا اشار او کی شریعت
 صحابہ ہی سکونت چاہی اور طریقت کو اہلبیت سے ہوا علیک جو نفس یا ہی حقیقت از حضرت میں بدون محافظت شریعت و طریقت
 محال ہی جیسا سفیر یا کہ بدون کو بعض اور است انجوم سفیدی پیش سوال ہی المثلک ہی سہا تنہا بدون مرانہ انجو غیر تصویب سہا
 بجز مراعات کو بعض اور تہذیب مانگے و تفضل اول ہی تہذیب یا اسو اسٹیک اول میں مسکت قرآن اور ثانی میں مسکت صحابہ کیان ہے
 اور واقع میں سہا فی تقریب صرف تیسری حدیث کا اشارہ بتایا کہ یہ ظاہر اسنا فی تقریب نہیں ہیں۔ و علی النظر فمنا من یقرہ عالم ہی کہ
 تینوں حدیث کا خاکہ کہ مسکت قرآن اور عزت و اہلبیت کا اور فرمایا ہی خط مہر سہا ملازمت کی بیان کیا یہی کہ خطبات تقریر قوم سنی بعض
 شیعہ صحیح جب لوم آپ و را کجی سہا بی باب قرآن عبود کو حجت و کمال ہی سہا اور تہذیب سہا اور سنی احمد تبدیل اور تفسیر سنی سنی
 کا سبب سہا سنی خصوصاً خود بہ و نت گرفتار تعصب سخت کہ میں اس کے اثر میں کہ ہما تم مسکت حجت کی قابل تبدیل چاہی اور سنی تہذیب
 میں یا بصارت پر خستہ فرماتی ہیں کہ چونکہ قرآنی نظم عثمانی است بشیعیان احتجاج آج شاید ولی نونع آخر سہا علاوہ آگوشین قرآن
 خلیفہ الشاہ احتجاج ان شیعہ بیان دست نمیتا نہ شد انہی عبارتہ سفینہ علی جسارتہ اور بیان ثانی کا یہ ہی کہ اشاعہ یہ ہاخصہ حضرت
 عامل اور ابن عباس کی کہ جناب مسالت کی چچا اور چچا زاد ہمانی میں بکشتی میں اس سبب کہ حضرت فاروق او کلثوم کی تہذیب میں
 ہونی تھی حالاکہ شوستر سنی مجالس وغیرہ میں جو وہی کہ حضرت خیر الناس جناب عباس کے عظمت بجالاتی تھی اور او کی حقیر جنس کو لابی
 فرماتی تھی اس طرح زہر بر این العواکم ما وراق من آجکی سفیدہ عمر مکر جناب طفویہ اور رضویہ میں جنگ حمل کی شرکت سبب تہذیب
 حالاکہ کشف الغر میں کشوریت کہ جیسا جنس میں ابن جریر نے لکھا ہے کہ شہادت پلایا حضرت سہا کو فرود سہا یا کہ سنی تہذیبی خواہ
 شہرکانی ہو چچا یا سنی فرمایا کہ جو خیر العباد ہی یا وہی کہ زہر کا فاقان جنس ہی ہاخصہ میں یا اپنی تہذیب اپنے خیر میں ہونے چاہت
 ایسے فی فرمایا اللہ صدق سوا اللہ لیسر قال ابن صفیۃ الناد اسطرح رقیہ او کلثوم کو حضرت کی بنات لیسامین مجتہد حق

لابی
 جناب تفضل علی بن ابی طالب
 حضرت سہا کی کجی میں
 سفیدہ اور دوسری کا
 زہرہ سہا اور ۱۰

اشاعره نقل ائمانیه الاوه والبدینة والعقدین من غیر الدینة والفقہ من غیر الفقہ والحدیث والحدیث والحدیث
 لامعترلی ولا حدیثا راوی کا کافر ایک کنایہ اللیل والنہار ویقولون اقبضوا واحنا قبل ان ناکمل حذر الخیر یعنی حضرت کی ہی حاجت اور
 بارہ ہزار نفر تھی آئمہ ہر دینہ والی اور دو ہزار غیر دینہ کی اور دو ہزار طائفہ کند اور نہیں کوئی قدری تمامہ سنی حروری تھے سنی نے سب
 لڑی اور یہ لوگ ان دنوں دیا کرتی اور کوئی کافر نہیں تھا مگر سنی ہی پہلی آئی کہ ہم سیر کی ولی کہ امین نے ہتھیار کھینچ لیے اور
 یا غلبۃ یقین دین کی عداوت اور پھر لڑ کر دین عبادت سمجھتی ہیں تا اگر وہ نکو و نیکویش قرار دیکر دعائی غمی تو پیش نہایا ہی اور او کو
 دعائی غمی جناب نقوی بنیامنی ہو کہ لا اللہ العزیز صلی علیہ وسلم نے رطاعون نکویش ما اللہ انما انما اول کمال وحیا کس
 اول کمال وحیا کس رطاعون نکویش ما اللہ انما انما اول کمال وحیا کس رطاعون نکویش ما اللہ انما انما اول کمال وحیا کس
 تمامہ آماں کلاکلا واسطان کا نا علی اسحق وانا علیہ صلی علیہ وسلم نے یوم القیامۃ یعنی شیخین دین و نو امام عادل ہی ہی ہی
 اور حق ہی پر مری پس اوپر آمد کی حیرت سے قیاس کے دن سب ایجابات ربیعی کا نور علی قبل الجبال اتصاح حال ہوا کہ تخلص سے
 کمال دین دین شہو اور ملازمان ہی تمسک صورت کہ بعض ہی انوکھوں سے بعض کفر قرآن اور عزت اور شہرت
 اہلیت اور صحت حضرت کے سائنقین کفران کہتی ہیں انہیں کہ بنیامنی کا فقر تو بہر احد منہ صائر ان بزگوار برصلی کنسبیت
 اور ایمان ہی مجموعا اور غیبین کے نسبت خصوصاً اور نہیں کہچرا میں نہم خصوصاً بیان اول کمال کا ظاہر ہی کہ اہلسنت قرآن کو علی الزین العین
 قبول کہتی ہیں شہانہ روزا و سکی خدمت میں حضور میں کثرت حقائق اور نور ملاء پر لہلہ شمس سے بھیا اور میتا اوسکی تلاوت کو با
 نجات و ثواب در ستما چاہتی ہیں اور کسی عزت و اہلیت اور احاد صحابہ خیر العباد پر نہیں پہچانی ایجاد و شمس کا کتابت حدیث تھا
 وغیرہ انکی روانی نشستی شون میں میں شاہ فطیل العما اور بیان اث کا یہ ہی کہ اہلسنت کی طور پر باخروج طہانی عن لبی اور احدیت سے
 وار ہی کہ حضرت پنجا فرماتی ہیں کہ لا ادرے بقائی فیکم فاقتمہ اللہ انین من بعینا ابی بکن عرف فلما حصل اللہ احدیت سے
 فقد تمستات بالعرۃ العرشہ کا انفسام لہا یعنی میں اپنا بقاتم میں نہیں چکتا سوتم اقتدار مامیری بعد ہو بلکہ اور عمر کی
 یہ دونوں کے دستاویز مضبوط ہیں سنی اور نکر تمسک کیا مضبوطی پڑی کہ اوسکو ٹوٹنا نہیں ہے ہر حال میں دو شبہ کہ اشاعہ کے
 سنگاہ میں ایک یہ کہ تمسک کل اہلیت کے کجا حدت سکت صلا اہلیت نجات کی کافی ہی ہم الامور الاثنا عشر ہو اسکی نسبت اہلیت
 سفینگی ساتھ ہو مگر سفینی ہی کہ اگر کوئی کشتی کی ایک کچ میں بیٹھا تو ہی غرق ہی میں واقع ہر شبہ کا یہ ہی کہ اس سنگام میں اشاعہ ہے جو
 کہ کسیا نہ تھارہ نہ دیدہ ناویہ ہما علیہ سوو یہ ناظیر حضرت کو گواہ اور ناری بخاں کو کہ ایک نی کشتی کی ایک کچ میں ہی اور کچ
 نجات کو کافی ہی بلکہ ہر مرت میں ایزہ اثنا عشر کی تحمین ہی باطل اور سنانی ہی پس ہر اس نقض کی تمام مذہب اثنا عشر ہر کا برہم جو اور ان
 دفع بطور دل سے کہ ایک کچ میں بیٹھا اور وقت غرق می ہٹ نجات کا ہوتا ہی کہ دوسری کچ میں بیٹھا پید لگوری اور ہر گاہ ایک کچ میں ہوتا
 دوسری کچ میں ہونے کا یہی شہد غرق ہی نجات نہیں پدیر عقد ظاہری کہ شہید کا کوئی فرقہ ایسا نہیں کہ ایک کچ میں ہی ہی اور دوسرے کچ میں بیٹھا ہی
 اہلسنت چلے دی وایا ہی مختلف میں آہر و کشتی میں کشتی سال ہی کسی کچ میں چلے نہیں کہ انکی غرق ہونے ہی یہاں کہ پہلا زمان تمام

یعنی ہر دینہ والی اور دو ہزار غیر دینہ کی اور دو ہزار طائفہ کند اور نہیں کوئی قدری تمامہ سنی حروری تھے سنی نے سب لڑی اور یہ لوگ ان دنوں دیا کرتی اور کوئی کافر نہیں تھا مگر سنی ہی پہلی آئی کہ ہم سیر کی ولی کہ امین نے ہتھیار کھینچ لیے اور یا غلبۃ یقین دین کی عداوت اور پھر لڑ کر دین عبادت سمجھتی ہیں تا اگر وہ نکو و نیکویش قرار دیکر دعائی غمی تو پیش نہایا ہی اور او کو دعائی غمی جناب نقوی بنیامنی ہو کہ لا اللہ العزیز صلی علیہ وسلم نے رطاعون نکویش ما اللہ انما انما اول کمال وحیا کس اول کمال وحیا کس رطاعون نکویش ما اللہ انما انما اول کمال وحیا کس

یعنی ہر دینہ والی اور دو ہزار غیر دینہ کی اور دو ہزار طائفہ کند اور نہیں کوئی قدری تمامہ سنی حروری تھے سنی نے سب لڑی اور یہ لوگ ان دنوں دیا کرتی اور کوئی کافر نہیں تھا مگر سنی ہی پہلی آئی کہ ہم سیر کی ولی کہ امین نے ہتھیار کھینچ لیے اور یا غلبۃ یقین دین کی عداوت اور پھر لڑ کر دین عبادت سمجھتی ہیں تا اگر وہ نکو و نیکویش قرار دیکر دعائی غمی تو پیش نہایا ہی اور او کو دعائی غمی جناب نقوی بنیامنی ہو کہ لا اللہ العزیز صلی علیہ وسلم نے رطاعون نکویش ما اللہ انما انما اول کمال وحیا کس اول کمال وحیا کس رطاعون نکویش ما اللہ انما انما اول کمال وحیا کس

بی صلح ظاهر اہتم معلوم ہوتا ہے کہ مولانا جامی کی نسبت یہ ادعا تین چہرہ سے خالی نہیں آتا شاید اس سبب کہ مشہور ہے کہ مولانا جامی
 موصوفت نی ایک فضیلت کی کہ مقابلیں فرمایا کہ ناری وہ لوگ ہیں کہ جن میں سدا کاروگ ہی کیو نکا جس کی بکتر عدو ہون جن میں حسین شیخ
 داخل ہی نہیں جس قدر ہنسنا ہے کہ کسی نسبت نہیں ہے جامی ہی اور بکتر قرقرین ہی ناری میں خصوصاً فیض کبیر ہے اس سبب بکتر
 بخت بگانی اور مولانا جامی کا **ع** نام بند مہر کلامت پانچ روز ہوا بعد جب سوم بدھ دوسری کیے تونام جامی کا اسم
 سامی ابن طہم با صبی حروی کی مسامی ہی جیسا اس رائی مفہوم ہوتا ہے لیس بطل ہی ہوا بطلیکہ یہ اسم ہتا این سنی حدیث صحیحین اردو
 کہ اکیلا **ع** اللہ عبد اللہ و عبد الرحمن اگر یہ نام جامی ابن طہم نام ہی حروی کا مسامی واقع ہوا کی قبالت لازم آتی ذرا پہی کتبہ
 ملاحظہ فرمائی کہ کتبی زاوی حدیث اس نام کی گذری ہے پانچ روز ہی حرویت لاؤ نصف کا تمام بحال ہی لیسے ایک ہی است تاشی بکتر
 وہی تاشی بہ شرط ہے پانچ روز کا و بعد مولانا جامی حروی کا اسم شریف اگر ہم نام ابن طہم ہی تو ملازم کل اسم تطیف محمد و ابن طہم ہی حروی
 اور ابن طہم و ذوقی عدو برابر ہیں لہذا ہمیں اسکی جواب کا کہ جو کتبہ کلامت کا شعبہ ہے لیسے محمد جو پوری ہم نام ملازم ابن طہم
 حدیث کا دعوا کیا آفاغہ ادا کہ ابن اور اجماع تا اسکی تابع ہوئی اپنا لقب مہر وہیہ شدہ کرتی آئی حالانکہ داعی امامت ناصر و امامیہ کا را
 پس اگر مولانا جامی ہم نام ابن طہم حروی ہیں ملازمان ہم نام سید محمد جو پوری یک نشدہ شدہ اسدای الی ارشاد تیسری کیے ملازم
 بعض مسند فقیر یافت ہو کہ مولانا جامی فی سلسلہ الزاریہ تین چار ستی جناب تھو کی خدمت کی جو کتبی یہ ہی امریات

۲۱
 مولانا جامی کا لقب
 مولانا جامی کا لقب

شبیب شمسینی فاضل	گفت گامی در طوہ و دیگر کمال	بارگو ر مزی از علی ای	کہ تر با فتم دی غلہ	گفت کی در ولای امن و است
از کلامی علی سخن خواہی	زان علی گشتی بی غلط و بیز	یا از ان سخن نهم بر ہی رہن	گفت من گر جان منی دانم	ورد و عالم علی ملی دانم
شرح این مکتہ را تمام مگوی	آن کہ ہم ہست گفت ام گو	گفت آن کو بود کہ یہ تو	نہیست چو فن نہ کشتی تو	پہ پندی آفرینہ بخیال
گذرا نیندہ برو احوال	پہلوانی بروت مالید	بہر کہین و ناس گالیو	گر بزی پرتو و ز بیباک	کین جو ہر مغتوج سفاک
بند نفس و نینین من و تو	فان از دید و کیشین و تو	و خیر بزی و خود کند	بود باوش و آملن	بخلافت داشت بسعی مائل
شد ابو بکر در میان جائل	بعد بو بکر ہم ہست بگر یار	لیک آن بر بگرفت تار	چون ازین طرخت بہت	شد خلافت نصیب با دیگر
دیگر پوی بہر این مطلوب	ہم نشاندہ زاد و مغلوب	چہین و ہم وطن بناد	اسدان غالب شمع	ابن علی در شمارہ کہ و سر
خود جو دست در نہ باشد	وان علی کش نهم بجان	شدت نفس شوم را کند	بر صفا اہل رفیع با دان	بہ اطلاق ازین شید مصفا
بود از غایت فتوت خویش	ثالی از محل خویش فتوت	قدرت فعل خاڑو پہ	گند نیخویشتن ز خیر	خواجہ خیر کہ خیر گردون
پیش آن دست و پیچید زبون	دید زافت خود خلافت	بضرورت خود شافت	ہر چہ بر دل نشیند از وی	ہست چشم مرد آفت مرد
چہیست کرد آگاز طوہ جو	ز و کد شہ و مصفا شہو	تا کسی بود از او ہنو	کا بیان کار از جوہر بود	بود با او موافق و مستقاد
در جنگ و مخالفت نکشد	چون حروی نقاب بند	زہر سان محو آفت بند	غیر از کوس ز خاطر و طمان	کہ تواند با آن قیام نمود
لاجرم نصرت شریعت با	استقلال شد آن دیواعت	بود سر کمال مصطفی	گشت ختم خلافت بسو	بود ختم رسل نبی در پی

شد علی خاتم خلافت و
جهان شاه رهبری و علی
شاه پادشاه است دوست
دلی بهر خود تراشیده

جمعی از معتزله این کردند
اگر کسی گشاده روی دلی
نیست و هیچ معنی او
خاطر از مهر و خورشید

واندر آن گشاده خاطرند
این علی گشاده طبع و
رضی را بدو شایسته

کشتن ز امر اهل کمال
عین بکر بود و عین عمر
او بود روح خویش را در دو

هست ناشی ز سر تقصیر او
لعل ایشان بکر بعنت او
ز آنکه بود هم او شت خوار

اعتبار او کلام بنابر راه المضاف و مضافه نمیدانیم یکی نسبت کون موجب اظن محکم هونی گاه عیون اخبار الرضا من موجودی که حضرت
امام ضیائی بر حاشیای کتابش که معتبر است میفرماید که حدیثی است از ائمه صلوات الله علیهم و علیهم السلام که در آن آمده است که
و یقر علی نفسه انه عبد لله و الرضا فان کان عیسه الذی هو عبد الله و کلمته الیس هو الذی امر به صلوات الله علیه و بشرایه
هو الذی امر الله صحر جلال العبقریة و الرضا بنیة فحق منه بر اعدائش بقدر الحاجه یعنی ای یونس که تو در شکم ماهی بودی و من در شکم ماهی
تصدیق کی او را یکی مقدم کی بشارت دی او را این عبودیت کا قائل را پس تیری نزدیک اگر عیسی دهی که خدا و منی حضرت کی تصدیق کی تا یکی مقدم کی
بشارت می این عبودیت کا قائل را تو هم ای عیسی بر تبرک کنی زمین پس اگر او قسم کی الزامات سی و دوازده فصلی که در خروج لازم آتای پس
اعتبار است برمان که او وجودی لازم بی انصاف شرطی بود و حکما او چیزی مغرض است بود که مولای جامی بر نصب حروریت کا گواهی
بهر حال ضطرار او اختیار چنانچه مروج اوج او جان شارحیدر کرار او بقیاد بر طهارت استی آئی کیا ملازمان گوش نفع شن شن
کویب لایانی مستغنی الاوصاف یارت بخت کو بهیچونی روضه قدوس سی نظرا یا آتینی فی المبدی تصدیق حدیث انشاء فرمایا که او سا مطمع
قد بر آشنده و لای ایتمو اجماع اگر بر بند که آن گیسست علی گوی ملاز او بر بنا بر فطو و لای ای تعاید نامرنگو سه من محار بین جناب منضو کی
خطای آهتداد کیو خطای شکر فانی هر گس آن خلافتی داشت جمیده و صفات عجبانی دیگر یعنی را آنجا برست حیدر بود و در جنگ آن خط
سنگر بوده آن خلاف مغان سسته لیک از طعن و لولع بر بندد بهی جان و بی خود ملاز زمان طعن ابراح بر لای ای معروف انصدر
باب استایش نام سجاد و نیکی یاد فرمایا باین عبارات که چون ملا عبدالرحمن جامی در سلسله الذهب ملاحظه فرمایند فرمودند
و ابیات و کس گفته لاجرم از گرانیند رشید بقول آن بر دو قسم دی ای ابیات

لیکن از او باطل حرم
در کس او با وصله نور
گشت عالی رخلای اهلند
گشت شمشند نام گیسست
زوج بر بی همی من گیسست
مروه سخن صفا جعفرات
ز هر شاخ دو صد هزار

استلام محمد زاده شری
بر حرم صوم گسند عبود
شامی گرد و شام سول
سزنی یا جانانی و کی است
آنگسست نیکی که باطل
طیبه کو قدر ملا فوات
میو باغ احمد مختار

پور عبد الملک شام مشام
بهر نظاره گوشت شام
هر طرف میگذاشت بر هوا
کیست این با چنین حال
یو فرس آن سخن بناور
نفرم و بود بدین سخن
هر یک که بقدر آن حرف

در حرم بود با امانی شاد
با گمان نخبه نبی و ولی
دوست خلق میقتاد شگانه
از جهالتی و تعلق کرد
بود و جمع شام میان
حرم و حلیت و در کن حطیر
بر حلو مقام او و واقف
چون کندهای در میان

میز و اندر طواف کعبه قدم
زین عباد بن حسین علی
ز قدم بهر ستام حجر
و شناسش تجامل کرد
گفت من سخن شامش نیکو
ناودان مقام ابراهیم
فره العین سید الشهدا

